خصائص القرآن

اکتوبر ۱۹۵۳ء

قرآن شریف کے متعلق ہر رنگ کے معلومات

مرتبہ

محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل

ہائیکورٹ یادگیر حیدرآباد دکن

شائع کردہ: معین الدین اینڈ برادرس چنت کنٹہ

و

الیاس اینڈ برادرس یادگیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عرض حال

ایک عرصہ سے میری تمنا تھی کہ میں قرآن پاک کے متعلق ایسے معلومات بہت زیادہ تفصیل
سے عوام الناس کی خدمت میں پیش کروں (گو یہ قدرے تفصیل ہے) تا انھیں ایک طرف
قرآن سے عشق پیدا ہو تو دوسری طرف اُن تمام انسانوں کیلئے دعا کا موقع ملے جنہوں نے
کسی نہ کسی رنگ میں قرآن پاک کی خدمت کی۔ تیرہ سو برس بعد آج ہم ان تمام بزرگوں کے
مرہون منت ہیں جو صحیح معنوں میں ہمارے اس رنگ میں محسن تھے اور اُنکی حقیقی قدر دانی یہی ہے
ہم بھی اُن کیلئے اسطرح کے صدقات جاریہ چھوڑتے جائیں۔

اتفاق کی بات ہے کہ میرا ایک لڑکا محمد الیاس عمر ۸ سال دواخانہ نامپلی حیدرآباد میں
بائیں ہتھیلی کے رگ کے آپریشن کے سلسلہ میں بماہ جولائی سنہ ۱۹۵۳ء رجوع کیا گیا میں یادگیر
تھا مجھے اسکی تیمار داری کیلئے مسلسل دس روز صبح سے شام تک دواخانہ ہی میں ساتھ
رہنا پڑا۔ تب میں نے سمجھا کہ اس خواہش کی تکمیل کا اب وقت آگیا ہے سو میں نے اس کام
کو مکمل کرنا شروع کیا چنانچہ جولائی تا ستمبر یہ کام جاری رہا اور اب اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں یہ
کام مکمل ہو رہا ہے ذالک فضل اللہ۔ میں اُن تمام بزرگوں اور اُنکی کتابوں کا ممنون
ہوں جن سے یہ مختلف معلومات قرآنی گویا خصائص قرآن عوام الناس کیلئے جمع کر دیئے۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرمائے اور مجھ سے اور میری اولاد سے راضی ہو جائے
اور ہر اس شخص سے جس نے قرآن کی معلومات کی اشاعت میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا۔

محمد اسمٰعیل یادگیری

فہرست مضامین خصائص القرآن

قرآن مجید سمجھنے کیلئے دس شرائط اور اصول

(۱) پاک نیت پاک دل و پاک عمل ہو۔ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ اسی لئے صوفیاء ظاہری وضو کو قرآن پڑھنے سے پہلے پسندیدہ قرار دیا ہے۔

(۲) تفسیر القرآن بالقرآن ہی صحیح ترین تفسیر ہے۔

(۳) قرآن مجید کی وہ تفسیر جو حضرت رسول اکرم صلعم کے قول یا آپ کے عمل یا آپ کی سنت سے ثابت ہو جائے اُس کے صحیح اور مرجح ہونے میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔

(۴) قرآن کے فہم کو پوری طرح سمجھنے کے لئے عربی زبان جاننا ضروری ہے

(۵) قرآن خدا کا قول اور قانون قدرت اللہ تعالیٰ کا فعل ہے پس قانون شریعت (قرآن مجید) اور اس کے قانون (حقیقی سائنس) میں کامل تطابق ہونا ضروری۔

(۶) باوجود مفسرین قرآن کے پورے احترام کے انھیں تفسیر قرآن کی نہایت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نئے اجتہاد۔ نئے تدبر اور نئے روحانی غور و خوض کے لئے علوم قرآنیہ میں بے پناہ وسعت موجود ہے تُوتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا۔

(۷) قرآن کا پڑھنے والا اس نیت سے پڑھے کہ میں نے اپنے خیالات اور عقاید کو قرآن مجید کے تابع کرنا ہے نہ کہ اپنے خیالات وعقاید کے تابع قرآن کی آیات کو کرنا ہے ورنہ دل پر زنگ لگ جانے کا خطرہ ہے۔

(۸) قرآن کی آیات متشابہات کو محکمات کے تابع کرے یعنی متشابہات کو محکمات کی روشنی میں حل کرے۔

(۹) قرآن مجید مستند بالذات ہے وہ اپنی صحت اور بیان کی سچائی کیلئے کسی دوسری کتاب کے بیان یا روایت کا محتاج نہیں اس لئے قرآنی بیان کو توریت وانجیل یا دیگر کتب کے تابع نہ کیا جائے۔

(۱۰) فہم قرآن کا آخری اور اصل الاصول ذریعہ مخلصانہ دعا ہے اسلئے ہر وقت ہر جا حسب حاجت فہم کی دعا کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب - استعانت کی ب اللہ کی مدد سے بعض لوگوں نے غلطی کھائی ہے کہ کہا ہے کہ جس شئے سے استعانت کیجاتی ہے وہ ہتھیار ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ہتھیار بنانا بے ادبی یوں اخل ہے مگر ایسا خیال درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ واللہ المستعان اور ایسا ہی سورہ الحمد میں ایاک نستعین آتا ہے۔ غرض استعانت جائز ہے۔

تمام کتب الٰہیہ ب سے شروع ہوتی ہیں شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسا لکھا ہے توریت بھی ب سے شروع ہوتی ہے اسکا پہلا لفظ ہے برے شیث [illegible] اگر انجیل کسی کتاب کا نام ہے اور اس کا اصل مل جائے تو وہ بھی ضرور ب سے شروع ہوتی ہوگی مگر اسوقت کوئی انجیل سچی یا جھوٹی بلکہ نقلی اور جعلی بھی ایسی نہیں جو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب ہو کہ ان پر نازل ہوئی تھی۔ نہ عیسائیوں کے پاس کوئی ہے نہ کسی غیر قوم کے پاس۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قرآن کریم

قرآن کریم خود دنیا کا سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے تو اسکا نام بھی اپنے اندر ایک اعجاز رکھتا ہے یہ لفظ مشتق ہے قرو سے جسکے پہلے معنی ہیں اکٹھا کیا۔ جمع کیا اور دوسرے معنی ہیں پڑھا۔ گویا پہلے معنی کے لحاظ سے یہ کتاب جامع یا اکٹھا کرنے والی ہے اور دوسرے معنے کے لحاظ پڑھا جانیوالی۔ دونوں معنی کے لحاظ سے قرآن کریم کو جملہ آسمانی کتب پر بین فضیلت حاصل ہے جسقدر مذہبی صداقتوں کو قرآن کریم اپنے اندر جمع رکھتا ہے دنیا کی اور کوئی کتاب نہیں رکھتی اور جس کثرت سے قرآن شریف دنیا میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی کتاب نہیں پڑھی جاتی۔

قرآن کس پر کسطرح نازل ہوا

قران شریف خدائے رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا (۲۶-۱۹۲) حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر نازل ہوا (۲-۹۷) روح القدس یا جبرئیل کے توسط سے یہ آپکے قلب مبارک

پر نازل ہوا (۲۶-۱۹۳) اسکا نزول ماہ رمضان ۲۱ - ۱۸۹) پچیسویں یا ستائیسویں
رات کو جو لیلتہ القدر کہلاتی ہے شروع ہوا (۹۷ - ۱) یہ عربی میں نازل ہوا (۴۴ - ۵۸)
اور ایک مرتبہ نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا (۲۵ - ۳۲) اور ان سورتوں کی
ترتیب خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے وحی الہی کی ہدایت کے ماتحت کی (۷۵ - ۱۷)
آنحضرت صلعم کی عمر چالیس برس کی تھی جب آپ پر وحی کا نزول ہوا۔ ۶۳ سال میں
آپکی وفات ہوئی ۲۳ سال تک تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا۔
اور تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں کمل نازل ہوگیا یہاں تک کہ حجتہ الوداع کے موقعہ پر جو
نبی صلعم کا آخری حج تھا اور جس کے ۸۲ دن بعد آپ نے وفات پائی یہ آیت نازل
ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی (۵ - ۳) اس میں سے
تیرہ سال آپ مکہ میں رہے دس سال مدینہ میں جو سورتیں بزمانہ قیام مکہ میں نازل
ہوئیں ہوں مکہ کے اندر یا مکہ سے باہر ہوں وہ مکی کہلاتی ہیں انکی تعداد ۹۳ ہے
جس میں سورۃ النصر (سورۃ نمبر ۱۱۰) بھی شامل ہے اور جو سورتیں بزمانہ قیام مدینہ
نازل ہوئیں خواہ مدینہ میں یا مدینہ سے باہر وہ مدنی کہلاتی ہیں انکی تعداد ۲۱
ہے (خواہ وہ مکہ میں ایام حج میں نازل ہوئیں)

مدنی سورتیں گو تعداد میں تھوڑی ہیں مگر عموماً زیادہ لمبی ہیں اور $\frac{1}{3}$ حصہ
قرآن کا مدنی ہے اور $\frac{2}{3}$ دو تہائی مکی ہیں قرآن کی ترتیب میں مکی اور مدنی
سورتوں کو ملا کر رکھا گیا ہے چنانچہ سورہ فاتحہ کے بعد چار مدنی سورتیں پھر دو مکی

پھر دو مدنی پھر چودہ مکی پھر ایک مدنی پھر آٹھ مکی پھر ایک مدنی پھر تیرہ مکی پھر تین مدنی پھر سات مکی پھر دس مدنی اور آخر پر پھر اڑتالیس مکی سورتیں ہیں سوائے سورۃ نمبر (۱۱۰) کے جو بلحاظ مقام مکی اور بلحاظ زمانہ مدنی ہے۔

سورتوں کے نزول کی تاریخ سورتوں کے نزول کی تاریخ قریباً قریباً حسب ذیل معلوم ہوتی ہے۔

ابتدائی مکی زمانہ	جو پانچویں سال بعثت نبوی تک ہے	کل (۶۰) سورتیں	۱-۱۷ تا ۲۰-۵۰ تا ۵۶-۶۷ تا ۱۰۹- ۱۱۱ تا ۱۱۴
درمیانی مکی زمانہ	جو دسویں " " "	" (۱۷) "	۲۹ تا ۳۲-۳۴ تا ۴۶ (سورت ۳۳ مدنی ہے)
آخری مکی زمانہ	جو ہجرت تک ہے	" (۱۵) "	۶ تا ۷-۱۰ تا ۱۶-۲۲-۲۳-۲۵ تا ۲۸
۱ و ۲ سنہ ہجری	....	" (۶) "	۲-۸-۴۷-۶۱-۶۲-۶۴
۳ و ۴ سنہ ہجری	....	" (۳) "	۳-۵۸-۵۹
۵ و ۸ سنہ ہجری	....	" (۹) "	۴-۵-۲۴-۳۳-۴۸-۵۷-۶۰-۶۳
۹ و ۱۰ سنہ ہجری	....	" (۴) "	۹-۴۹-۶۵-۶۶-۱۱۰-

سورتوں کی ترتیب قرآن شریف کی موجودہ ترتیب سورتوں کی نزولی ترتیب نہیں لیکن یہ وہی ترتیب ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مقرر فرمائی اور اسی ترتیب سے قرآن شریف حضور کی زندگی میں حفاظ نے حفظ کیا اور تلاوت کرتے رہے اسی امر کو خدا تعالیٰ نے انا علینا جمعہ و قرآنہ میں ذکر فرمایا ہے

قرآن کریم کی تقسیم قرآن شریف ۱۱۴ حصوں یا بابوں پر منقسم ہے جن میں سے

ہر ایک حصہ سورۃ کہلاتا ہے (۲۱-۲۳) سورۃ کے معنی ہیں مرتبہ کی بلندی اور عمارت کے
ایک حصہ کو بھی سورۃ کہا جاتا ہے اور دونوں معنی کے لحاظ سے یہ لفظ قرآن کریم کے
مختلف حصوں پر بولا گیا ہے یعنی بلندی مرتبہ کے لحاظ سے یا اس لحاظ سے کہ اسکا ہر ایک
حصہ گویا ایک عمارت کا حصہ ہے اور عمارت سے تشبیہ دیکر بتایا کہ یہ ایک منظم چیز ہے جسطرح
عمارت کے مختلف حصے ایک خاص ترتیب سے ہوتے ہیں اسی طرح قرآن کریم کی سورتوں
کی ترتیب بھی ایک حکمت پر مبنی ہے مگر ہر سورۃ بجائے خود بھی ایک مضمون کو تکمیل تک پہنچاتی
ہے اسلئے سورۃ کو کتاب بھی کہہ دیا گیا ہے اور قرآن کریم میں کئی کتابوں کا ہونا بیان
کیا گیا ہے صحفاً مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ لمبی سورتوں کی تقسیم رکوعوں میں کی گئی ہے ہر
رکوع ایک مضمون کو بیان کرتا ہے اور مختلف رکوعوں کا باہم ایک تعلق اور ربط ہے جسطرح کل کے
اندر ایک تعلق اور ربط ہے اس سے چھوٹی تقسیم آیات میں ہے۔ آیۃ کے معنی نشان ہیں اور اسی معنی کے
لحاظ سے اسکا اطلاق معجزہ پر بھی ہوا ہے مگر آیۃ کے معنی منجانب اللہ رسالت یا پیغام بھی ہیں اور
اسی معنی کے لحاظ سے وہ جملے جن پر ہر سورۃ یا ہر رکوع منقسم ہے آیتیں کہلاتی ہیں مگر جسطرح
وحی کا کوئی ایک ٹکڑہ یا جملہ آیت کہلاتا ہے اسیطرح نبی کی کل وحی یا شریعت بھی آیت کہلاتی
ہے۔ قرآن کریم کی صرف آخری ۳۵ سورتوں میں ایک ایک رکوع ہے باقی میں دو
سے لیکر چالیس تک رکوع ہیں کل آیات قرآنی کی تعداد ۶۲۴۷ ہے اور ۱۱۳ سورتوں کے
پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اسکے علاوہ ایک الگ آیت بھی آئی ہے اسکو شامل کرکے کل آیات کی
تعداد ۶۳۶۰ ہو جاتی ہے علاوہ قرآن کریم کو تیس اجزاء یا پاروں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر پارے کو پھر چار حصوں
میں تقسیم کیا گیا ہے اسی غرض کیلئے قرآن کریم کو سات منزلوں میں بھی تقسیم کیا گیا ہے مگر یہ تقسیم بلحاظ مضمون نہیں

قرآن شریف کے تینس۳۰ سپاروں کے نام معہ صراحت رکوع

نشان سلسلہ	نام سپارہ	ہر سپارہ میں کسقدر رکوع	نشان سلسلہ	نام سپارہ	ہر سپارہ میں کسقدر رکوع
۱	آلم	۱۶ رکوع	۱۶	قال الم	۱۷ رکوع
۲	سیقول	۱۶ //	۱۷	اقترب للناس	۱۷ //
۳	تلک الرسل	۱۷ //	۱۸	قد افلح المومنون	۱۷ //
۴	لن تنالوا	۱۴ //	۱۹	وقال الذین	۱۹ //
۵	والمحصنٰت	۱۷ //	۲۰	امن خلق	۱۶ //
۶	لایحب اللہ	۱۴ //	۲۱	اتل مااوحی	۱۹ //
۷	واذا سمعوا	۱۹ //	۲۲	ومن یقنت	۱۸ //
۸	ولو اننا	۱۷ //	۲۳	ومالی	۱۷ //
۹	قال الملاء	۱۸ //	۲۴	فمن اظلم	۱۹ //
۱۰	واعلموا	۱۷ //	۲۵	الیہ یرد	۲۰ //
۱۱	یعتذرون	۱۶ //	۲۶	حٰم	۱۸ //
۱۲	ومامن دابۃ	۱۶ //	۲۷	قال فما خطبکم	۲۰ //
۱۳	وما ابری	۱۹ //	۲۸	قد سمع اللہ	۲۰ //
۱۴	ربما	۲۲ //	۲۹	تبارک الذی	۲۲ //
۱۵	سبحن الذی	۲۱ //	۳۰	عم	۳۹ //

قرآن شریف کی (۱۱۴) سورتوں کی فہرست معہ صراحت امور ذیل

نمبر شمار	نام سورۃ	زمانہ نزول	تعداد آیات	تعداد رکوع	کس سپارے سے کس سپارہ تک سورہ کا سلسلہ ہے
۱	الفاتحہ	ابتدائی مکی	۷		آغاز قرآن شریف
۲	البقرہ	۱ و ۲ ہجری	۲۸۶	چالیس رکوع ۴۰	سپارہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ رکوع آٹھ تک
۳	آل عمران	سنہ ۳ ھ	۱۹۹	بیس ۲۰ 〃	〃 نمبر ۳ و ۴ 〃 گیارہ 〃
۴	النساء	سنہ ۵ ھ	۱۷۷	چوبیس ۲۴ 〃	〃 ۴ و ۵ و ۶ 〃 چار 〃
۵	المائدہ	سنہ ۷-۸ ھ	۱۲۰	سولہ ۱۶ 〃	〃 ۶ و ۷ 〃 چھ 〃
۶	الانعام	آخری مکی	۱۶۶	بیس ۲۰ 〃	〃 ۷ و ۸ 〃 سات 〃
۷	الاعراف	〃	۲۰۶	چوبیس ۲۴ 〃	〃 ۸ و ۹ 〃 چودہ 〃
۸	الانفال	سنہ ۲ ھ	۷۵	دس 〃	〃 ۹ و ۱۰ 〃 چھ 〃
۹	البراءۃ (توبہ)	سنہ ۹ و ۱۰ ھ	۱۲۹	سولہ ۱۶ 〃	〃 ۱۰ و ۱۱ 〃 پانچ 〃
۱۰	یونس	آخری مکی	۱۰۹	گیارہ ۱۱ 〃	〃 ۱۱
۱۱	ہود	〃	۱۲۳	دس 〃	〃 ۱۱ و ۱۲ 〃 دس 〃
۱۲	یوسف	〃	۱۱۱	بارہ 〃	〃 ۱۲ و ۱۳ 〃 چھ
۱۳	الرعد	〃	۴۳	چھ ۶ 〃	〃 ۱۳
۱۴	ابراہیم	〃	۵۲	سات 〃	〃 ۱۳

نمبر شمار	نام سورۃ	زمانہ نزول	تعداد آیات	تعداد رکوع	کس سپارہ سے کس سپارہ تک سورۃ کا سلسلہ ہے
۱۵	الحجر	آخری مکی	۹۹	چھ رکوع ۶	سپارہ نمبر ۱۳ و ۱۴
۱۶	النحل	〃	۱۲۸	سولہ 〃	〃 〃 ۱۴
۱۷	بنی اسرائیل	ابتدائی مکی	۱۱۱	بارہ 〃	〃 نمبر ۱۵
۱۸	الکہف	〃	۱۱۰	بارہ 〃	〃 نمبر ۱۵ و ۱۶
۱۹	مریم	〃	۹۸	چھ 〃	〃 〃 ۱۶
۲۰	طٰہٰ	〃	۱۳۵	آٹھ 〃	〃 〃 ۱۶
۲۱	الانبیاء	〃	۱۱۲	سات 〃	〃 〃 ۱۷
۲۲	الحج	آخری مکی	۷۸	دس 〃	〃 〃 ۱۷
۲۳	المومنون	〃	۱۱۸	چھ 〃	〃 〃 ۱۸
۲۴	النور	۵ھ	۶۴	نو 〃	〃 〃 ۱۸
۲۵	الفرقان	آخری مکی	۷۷	چھ 〃	〃 〃 ۱۸ و ۱۹
۲۶	الشعراء	〃	۲۲۷	گیارہ 〃	〃 〃 ۱۹
۲۷	النمل	〃	۶۰۳	سات 〃	سپارہ نمبر ۱۹ و ۲۰ رکوع تین تک
۲۸	القصص	〃	۸۸	نو 〃	〃 〃 ۲۰
۲۹	العنکبوت	درمیانی مکی	۶۹	سات 〃	〃 〃 ۲۰ و ۲۱ 〃 چار 〃
۳۰	الروم	〃	۶۰	چھ 〃	〃 〃 ۲۱

نمبر شمار	نام سورة	زمانہ نزول	تعداد آیات	تعداد رکوع	کس سپارہ سے کس سپارہ تک سورة کا سلسلہ ہے
۳۱	لقمان	درمیانی مکی	۳۴	چار رکوع	سپارہ نمبر ۲۱
۳۲	السجدہ	"	۳۰	تین "	" "
۳۳	الاحزاب	سنہ ۵ و ۶ھ	۷۳	نو "	سپارہ ۲۱ و ۲۲ رکوع چھ تک
۳۴	السبا	درمیانی مکی	۵۴	چھ "	" ۲۲
۳۵	الفاطر	"	۴۵	پانچ "	" ۲۲
۳۶	یٰسین	"	۸۳	پانچ "	" ۲۲ و ۲۳ " چار "
۳۷	الصافات	"	۱۸۲	پانچ "	" ۲۳
۳۸	ص	"	۸۸	پانچ "	" ۲۳
۳۹	الزمر	"	۷۵	آٹھ "	" ۲۳ و ۲۴ " پانچ "
۴۰	المومن	"	۸۵	نو "	" ۲۴
۴۱	حٰم (حٰم السجدہ)	"	۵۴	چھ "	" ۲۴ و ۲۵
۴۲	الشوریٰ	"	۵۳	پانچ "	" ۲۵
۴۳	الزخرف	"	۸۹	سات "	" ۲۵
۴۴	الدخان	"	۵۹	تین "	" ۲۵
۴۵	الجاثیہ	"	۳۷	چار "	" ۲۵
۴۶	الاحقاف	"	۳۵	چار "	" ۲۶

نمبر شمار	نام سورة	زمانہ نزول	تعداد آیات	تعداد رکوع	کس سپارہ سے کس سپارہ تک سورہ کا سلسلہ ہے
٤٧	محمد	سنہ ١ ہجری	٣٨	چار رکوع	سپارہ نمبر ٢٦
٤٨	الفتح	سنہ ٦ھ	٢٩	چار ″	″ ٢٦
٤٩	الحجرات	سنہ ١٠ھ	١٨	دو ″	″ ٢٦
٥٠	ق	ابتدائی مکی	٤٥	تین ″	″ ٢٦
٥١	الذاریات	″	٦٠	تین ″	″ ٢٦و٢٧
٥٢	الطور	″	٤٩	دو ″	″ ٢٧
٥٣	النجم	″	٦٢	تین ″	″ ٢٧
٥٤	القمر	″	٥٥	تین ″	″ ٢٧
٥٥	الرحمٰن	″	٧٨	تین ″	″ ٢٧
٥٦	الواقعہ	″	٩٦	تین ″	″ ٢٧
٥٧	الحدید	سنہ ٨ھ	٢٩	چار ″	″ ٢٧
٥٨	المجادلہ	سنہ ٣و٤ھ	٢٢	تین ″	″ ٢٨
٥٩	الحشر	سنہ ٣و٤ھ	٢٤	تین ″	″ ٢٨
٦٠	الممتحنہ	سنہ ٧ھ	١٣	دو ″	″ ٢٨
٦١	الصف	سنہ ١ھ	١٤	دو ″	″ ٢٨
٦٢	الجمعہ	سنہ ١ھ	١١	دو ″	″ ٢٨

نمبر شمار	نام سورۃ	زمانۂ نزول	تعداد آیات	تعداد رکوع	کس سپارہ سے کس سپارہ تک سورۃ کا سلسلہ ہے
۶۳	المنافقون	سنہ ۵ ہجری	۱۱	دو رکوع	سپارہ نمبر ۲۸
۶۴	التغابن	سنہ ۱ ہجری	۱۸	دو ״	״ ۲۸
۶۵	الطلاق	سنہ ۵ھ	۱۲	دو ״	״ ۲۸
۶۶	التحریم	سنہ ۹ھ	۱۲	دو ״	״ ۲۸
۶۷	الملک	ابتدائی مکی	۳۰	دو ״	״ ۲۹
۶۸	القلم	״	۵۲	دو ״	״ ۲۹
۶۹	الحاقة	״	۵۲	دو ״	״ ۲۹
۷۰	المعارج	״	۴۴	دو ״	״ ۲۹
۷۱	نوح	״	۲۸	دو ״	״ ۲۹
۷۲	الجن	״	۲۸	دو ״	״ ۲۹
۷۳	المزمّل	״	۲۰	دو ״	״ ۲۹
۷۴	المدّثر	״	۵۶	دو ״	״ ۲۹
۷۵	القیمة	״	۴۰	دو ״	״ ۲۹
۷۶	الدھر	״	۳۱	دو ״	״ ۲۹
۷۷	المرسلات	״	۵۰	دو ״	״ ۲۹
۷۸	النباء	״	۴۰	دو ״	سپارہ تیس ۳۰ واں

نمبر شمار	نام سورۃ	زمانۂ نزول	تعداد آیات	تعداد رکوع	کس سپارہ سے کس سپارہ تک سورۃ کا سلسلہ
۷۹	النازعات	ابتدائی مکی	۴۶	۲ رکوع	سپارہ تیس۳۰ واں
۸۰	عبس	〃	۴۲	ایک 〃	〃
۸۱	التکویر	〃	۲۹	ایک 〃	〃
۸۲	الانفطار	〃	۱۹	ایک 〃	〃
۸۳	التطفیف	〃	۳۶	ایک 〃	〃
۸۴	الانشقاق	〃	۲۵	ایک 〃	〃
۸۵	البروج	〃	۲۲	〃	〃
۸۶	الطارق	〃	۱۷	〃	〃
۸۷	الاعلیٰ	〃	۱۹	〃	〃
۸۸	الغاشیہ	〃	۲۶	〃	〃
۸۹	الفجر	〃	۳۰	〃	〃
۹۰	البلد	〃	۲۰	〃	〃
۹۱	الشمس	〃	۱۵	〃	〃
۹۲	اللیل	〃	۲۱	〃	〃
۹۳	الضحیٰ	〃	۱۱	〃	〃
۹۴	الانشراح	〃	۸	〃	〃
۹۵	التین	〃	۸	〃	〃
۹۶	العلق	〃	۱۹	〃	〃

نمبر شمار	نام سورۃ	زمانہ نزول	تعداد آیات	تعداد رکوع	کس سپارے کس سپارہ تک سورۃ کا سلسلہ ہے
۹۷	القدر	ابتدائی مکی	۵	ایک رکوع	سپارہ تیسں ۳۰ واں
۹۸	البینۃ	"	۸	"	"
۹۹	الزلزال	"	۸	"	"
۱۰۰	العدیات	"	۱۱	"	"
۱۰۱	القارعۃ	"	۱۱	"	"
۱۰۲	التکاثر	"	۸	"	"
۱۰۳	العصر	"	۳	"	"
۱۰۴	الھمزہ	"	۹	"	"
۱۰۵	الفیل	"	۵	"	"
۱۰۶	القریش	"	۴	"	"
۱۰۷	الماعون	"	۷	"	"
۱۰۸	الکوثر	"	۳	"	"
۱۰۹	الکافرون	"	۶	۰	"
۱۱۰	النصر	سنہ ۱۰ ہجری	۳	۰	"
۱۱۱	اللھب	ابتدائی مکی	۵	۰	"
۱۱۲	الاخلاص	"	۴	۰	"
۱۱۳	الفلق	"	۵	۰	"
۱۱۴	الناس	"	۶	۰	"

ہر سورۃ میں کیا مضمون بیان ہوا ہے

سورۃ الفاتحہ سورہ ۱

اس سورۃ کا سب سے مشہور نام الفاتحہ ہے یا فاتحہ الکتب ہے کیونکہ اس سے کتاب کی ابتدا ہوتی ہے اور اس لحاظ سے بھی یہ نام موزوں ہے کہ فتح مشکلات اور غم وہم کے دور کرنے کو بھی کہا جاتا ہے اور یہ جامع دعا ہے جس سے انسان کی مشکلات دور ہوتی ہیں۔ اسکی سات آیتوں میں سے پہلی تین میں حمد باری ہے آخری تین میں بہترین انعامات حاصل کرنے کی دعا سکھلائی ہے درمیانی آیت اللہ تعالےٰ اور انسان کے تعلق کو ظاہر کرتی ہے یوں یہ سورۃ مالک اور بندہ کے درمیان نصف نصف ہے اور یہ سورۃ قرآن کریم کا گویا خلاصہ ہے اس لئے اس کا نام ام الکتاب بھی ہے۔ اس کا نزول مکہ میں بہت ابتدائی زمانہ میں ہوا (اسمیں ۲۵ الفاظ اور ۱۲۳ احروف ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے قرآن کریم ہر ایک سورۃ کی سوائے البراۃ (توبہ) کے ابتدا ہوتی ہے اور ان الفاظ میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے رحمان رحیم سے مدد چاہو۔ رحمٰن کے معنی ہیں بے انتہا رحم والا جو انسان کے کسی فعل کے بغیر بھی اس پر رحم کرتا ہے اور کافر و مومن پر یکسان رحم کرتا ہے جیسے جسمانیات میں ہوا۔ پانی۔ زمین وغیرہ کا پیدا کرنا روحانیات میں رسولوں اور کتابوں کا بھیجنا۔

رحیم کے معنی ہے بار بار رحم کرنے والا یعنی جب انسان کوشش کرتا

ہے اور کوئی عمل کرتا ہے تو وہ اس پر رحم کر کے نتیجہ مترتب فرماتا ہے اس لئے جسمانیات میں کوشش کرنیوالا اور روحانیات میں مومن اسی اسم سے فائدہ اُٹھاتا ہے یہ ایک جامع دُعا ہے جو گویا سورۃ فاتحہ کا خُلاصہ ہے اس لئے حکم ہے کہ ہر کام کی ابتداء بسم اللہ سے کرنی چاہیئے۔

ان پہلی تین آیتوں میں چار اسمائے الہٰی ہیں جو نظام عالم اور تمام اسماء الہٰی کے لئے جڑ کے طور پر ہیں (۱) رب جس کے معنی ہیں تمام اشیاء کو درجہ بدرجہ کمال تک پہنچانیوالا (۲) رحمان یعنی کمال تک پہنچانے کیلئے ضروری اسباب مہیا فرمانے والا (۳) رحیم یعنی اسباب سے فائدہ اٹھانے والے کو نتائج عطا فرمانیوالا (۴) مالک جزا و سزا یعنی قانون کے خلاف ورزی پر سزا دینے والا۔ اور اللہ ذات باری کا اسم ذات ہے باقی سب صفاتی نام ہیں۔

رب العالمین یعنی ایک قوم کا خدا نہیں سب قوموں کا خُدا ہے۔ تعلیم اسلامی کی وُسعت کو پہلی آیت میں ہی بتا دیا۔ اوپر کے چار صفات میں بتایا کہ مستحق عبادت صرف اللہ کی ذات ہے اسلئے ایاک نعبدُ میں اس کی عبادت کا اقرار ہے اور جو مستحق عبادت ہے اس سے اعانت طلب کرنا بھی ضروری ہے گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان کو قوت ملتی ہے۔

اِھدِنا الصراط المستقیم۔ یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس راہ پر چلائے جس پر خدا کے پاک بندے چلتے رہے یہ گناہوں کے معافی کی

دعا نہیں بلکہ گناہوں سے بچا رہنے کی دُعا ہے۔ یہ پاک اور اعلیٰ سے اعلیٰ خواہش ہے جو انسان کے دل میں پیدا ہو سکتی ہے اسلئے یہ بہترین دُعا ہے مغضوب علیہم سے مراد۔ یہود اور ضالین سے مراد عیسائی ہیں اس کے معنی یہ ہیں اے خدا ہمیں یہودیوں کی تفریط اور عملی غلطی سے بچائیو اور عیسائیوں کے غلو اور علمی غلطی سے؟

سورۃ البقرہ سورۃ ۲ سپارہ ۱ اور ۲ و ۳ ع ۸ تک

اس سورۃ کا نام البقرہ ہے جو یہودیوں کی گائے کی پرستش کے ذکر سے لیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں بتایا ہے کہ انسان فلاح کیونکر حاصل کر سکتا ہے اور قوم زندہ اور کامیاب کس طرح ہو سکتی ہے یعنی انعمت علیہم کا رستہ کسطرح پا سکتا ہے اور یوں ایک رنگ میں یہ سورہ فاتحہ کی دعا کا جواب ہے اور کچھ ذکر مغضوب علیہم (یہود) کا کیا ہے تاکہ مسلمان ان غلطیوں سے بچیں اس کی ابتدا، اصول دین سے کی ہے اور یوں اس سورۃ کا موزون مقام قرآن کریم کی ابتداء ہے اس میں چالیس رکوع اور ۲۸۶ آیات ہیں اس کا نزول مدینہ میں ابتدائی زمانہ میں ہوا اور اکثر حصہ جنگ بدر سے پیشتر کا ہے۔

الٓمٓ۔ ایسے حروف جو ۲۹ سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں مقطعات کہلاتے ہیں ان میں سے بعض کے معنی صحابہ سے مروی ہیں یہ حروف الفاظ کے

قائمقام ہیں اور حروف سے الفاظ کی طرف اشارہ کرنا تمام زبانوں میں مروج ہے۔ آلم کے معنی حضرت ابن عباسؓ سے انا اللّٰہ اعلم مروی ہیں "میں اللہ بہت جاننے والا ہوں" اس میں ۶۰۲۱ الفاظ اور ۲۶ ہزار حروف ہیں۔

سورۃ ال عمران سورۃ ۳ سپارہ ۳ و ۴ ع ۲۰ تک

اس سورۃ کا نام ال عمران ہے جو سلسلہ بنی اسرائیل کے بانی حضرت موسٰی و ہارون کے والد کے نام سے لیا گیا ہے اس میں بیس رکوع اور ۲۰۰ آیات ہیں اسکا نزول مدینہ میں ابتدائی ایام میں ہوا مگر سورۃ بقرہ کے بعد اور اس کا اکثر حصہ تیسرے سال ہجرت کا نازل شدہ ہے۔ اس سورۃ میں مسلمانوں کو فلاح کا طریق بتاتے ہوئے ضالین یعنی نصاری کے غلطیوں سے بچنے کی ہدایت کی ہے اس کے بڑے حصہ میں جنگ اُحد کا ذکر ہے جس میں اشارہ یہ ہے کہ جس طرح جنگ اُحد میں بظاہر مسلمانوں کی ناکامیابی نظر آتی تھی مگر اس کی تہہ میں ایک عظیم الشان کامیابی تھی اسی طرح اگر اسلام کی حالت کسی وقت عیسائیت کے مقابلہ میں بیکسی اور درماندگی کی بھی ہو جائے تو اس بلا کے نیچے بھی ایک گنج کرم ہوگا اور عیسائی لوگ آخر اسلام کو قبول کرینگے اسمیں ۳۵۴۲ الفاظ اور ۱۵۳۳۶ حروف ہیں ؏

سورۃ النساء سورۃ ۴ سپارہ نمبر ۴ و ۵ و ۶ ع ۲۴ تک

اس سورۃ کا نام النساء ہے اور اس میں عورتوں کے

حقوق اور معاشرت اور امور خانہ داری کا ذکر ہے اور کچھ ذکر منافقین اور
یہود کا ہے اور اس لحاظ سے یہ سورۃ بقرہ کے مقابلہ پر ہے جسطرح سورۃ مائدہ
آل عمران کے مقابلہ پر ہے کیونکہ ان دونوں میں عیسائیوں کا ذکر زیادہ ہے اور
اصول معاشرت قوم کی زندگی اور فلاح سے تعلق رکھتی ہے اس میں ۲۴ رکوع
اور ۱۷۷ آیات ہیں یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی اور اکثر حصہ پانچویں سال ہجرت
کا ہے سورۃ نساء اور اگلی سورۃ مائدہ میں اندرونی اصلاح پر زور دیا ہے
اندرونی اصلاح چار قسم کی ہوتی ہے (۱) شخصی (۲) خانہ داری (۳) ملکی (۴)
خارجی چاروں قسم کی اصلاح کا ذکر آئے گا۔

سورۃ المائدہ سورۃ نمبر ۵ سپارہ نمبر ۶ و ۷ تک

اس سورۃ کا نام المائدہ ہے اور اس میں ۱۶ رکوع
اور ۱۲۰ آیات ہیں۔ مائدہ سے مراد کھانا ہے اور اسکا ذکر حضرت مسیح کے متبعین کے متعلق
ہے۔ اس سورۃ میں بہت زیادہ ذکر عیسائیوں کا ہی ہے جو شریعت کو ترک کر کے
لذائذ دنیوی میں منہمک ہو گئے اور مسلمانوں کیلئے مسائل تمدن کا بھی اسی ذیل میں
ذکر ہے اسکا نزول مدینہ میں پچھلے ایام میں ہوا۔
اس سورۃ کو پابندی معاہدہ کے حکم سے شروع کرنے میں کئی مصالح ہیں
ایک تو یہ کہ تمدن کی بنیاد پابندی معاہدہ پر ہے اور یہ سورۃ تمدن پر ہے
دوسرے یہ کہ اس میں خصوصیت سے عیسائی مذہب کا ہی ذکر ہے اور اس مذہب

نے چونکہ کفارہ کا مسئلہ سکھا کر ایک حصہ یعنی خدائی عقود یا تکالیف شرعیہ کو بالکل ہی جواب دیدیا اور دوسرے حصہ یعنی انسانوں یا قوموں کے باہمی معاہدات کی بھی اس مذہب کے پیروؤں نے کم پرواہ کی ہے اسلئے مسلمانوں کو متنبہ کرنا ضروری تھا تیسرے اس سورۃ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی عہد شکنی کا خاص طور پر ذکر ہے اور اُس حکم میں مسلمانوں کو کامل وفاداری کی تعلیم دی ہے عہد شریعت کی بھی پابندی کریں اور باہمی معاہدات کی بھی۔ سورۃ مائدہ قرآن کریم کی تمام سورتوں میں سے آخری سورۃ ہے اس میں بقیہ چھوٹے اور بڑے بڑے سب احکام بیان کر کے آخر میں اَکْمَلْتُ لَکُمْ کی خوشخبری سنائی گئی۔

سورۃ الانعام سورۃ ۶ سپارہ نمبر ۷ تا ۸ ع تک

اس سورۃ کا نام الانعام ہے جس کے معنی چارپائے کے ہیں

یہ سورۃ توحید پر ہے اور تمام مشرکانہ رسوم کی جڑ کاٹتی ہے۔ عرب کی بعض مشرکانہ رسوم چارپایوں سے تعلق رکھتی تھیں اس میں بیس رکوع اور ۱۶۶ آیات ہیں۔ یہ سورۃ ساری کی ساری مکہ میں ایک رات میں نازل ہوئی اور غالباً آنحضرت صلعم کی مکی زندگی کے آخری سال میں نازل ہوئی اتنی لمبی سورۃ کا یکمرتبہ نازل ہونا اور باوجود اسکے کہ اس میں دلائل توحید دیئے گئے ہیں آنحضرت صلی اللہ وسلم کا ایک ہی مرتبہ فرشتے سے سُنکر اسے یاد رکھ لینا قرآن کریم کا وہ اعجاز ہے جس کی طرف سنقرئک فلا تنسیٰ میں اشارہ ہے۔ تعلق اس سورۃ کا پہلی

سورۃ سے یوں ہے کہ سورۃ مائدہ ایفائے عہد پر ہے تو اس سورۃ میں سب سے بڑے عہد یعنی توحید کا ذکر ہے اور یوں بھی پہلی چار سورتوں میں فلاح قومی معاشرت اور تمدن کے اُصول بتا کر اور پہلے مذاہب کے ساتھ اسلام کا تعلق بتا کر اس سورۃ میں مذہب کے اصل الاصول توحید پر بحث کی ہے۔
اس سورۃ کی اصل غرض توحید الٰہی کو بیان کرنا ہے پہلی چاروں سورتیں مدنی تھیں اب یہ سورۃ مکی ہے اس میں توحید کا اثبات شرک کی تردید۔ ضرورۃ نبوۃ اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ جعل الظلمات والنور میں مثنویہ فرقے کی تردید کی ہے جو اہرمن اور یزدان دو خداؤں کے قائل ہیں کہ ایک خالق شر ہے دوسرا خالقِ خیر۔؟

سورۃ الاعراف سورۃ ۷ سپارہ نمبر ۸ و ۹ ۲۴ع تک

اس سورۃ کا نام الاعراف ہے اور اس میں چوبیس رکوع اور دو سو چھ آیات ہیں۔ الاعراف کے معنی بلند مقامات کے ہیں اور اس سورۃ کے پانچویں اور چھٹے رکوع میں کچھ لوگوں کا ذکر ہے جو اعراف پر ہونگے اور یہ انبیاء کا گروہ ہے یا اُن کے کامل متبعین کا اور چونکہ اس سورۃ میں ضرورۃ نبوت پر بحث ہے اس لئے اس کے نام میں انبیاء کے مقام بلند کیطرف توجہ دلائی ہے اور اثبات توحید کے بعد جو پہلی سورۃ کا مضمون ہے ترتیب طبعی اس کو چاہتی تھی اسکا نزول مکہ میں ہوا اور اسی زمانہ کی سورۃ ہے جس زمانہ کی الانعام ہے

سورۃ اعراف میں سورۃ انعام والے مضمون کو ہی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے
انعام میں اصوالی بیان تھا تو اس میں تمثیلی رنگ ہے۔ المص۔ انا اللہ اعلم
واصدق یا انا اللہ اعلم وافضل

سورۃ الانفال سورۃ سپارہ نمبر ۹، ۱۰ ع۸ تک

اس سورۃ کا نام الانفال ہے اور اس میں دس رکوع اور ۷۵ آیات ہیں۔ الانفال کے معنی ہیں مال غنیمت یا وہ مال جو باقاعدہ جنگ میں دشمن سے ہاتھ آتا ہے۔ اس سورۃ میں اصل ذکر جنگ بدر کا ہے اور یہ سب سے پہلی باقاعدہ جنگ ہے جو مسلمانوں اور کفار میں ہوئی اور اس میں دشمن سے مال غنیمت ہاتھ میں آیا اور قیدی بھی پکڑے گئے۔ ایسے مال کو جائز قرار دیا ہے۔ دوسری طرف ایک تجارتی قافلہ انہی قریش کا جا رہا تھا اور مسلمانوں میں سے بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اس قافلہ پر حملہ کر کے لوٹ لیا جائے اس کو قرآن شریف نے عرض الدنیا یعنی دنیا کا مال قرار دیکر ناجائز قرار دیا تو گویا بتانا یہ مقصود تھا کہ جنگ میں جو مال دشمن سے ملے وہ جائز ہے لیکن مال کا حاصل کرنا اصل غرض نہیں بلکہ جنگ کی اصل غرض کچھ اور ہے اس لحاظ سے سورۃ کا نام الانفال قرار دیا۔ پچھلی سورۃ میں جب انبیاء کے مخالفین کی ہلاکت کا ذکر کیا تو اب بتایا کہ آنحضرت صلعم کے مخالفین کی ہلاکت کی ابتداء یہاں سے ہوتی ہے اس کا نزول دوسرے سال ہجرت

میں مدینہ میں ہوا۔

(نوٹ) انفال خدا اور اُسکے رسول کے اسلئے ہیں کہ اسی خدا نے تمہیں اپنے گھر سے نکالا اور بشارت دی پھر سامان پیدا کئے کہ تمہیں فتح ہوئی

سورۃ التوبہ سورۃ ۹ سپارہ نمبر ۱۰ و ۱۱ رکوع ۱۶ تک

اس سورۃ کا نام التوبہ بالبراۃ ہے اور اس میں ۱۶ رکوع اور ۱۲۹ آیات ہیں اور اسکا نام البراۃ اسکی پہلی ہی آیت میں مذکور ہے جہاں ان کفار سے علیحدگی اور بیزاری کا اعلان ہے جو اپنے معاہدات پر قائم نہ رہتے تھے اور اس سورۃ میں منافقین کو بھی بالکل الگ کر دیا جو اب تک ملے جلے آتے تھے اس کے نام میں یہ اشارہ ہے کہ شرک اور نفاق سے مسلمان الگ ہوتے ہیں اور کامل بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور اسکا دوسرا نام التوبہ ہے لقد تاب اللہ علی النبی سے لیا گیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور رحمتوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کئے اسلئے کہ انہوں نے سخت تنگی کے وقت میں نبی کریم صلعم کی آواز پر لبیک کہا یہانتک کہ تیس ہزار آدمی اپنے سب کاروبار کو چھوڑ کر سخت گرمی کے موسم میں پکی ہوئی فصلوں کو چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہو گئے اور ایک لمبا اور صعوبت والا سفر اختیار کیا۔ اس سورۃ کا پہلی سورۃ سے ایسا شدید تعلق ہے کہ ان کو ایک ہی سورۃ کے ۲ حصے قرار دے کر درمیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی نہیں لکھی گئی سورۃ الانفال میں بالخصوص جنگ بدر

کا ذکر تھا اور مخالفین کو سمجھایا تھا کہ یہ جنگ تمہارے لئے ایک نشان ہے
اگر تم جنگ سے رک جاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر جنگ کو جاری رکھو تو تمہارا
انجام ذلت اور مغلوبیت ہے سورۃ براۃ میں اس ذلت اور مغلوبیت کا نقشہ
کھینچا ہے کہ کس طرح آخر کار کفر کا زور ٹوٹا اور اسے اسلام کے سامنے پنجا
دیکھنا پڑا اس کا نزول نوویں سال ہجرت میں مدینہ میں ہوا سورۃ توبہ بھی
محققین کے نزدیک پہلی سورۃ کا ہی حصہ ہے اسلئے بسم اللہ نہیں لکھی گئی
لیکن چونکہ اسکے شروع کی آیات کو بطور اعلان حج کے موقعہ پر مشرکین عرب
کو سنایا گیا تھا اسلئے علیٰحدہ لکھا گیا ہے۔ اس سورۃ میں علاوہ وجوہ قتال
اور غزوات نبوی کے ذکر کے علامات ایمان و نفاق بتائی گئی ہیں جو ہر وقت
قابل غور رہنی چاہئیں اور کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ علامات نفاق ہم میں پیدا نہوں
اس سورۃ کی کچھ آیات تو فتح مکہ سے قبل اور اکثر فتح مکہ کے بعد نازل
ہوئی ہیں۔ اس میں جن مشرکوں سے جنگ کرنے یا قتل کرنے یا بیزاری
کا اظہار کیا گیا ہے وہ وہی ہیں جو مسلمانوں کو دکھ دیتے اور اسلام کے
خلاف نبرد آزما تھے اور ہمیشہ شرارتیں کرتے رہتے تھے الا الذین عاھدتم
سے بنو حمزہ سب کے سب اور بنو کنانہ۔ بنو بکر۔ بنو سلیم اور بنو خزاعہ
کے بعض قبائل مراد ہیں۔

سورۃ یونس سورۃ ۱۰ سپارہ نمبر ۱۱ اس سورۃ کا نام یونس ہے اور

اس میں گیارہ رکوع اور ۱۰۹ آیات ہیں۔ اسکا نام یونس اس بات کی طرف توجہ دلانے کیلئے ہے کہ جسطرح حضرت یونس کی قوم آخر ایمان لاکر ہلاکت سے بچ گئی تھی ایسا ہی معاملہ آنحضرت صلعم کی قوم سے ہوگا یعنی یہ قوم تباہ نہ کی جائیگی بلکہ آخر وہ راہ راست پر آجائیگی۔ یہاں سے لیکر النحل ۱۶ تک سات سورتوں کا ایک ہی مجموعہ ہے اور ان میں سخت مخالفت کے وقت آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو تسلی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے اور کہ حق آخر کار غالب آئیگا انکا نزول مکہ میں آنحضرت صلعم کے مکی زندگی کے پچھلے حصہ میں ہوا جب تکالیف بڑھ چکی تھیں۔

الٓمٓر۔ یہ مجموعہ حروف "الٓمٓر" اس سورۃ کے علاوہ چار اور سورتوں کی ابتداء میں آتا ہے یعنی ہود ۱۱ یوسف ۱۲ ابراہیم ۱۴ الحجر ۱۵ اور ان چاروں کے درمیان سورۃ الرعد ۱۳ ہے جو المر سے شروع ہوتی ہے ان چھ سورتوں کا بھی مضمون ملتا جلتا ہے یہ حروف "انا اللہ اری" کے قائمقام ہے جیساکہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کی صفت کے لانے کا منشاء یہ ہے کہ وہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق جزا دیگا اس سورۃ اور بعد کی سورتوں میں تاریخ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دیکھو پہلی قوموں سے کیا سلوک ہوا۔ اس تیسری منزل کی سب سورتوں میں سوا، آخری کے خدائے تعالیٰ نے اپنی رویت بار بار بیان فرمایا ہے جس کا مقصد

یہ ہے کہ خدا تعالے نے سب ہندوں کے حالات کو دیکھکر ان سے مناسب سلوک کرتا ہے۔ اسلیئے خدا کے کاموں سے متعجب نہیں ہونا چاہیئے نہ کافروں کو کہ کیوں اس محمد صلعم کو یا ہم میں سے ایک کو نبی بنایا نہ مسلمانوں کو تعجب ہونا چاہیئے کہ یکدم کافر کیوں نہیں مانتے یا کیوں نہیں تباہ ہوتے۔ بعض مان جاوینگے وہ بچ جاوینگے بعض نہیں مانیں گے وہ تباہ ہونگے۔ بعض جلدی مانیں گے۔ بعض دیر سے؟ آگر میں اللہ دیکھنے والا ہوں مومنوں کی محنت اور بے کسی کو کافروں کے انکار و مظالم کو؟

سورۃ ہود سورۃ سپارہ نمبر ۱۱ و ۱۲ ع ۱۰ تک

اس سورۃ کا نام ہود ہے اور اس میں دس رکوع اور ایک سو تیس آیات ہیں گو اس میں حضرت نوح اور دیگر انبیاء کا بھی ذکر ہے مگر اس کا نام ہود اس خصوصیت کی وجہ سے اختیار کیا گیا ہے کہ حضرت ہود پہلے نبی ہیں جو عرب میں ہوئے پچھلی سورۃ میں زیادہ تر علمی بحث تھی (یونس میں) اس میں گزشتہ انبیاء اور ان کے مخالفین کی مثالیں دیکر سمجھایا ہے یہ سورۃ مکی ہے اس میں اسی مضمون کو دہرایا گیا ہے جو یونس میں تھا صرف اتنا فرق ہے کہ اُصول بیان کئے ہیں اور ساتھ ساتھ ہی ان اُصول کی تفصیل ہے واقعات عالم سے آنحضرت صلعم نے فرمایا "شیبتنی ھود والمرسلات" کہ مجھے ہود اور مرسلات نے بوڑھا کرا دیا کیونکہ ان میں بتایا گیا ہے کہ ایک قوم کے بعد دوسری

قوم کو ترقی ملتی آئی ہے۔ خدا سے ملنے پر دونوں طرح کی ترقی ملتی ہے مگر
جُدا ہونے پر صرف ایک قسم کی اور وہ بھی ایسی کہ جب دنیاوی ترقی میں کوئی
قوم پھنس جاتی ہے تو عذاب آتا ہے گویا خدائے تعالیٰ ہر قوم سے اس کی نیکی
و بدی کے مطابق سلوک کرتا ہے

سورۃ یوسف سورۃ سپارہ نمبر ۱۲ و ۱۳ ع ۱ سے ع ۱۲ تک

اس سورۃ کا نام یوسف ہے اور اس میں بارہ رکوع
اور ایک سو گیارہ آیات ہیں اسکا نام یوسف حضرت یوسف کے تذکرہ سے لیا گیا
ہے جو اس کا واحد مضمون ہے پہلی سورۃ کے آخر میں بتایا تھا کہ انبیاء کے
ذکر میں آنحضرت صلعم کا ذکر ہے پس یہاں ایک ایسے نبی کا ذکر کیا جس کے حالات
کے ساتھ آنحضرت صلعم اور آپ کے مخالفین کے حالات کی کھلی کھلی مشابہت پیش
آنے والی تھی۔

حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو عرب کہا جاتا ہے اور عربی فصیح و واضح
کلام کو کہا جاتا ہے جیسے بیان فرمایا۔ بلسان عربی مبین (الشعراء) یا
حکماً عربیاً مراد فصاحت سے بیان کرنے والا جو حق کو حق اور باطل کو باطل
کر دکھائے اور بعض نے اس کے معنی شریف کریم کے کئے ہیں یا عربی کے
معنی نبی عربی کی طرف منسوب ہے فرمایا زبان عربی جو خاتم الکتب ہے جو تمام
زبانوں کی ماں اور ہمیشہ زندہ رہنے والی زبان ہے الٓر میں اللہ دیکھنے والا ہوں

تلک سے اُن احکام کی طرف اشارہ ہے جو حضرت یوسف کے واقعہ میں گفتہ آید در حدیث دیگراں کے رنگ پر بیان کئے جائیں گے اِنَّا اَوحینا الیک۔ اس کے جو وحی کیا ہم نے تیری طرف یہ قرآن مراد ہے اس سے یہ کہ تو نبی و رسول بنایا گیا ہے اسلئے تیرے حالات کے متعلق ہم دوسروں کے واقعات کے ضمن میں بطور پیشگوئی بیان کرتے ہیں کہ آئندہ حالات تیرے کیسے ہونگے۔

سورۃ الرعد سیارہ نمبر ۱۳ اس سورۃ کا نام الرعد ہے اور اس میں چھ رکوع ۱۳ اور تینتالیس ۴۳ آیات ہیں یہ نام اس لحاظ سے رکھا گیا ہے کہ وحی الٰہی کو قرآن شریف نے بار بار بارش سے تشبیہ دی ہے اور اس سورۃ میں بالخصوص یہ ذکر ہے کہ وحی الٰہی سے ہی مردہ دل زندہ ہوتے ہیں جسطرح بارش سے مردہ زمین میں جان پڑ جاتی ہے اور بارش میں کڑک کو ان حملوں سے بھی تشبیہ دی ہے جو دشمن حق کے نیست و نابود کرنے کے لئے کرتے تھے اور اس سے مراد وہ مصائب بھی ہیں جو مخالفین حق پر آتی ہیں اور در حقیقت یہ مصائب اس تصادم کا نتیجہ ہوتی ہیں جو حق اور باطل کے درمیان ہوتا ہے اس سورۃ میں جہاں اسلام کی آخری کامیابی اور غلبہ کا ذکر ہے وہاں ان چھوٹی چھوٹی مصائب کا آنا اس آخری کامیابی کے لئے بطور نشان قرار دیا ہے اور اسی مناسبت سے اسکا نام الرعد رکھا ہے اس سے پہلی سورۃ میں جب حضرت یوسف کے ذکر میں سمجھایا کہ آخر کار محمد رسول اللہ صلعم کے سامنے آپ کے دشمن اور

آپ کے خلاف منصوبے کرنیوالے کسطرح مغلوب ہونگے تواس میں اسی حق کی
آخری کامیابی اور اسکی وجوہات کو کھول کر بیان فرمایا اور یہ بھی بتایا کہ اس
آخری غلبہ کے نشان کسطرح اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

المرٰ انا اللہ اعلم وادی اس میں حق کو تباہ کرنیوالوں کی سزا کے ساتھ
علمی رنگ میں ان کی آخری ناکامی و نامرادی کے دلایل دی ہیں اسلئے یہاں
علم اور رویت دونوں صفات کو جمع کیا ہے سورۃ یوسف میں گفتہ آید در حدیث
دیگراں کے طور پر آنحضرت صلی اللہ وسلم کے جذبات کو محبت کے رنگ میں اپیل کیا
اب اس کے بعد تنبیہ کے طور پر کچھ ڈرایا بھی ہے مگر ساتھ ساتھ نیچر کے دلائل
دے کر ملزم بھی کیا ہے۔

سورۃ ابراہیم سورۃ ۱۴ سپارہ نمبر ۱۳

اس سورۃ کا نام ابراہیم ہے اور اس
میں سات رکوع اور ۵۲ آیات ہیں اس
سورۃ میں اعدائے رسل کے رسولوں کو دکھ دینے اور گھروں سے نکالنے اور
رسولوں کی آخری کامیابی کا عام ذکر ہے مگر اس کے چھٹے رکوع میں حضرت ابراہیم
کی اس دعا کا ذکر ہے جو آپ نے مکہ اور اہل مکہ کے لئے کی تھی اور جس دعا میں
یہ ذکر ہے کہ حضرت اسماعیل کو ایک خاص غرض کے لئے خانہ کعبہ کے قریب ایک
وادی غیر ذی ذرع میں چھوڑا گیا اور یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ان کا اسطرح
چھوڑا جانا سلسلہ نبوۃ میں ایک پر حکمت فعل تھا۔ کیونکہ آخر اسی دور افتادہ شاخ

سے اور اسی بے آب وگیاہ میدان سے توحید کا وہ چشمہ پھوٹتا تھا جس نے ساری دنیا کو سیراب کرتا تھا اسلئے اس سورۃ کا نام ابراہیم رکھا گیا۔ سورۃ ابراہیم میں اسی مضمون کو کسی قدر تفصیل سے دُہرایا گیا ہے جو پہلی سورت میں بیان ہوا ہے

سورۃ الحجر سورۃ سپارہ نمبر ۱۴ ع ۱۵

اس سورۃ کا نام الحجر ہے اور اس میں چھ رکوع اور ننانوی ۹۹ آیات ہیں۔ حجر کے معنی پتھر کے ہیں اور الحجر اس وادی کا نام ہے جس میں حضرت صالح کی قوم یعنی ثمود رہتے تھے اس قوم کا مسکن نہ صرف اہل مکہ کے بالکل قریب تھا بلکہ اس راستہ پر تھا جو مکہ سے شام کو جاتا تھا اور جس پر ان کے قافلے آتے جاتے تھے اور سنحت دلی میں بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم اپنی نظیر آپ ہی تھی۔ جو کچھ انہوں نے حضرت صالح کے خلاف منصوبے اور سازشیں کیں وہ بعینہ ایسے تھے جیسے قریش نے ہمارے نبی کریم صلعم کے خلاف کئے اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام الحجر ہے اور اس کے ساتھ ہی اس سورۃ میں دو اور قوموں کا ذکر ہے یعنی حضرت شعیب کی قوم اور حضرت لوط کی جنکے مسکن اسی راستہ پر تھے جس پر ثمود کا مسکن تھا اور یہ تینوں قومیں ایک ہی عذاب یعنی زلزلہ سے تباہ ہوئیں۔ اس سورۃ میں بھی پہلے بیانات کی مزید تصدیق وتائید ہے مگر چند اور واقعات کی تفصیل کے ساتھ ہے

سورۃ النحل سورۃ سپارہ نمبر ۱۴ ع ۱۶

اس سورۃ کا نام النحل ہے اور اس میں سولہ ۱۶ رکوع اور ۱۲۸ آیات ہیں۔ نحل کے معنی

شہد کی مکھی کے ہیں اس نام میں اشارہ یہ ہے کہ جسطرح شہد کی مکھی مختلف پھولوں پر بیٹھ کر ان کی مٹھاس کو چوس کر ایک اعلیٰ درجہ کی شیریں اور شفا دینے والی چیز پیدا کر دیتی ہے اسی طرح وحی الٰہی جو قرآن میں ہے اس نے تمام بہترین ہدایات عالم کو جو کبھی دیگئی ہوں اس پاک کتاب کے اندر جمع کر دیا ہے یہ سورۃ گویا پہلی چھ سورتوں کے مضمون کی تکمیل کرتی ہے سورۃ نحل میں پہلی سورۃ کے مضامین کی تفصیل کے علاوہ پیشگوئیوں اور اُن کے پورا ہونے پر زور دیا گیا ہے اور رحمانیت کے ماتحت جو انعامات دیئے گئے ہیں انکو بار بار پیش کیا گیا ہے

سورۃ بنی اسرائیل سورۃ سپارہ نمبر ۱۵ ع ۱۷

اس سورۃ کا نام بنی اسرائیل اور اسراء بھی اس کا نام آیا ہے اور اس میں بارہ رکوع اور ایک سو گیارہ آیات ہیں بنی اسرائیل کے ذکر سے ہی یہ سورۃ شروع ہوتی ہے اور انہی کے ذکر پر ختم ہوتی ہے اور اسکی پہلی ہی آیت میں یہ اشارہ کر دیا گیا ہے کہ وہ سب برکات جو بنی اسرائیل کو دی گئیں ان کا وارث بھی اب نبی کریم صلعم کو کیا جاتا ہے اور سورۃ کے آخری رکوع میں پھر شریعت موسوی کا ذکر کیا ہے اس لحاظ سے اس سورۃ کا نام بنی اسرائیل ہے اور اس کے نام اسراء میں اشارہ کمالات محمدیہ کی طرف ہے جن پر آپ کا معراج جس کا ذکر سورۃ کے ابتداء میں اور پھر درمیان میں موجود ہے دلالت کرتا ہے اس کا تعلق پہلی سورتوں سے یہ ہے کہ جب ان میں اس پر زور دیا کہ حق دنیا

میں قائم ہوکر رہیگا اور کوئی طاقت اسکو برباد نہ کر سکیگی تو یہاں بتایا کہ کمالات محمدیہ پہلے سب انبیاء کے کمالات پر فوقیت لے جائیں گے اور ضمناً یہود کے حالات کا ذکر کرکے اس قوم کو خاص طور پر مخاطب کیا۔ اس سورۃ کے نزول کے متعلق اور ایسا ہی اس سے اگلی چار سورتوں کے متعلق ابن مسعودؓ کی شہادت ہے کہ مکہ میں ابتدائی زمانہ بعثت میں نازل ہوئیں اور انہوں نے اس ابتدائی زمانہ میں ان کو سیکھا۔ ان پانچوں سورتوں کا بیشتر حصہ چھٹے سال بعثت سے پہلے کا ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوب کا لقب تھا بنی اسرائیل سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں کی نسل سے ہیں۔

بلحاظ تورات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو مرکز تھے (۱) بیت ایل اور عی کے درمیان (پیدائش ۱۲/۸) عی بستی آج بھی عرفات کے پاس موجود ہے گویا مکہ مراد ہے (۲) جیرون میں پیدائش ۱۳/۱۸) جیرون کنعان میں ہی پیدائش ۲۳/۲

اسریٰ سے سیر مکانی یعنی مکہ سے بیت المقدس یا مدینہ جانا مراد ہے اور سیر زمانی مکہ سے شرقی دمشق عند المنارۃ البیضاء مراد ہے۔ سیر مکانی و لا زمانی معراج ہے

عبد کا لفظ صرف رُوح پر بھی بولا جاتا ہے جیسے سورۃ فجر کے آخری آیات میں ہے فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

سورۃ الکہف سورۃ ۱۸ سپارہ نمبر ۱۵

اس سورۃ کا نام الکہف ہے اور اس میں بارہ رکوع اور ایک سو دس

آیات ہیں اور کہف کے معنی غار بھی ہیں اور جا پناہ بھی اور اس سورۃ کا نام کہف اسوجہ سے ہے کہ اس میں اصحاب الکہف کا ذکر ہے یعنی چند لوگوں کا جنہوں نے شرک سے بچنے کیلئے اور توحید کو پھیلانے کے لئے ایک غار میں پناہ لی تھی اور یہ لوگ عیسائی مذہب کے تھے اور عیسائی مذہب کی پرورش اس رنگ میں بھی کہف میں ہوئی کہ ایک عرصہ دراز تک اس کی حالت مظلومیت کی رہی اور آزادانہ اسکی تبلیغ ہوسکتی تھی اور اس رنگ میں بھی کہ اس میں جو اچھے لوگ ہوئے ہیں وہ زیادہ تر رہبانیت کی طرف جھکے رہے ہیں یعنی دنیا ومافیہا سے الگ رہ کر پہاڑوں اور غاروں میں خدائے تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اسلئے اس کا نام کہف اسی مذہب کی تاریخ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے اسکا نزول مکہ میں ابتدائی زمانہ میں ہوا یعنی غالباً پانچویں سال بعثت میں

نوٹ۔

سورہ کہف میں عیسائی پھر مجوسی پھر یہودی مخاطب ہیں۔ آنحضرت صلعم کے متعلق پیشگوئی تھی کہ "وہ غار میں نہ مریگا اسکی روٹی اُس تک پہنچائی جائیگی (یسعیاہ) اسلئے غار والوں کا واقعہ بیان کیا جسطرح ان غار والوں کو غار کے بعد فتح ہوئی یہاں بھی غار میں جانے کے بعد فتح کی علامتیں شروع ہونگی۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی پہلی اور پچھلی دس دس آیتیں جمعہ کے روز پڑھیگا دجال کے فتنے سے محفوظ رہیگا معلوم ہوا ان آیتوں میں دجال قوم کا ذکر ہے

چونکہ بیٹے والے عقیدے کی نفی کیگئی ہے اس سے ثابت ہوا کہ عیسائی قوم ہی دجال ہے جو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مانتے ہے۔

سورۃ مریم سورۃ ۱۹ سیپارہ نمبر ۱۶

اس سورۃ کا نام مریم ہے اور یہ نام خود نبی کریم صلعم سے مروی ہے اور اس میں چھ رکوع اور اٹھانوے ۹۸ آیات ہیں اور مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے اور چونکہ اس سورۃ میں حضرت عیسیٰ کا ذکر کرکے عیسائیت پر اتمام حجت کیا ہے اسلئے اس سورۃ کا نام حضرت عیسیٰ کی والدہ کے نام پر رکھا ہے اس سورۃ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اس میں تمام انبیاء کی بیگناہی یا عصمت پر زور دیا گیا ہے اور یوں حضرت عیسیٰ کا جو خاص امتیاز عیسائی قائم کرتے ہیں اسے باطل کیا گیا ہے اس کے ساتھ سورۃ کا نام مریم رکھکر یہ توجہ دلائی ہے کہ عیسائیوں کے عقیدے کے بموجب گناہ دنیا میں عورت کیوجہ سے آیا پس اگر وہ گناہ ورثہ میں ملتا ہے جسکی وجہ سے تمام انبیاء کو گناہگار قرار دیا جاتا ہے تو حضرت عیسیٰ بھی اس سے خالی نہیں۔ جو ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور خود اُن کی کتاب میں لکھا ہے "وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر پاک ٹھہرے (ایوب ۲۵-۴) پچھلی سورۃ میں عیسائیت کی تاریخ بیان کی تو یہاں اس کے عقاید کا ذکر کیا چونکہ اس سورۃ کا پانچویں سال بعثت میں نجاشی بادشاہ کے سامنے پڑھا جانا ثابت ہے اس لئے اسکا نزول مکہ میں پانچویں سال سے پہلے ہوا ہے۔

کھیعص کے متعلق ام ہانی رضؓ نے ان حروف کے معانی کی روایت کی ہے کہ
اس سے مراد اسمائے الٰہی کافی ہادی عالم صادق ہیں اس سورۃ میں یا کبطور حرف
ندا ہوگی" سورۃ بنی اسرائیل و کہف میں پیشگوئیاں تھیں مسلمانوں کی آئندہ ترقیات
کی تو مسلمانوں کی ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا بعید از
قیاس معلوم ہوتا تھا اس سورۃ میں دو واقعات بتا کر اس اعتراض کا ازالہ کر دیا۔
باقی نبیوں کا ذکر اس ضمن میں کیا کہ انکی کمزور حالتوں کے باوجود ان کو ترقی ہوتی
رہی کھیعص (۱) کریم ۔ ہادی ۔ حی ۔ علی وعظیم صادق یا ان حروف سے ان
نبیوں کے نام مراد ہیں جنکا ذکر اس سورۃ میں خاص طور سے ہے مثلاً ذکریا۔
ابراہیم ۔ یحییٰ ۔ عیسیٰ ۔ صدیق یعنی ادریس یا مراد کل ھذا بیتنا ونیا بیع علمنا
فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فقرہ ہے ۔

سورۃ طٰہٰ ۲۰ سورۃ سپارہ نمبر ۱۶

اس سورۃ کا نام طٰہٰ ہے اور اس میں آٹھ رکوع
اور ۱۳۵ آیات ہیں اسکا نام اسکے پہلے حروف
سے لیا گیا ہے جس سے یہ سورۃ شروع ہوتی ہے اور جن میں آنحضرت صلعم کو مرد
کامل کے نام سے خطاب کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ نور محمدی اپنے کمال کو پہنچکر رہیگا
گو ابتداء میں وہ ایک ہلال کی طرح نظر آئے اور اسی کمال کا ذکر ہی اس سورۃ میں
ہے پس اسکا نام اسکے مضمون کو ظاہر کرتا ہے یہ سورۃ بھی اس سے پہلی تینوں
سورتوں کیطرح جن کے مضمون کیساتھ اس کے مضمون کا گہرا تعلق ہے پانچویں سال

بعثت کے قریب قریب کی معلوم ہوتی ہے حضرت عمر کی ہدایت کا موجب یہی
سورۃ ہوئی تھی۔

طٰہٰ۔ بعض لغتوں میں یا رجل کی جگہ بولا جاتا ہے یعنی اے مرد اور اس کے
نکرہ رکھنے میں عظمت اور کمال کی طرف اشارہ ہے اور روح المعانی میں
باب الاشارہ میں ہے کہ طٰہٰ کے عدد چودہ ہیں اور یہ مرتبہ بدریہ کی طرف
اشارہ ہے یا یہ کہ نور محمدی جسکا انکار کیا جائیگا چودھویں کے چاند کیطرح اپنے
کمال کو پہونچے گا اور یہ عجیب بات ہے کہ وہ حق جو شروع میں ایک ہلال کیطرح
تھا ٹھیک اپنے چودھویں سال میں یوں کمال کو پہونچا۔ اسکی قبولیت کو استحکام
حاصل ہوا اور اسکے مخالفوں کی قوت و شوکت ٹوٹ گئی اور پھر چودھویں
صدی میں پھر ایک دفعہ یہ نور محمدی جسکے مٹانے کی کوشش کیگئی ہے از سر نو
بدر ہو کر چمکیگا۔ طٰہٰ سے مراد اے سردار۔ اے طیّب وہادی انسان۔ اس
سورۃ میں آنحضرت صلعم کے فضائل کا بیان ہے اور آپکی ترقی یا آپ کے
ذریعہ جو ترقی ملیگی اس کا تمثیلی بیان ہے۔

سورۃ الانبیاء سورۃ سپارہ نمبر ۱۷ ع ۲۱

اس سورۃ کا نام الانبیاء ہے اور
اس میں سات رکوع اور ۱۱۲ آیات

ہیں لفظ انبیاء اس سورۃ میں نہیں آتا مگر اسکا مضمون انبیاء علیہم السلام کے
متعلق ہی ہے ان پر اعتراضات انکا مقام بلند۔ انکے مخالفین کی ہلاکت انکے

دشمنوں کے ہاتھوں سے انکی نجات ان کا اور انکے متبعین کا وارث زمین ہونا
انہیں باتوں کا اس میں ذکر ہے بالخصوص اس میں عصمت انبیاء کا مضمون نہایت
صفائی سے بیان ہوا ہے کہ وہ اپنے قول اور فعل دونوں میں کامل طور پر اللہ تعالیٰ
کی رضا کی راہوں پر چلتے ہیں اس لحاظ سے اسکا نام الانبیاء ہے یہ سورۃ
جو اسی زمانہ کی ہے جس زمانہ کی اس سے پہلی چار سورتیں یعنی ابتدائے مکی
زمانہ میں اسکا نزول ہوا۔ اس سورۃ میں بعض انبیاء کے حالات کے ضمن
میں اس امر کو بتایا گیا ہے کہ مخالف فضول عذرات اور اعتراضوں میں وقت
ضائع کرتے ہیں جب ہمارا وقت آتا ہے تو آڑے وقت میں نبیوں کو بچا لیتے
ہیں اور مخالف تباہ ہو جاتے ہیں عنقریب وہ وقت آنیوالا ہے کہ ہم اس
نبی کو بچائیں گے۔

سورۃ الحج ع ۲۲ سورۃ سپارہ نمبر ۱۷

اس سورۃ کا نام الحج ہے اور اس میں دس رکوع اور ۷۸ آیات ہیں اور اسکا نام الحج
اس حکم سے لیا گیا ہے جو حج کے متعلق اس سورۃ میں دیا گیا ہے اور چونکہ کفار
نے مسلمانوں کو مکہ سے نکالکر نہ صرف حج سے روک دیا تھا بلکہ تلوار لیکر انھیں
نیست و نابود کرنے کیلئے نکل پڑے تھے اسلئے پچھلی سورۃ میں جب انبیاء کے
اپنے اعداء سے مخلصی کا ذکر کیا تو اس سورۃ میں یہ بتایا کہ آنحضرت صلعم کو اعداء
سے مخلصی کیلئے تلوار سے کام لینا پڑیگا یہ سورۃ مکی ہے اور مکہ کے آخری ایام

کی ہے ممکن ہے بعض آیات کا نزول بعد ہجرت ہوا ہو بعض نے مدنی کہا ہے۔
یہ سورۃ ہجرت کے بالکل قریب نازل ہوئی بعض حصہ اسکا کی اور بعض اسکا
مدنی اسوجہ سے اختلاف ہوا ہے کہ یہ مکی ہے یا مدنی ہے۔ اس میں مسلمانوں
کو آیندہ آزادانہ جنگ کی اجازت دیدی ہے۔ مکہ کے فضائیل بتاتے ہوئے
کفار کو ترغیب دلاتے ہوئے نادم بھی کیا گیا ہے۔

سورۃ المومنون سورۃ نمبر ۲۳ ع ۱۸

اس سورۃ کا نام المومنون ہے اور اس میں چھ رکوع اور ۱۱۸ آیات ہیں اسکا نام
المومنون پہلی ہی آیت میں آتا ہے جہاں یہ بتایا کہ مومنون کی کامیابی کا انحصار
کن باتوں پر ہے اور اسی لحاظ سے یعنی یہ بتانے کو کہ مومن اپنی کامیابی صرف دنیوی
ترقی کو نہ سمجھیں اس سورۃ کا نام یہ رکھا ہے۔ یہ سورۃ بالاتفاق مکی ہے اور مضمون
کے لحاظ سے مکہ کے آخری زمانہ میں رکھی جاسکتی ہے۔

سورۃ النور سورۃ سپارہ نمبر ۲۴ ع ۱۸

اس سورۃ کا نام النور ہے اور اس میں نو رکوع اور چونسٹھ آیات ہیں اس کے پانچویں
رکوع میں رسول اللہ صلعم کے ظہور کو ایک اعلیٰ درجہ کے مصفیٰ دائمی اور کل عالم پر
محیط نور سے تشبیہ دی ہے اور اسی لحاظ سے اس کا نام النور ہے اور یہاں بتایا
ہے کہ آپ کا نور کل عالم پر محیط ہو جائیگا اور آپ کے بعد آپکے جانشینوں کو
حکومت ملیگی یہ سورۃ بالاتفاق مدنی ہے اور حضرت عائشہ کے افک کا واقعہ

جسکا اس میں ذکر ہے پانچویں سال ہجرت کا ہے اسلئے اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بیشتر حصہ اس سورۃ کا پانچویں سال ہجرت کا ہے۔

سورۃ الفرقان ۲۵ سورۃ سپارہ نمبر ۱۸ و ۱۹

اس سورۃ کا نام الفرقان ہے اور اس میں چھ رکوع اور ۷۷ آیات ہیں الفرقان کے نزول کا ذکر اس سورۃ کی پہلی ہی آیت میں ہے اور اس سورۃ میں چونکہ یہ دکھایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کی تشریف آوری سے کیا کھلا کھلا فرق حق و باطل میں ہو گیا اسلئے اسکا نام الفرقان اسی مضمون کی طرف اشارہ کرنے کیلئے ہے پچھلی سورۃ میں رسول اللہ صلعم کو ایک اعلیٰ درجہ کے کامل نور سے تشبیہ دیگئی تھی جس کے متعلق یہ پیشگوئی کیگئی تھی کہ وہ نور مشرق و مغرب پر محیط ہو جائیگا اسلئے اس کے بعد اس سورۃ کو رکھا ہے جو بتاتی ہے کہ وہ کون سی باتیں ہیں جو قرآن کریم اپنے متبعین کے اندر پیدا کرتا ہے اور یوں ظاہر طور پر ایک فرقان یعنی حق و باطل میں فرق پیدا کر دیتا ہے اس کا نزول مکہ کے آخری ایام میں ہوا۔

سورۃ الشعراء ۲۶ سورۃ سپارہ نمبر ۱۹

اس سورۃ کا نام الشعراء ہے اور اس میں گیارہ رکوع اور ۲۲۷ آیات ہیں اور اس کا یہ نام اس کے آخری رکوع سے لیا گیا ہے جہاں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ قرآن اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی ہے جسطرح پہلے انبیاء

کو وحی ہوئی اسباب کی تردید کی ہے کہ یہ کہانت ہے یا شاعری ہے اور بتایا ہے کہ شعراء کی عام حالت کیسی ہوتی ہے اسی مناسبت سے اسکا نام الشعراء ہے اس سورۃ اور اس کے بعد کی دو سورتوں کا مضمون قریباً ملتا جلتا ہے تینوں میں زیادہ تر توجہ حضرت موسیٰ کے حالات کی طرف یا سلسلہ موسویہ کیطرف دلائی ہے اور گو یہ ذکر تینوں رسولوں میں یکساں نہیں مگر تینوں میں حضرت موسیٰ کے ذکر کا خاتمہ فرعون کے ہونے پر کیا ہے اور یہ حضرت موسیٰ کا فرقان تھا یوں سورۃ فرقان کے بعد فرقان موسیٰ کا ذکر ہے اور ان تینوں سورتوں میں سلسلہ اسرائیلی کے ذکر میں تاریخ اسلام کو دوہرایا ہے چنانچہ اس سورۃ میں فرعون کے مقابلہ اور اسکی ہلاکت کو بالتفصیل بیان کیا ہے سورۃ النمل میں اس شان و شوکت کا ذکر کیا ہے جو آخر کار سلسلہ اسرائیلی کو ملی۔ سورۃ القصص میں حضرت موسیٰ کے ہجرت کا ذکر ہے اور یہ تمام باتیں اسی طرح پر تاریخ اسلام میں دُھرائی گئیں۔ یہ تینوں سورتیں مکی ہیں اور غالباً مکہ کے درمیانی زمانہ کی طسم۔ یہ تینوں سورتوں کا ایک مجموعہ ہے یعنی سورۃ شعراء اور قصص جو طسم سے شروع ہوتی ہے اور نمل جو طس سے شروع ہوتی ہے ان تینوں سورتوں کے مضمون پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تینوں میں حضرت موسیٰ اور اُن کے سلسلہ کی طرف خصوصاً توجہ دلائی ہے جس سے نبی کریم صلعم کی صداقت پر روشنی پڑتی ہے یعنی صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ وحی جو طور سینا پر

موسیٰ پر نازل ہوئی قرآن کریم کیلئے بطور تمہید کے تھی۔ چنانچہ اس مضمون کو کھول کر اس مجموعہ کے آخری سورۃ القصص میں بیان کیا ہے۔ (طٰس مراد طور۔ س سے مراد سنیاء م سے مراد موسیٰ ہے گویا فرمایا کہ اگر اس کتاب کی صداقت معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس وحی پر غور کرو جو موسیٰ پر طور سنیا پر نازل ہوئی)

سورۃ النمل ۲۷ سورۃ سپارہ نمبر ۱۹ و ۲۰ ع ۷ تک

اس سورۃ کا نام النمل ہے اور اس میں سات رکوع اور ۹۳ آیات ہیں اور اسکا نام نمل اس واقعہ سے لیا گیا ہے جو حضرت سلیمان کے متعلق اس میں بیان ہوا ہے یعنی حضرت سلیمان کو اسقدر قوت اور رعب کا دیا جانا کہ قومیں انکی مخالفت کرنے کی بجائے اُن کے سامنے سر جھکانے لگیں۔ اور اس سورۃ کے اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ ایسی ہی شوکت نبی کریم صلعم کو بھی ملے گی۔ پچھلی سورۃ میں جو فرمایا تھا اور تنبیہاً بنی اسرائیل تو یہاں بنی اسرائیل کی شوکت وقوت کے زمانہ کا ذکر کر کے گویا اسکی تشریح کی ہے۔

سورۃ القصص ۲۸ سورۃ سپارہ نمبر ۲۰

اس سورۃ کا نام القصص ہے اس میں نو رکوع اور ۸۸ آیات ہیں اور اسکا نام القصص سورۃ کے تیسرے رکوع میں آتا ہے جہاں حضرت موسیٰ کے مصر سے ظالموں کے ہاتھ سے بھاگ کر مدین پہنچے اور وہاں اپنی سرگذشت سنانے کا ذکر ہے۔ سورۃ کا نام ہی القصص رکھکر اسی واقعہ کی طرف خصوصیت

سے توجہ دلائی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کی مماثلات میں اسی کا خاص ذکر اس
سورۃ میں مقصود ہے اور اس میں نبی کریم صلعم کی ہجرت مدینہ اور وہاں سے
دس سال قیام کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس سورۃ کا خاتمہ اس پیشگوئی پر
کیا ہے کہ گو نبی صلعم اب مکہ سے بھاگتے ہیں مگر آپ کا یہاں واپس لایا جانا
یقینی ہے گویا ہجرت ہی اس سورۃ کا خاص مضمون ہے اور اسلئے حضرت موسیٰ
کی ہجرت کی سرگزشت اسکا نام رکھا اور تو پچھلی سورۃ میں چونکہ آنحضرت کی شوکت
کا ذکر بطور پیشگوئی تھا یہاں یہ بتایا کہ آپ کی یہ شوکت ہجرت سے وابستہ ہے

سورۃ العنکبوت سورۃ ۲۹ سپارہ نمبر ۲۰ و ۲۱ ع ۴ تک

اس سورۃ کا نام العنکبوت ہے اور اس میں سات
رکوع اور ۶۹ آیات ہیں۔ اس سورۃ کے آیت (۴۱) میں مشرکانہ عقائد کو
اور مخالفین اسلام کی تدابیر کو مکڑی کے جال سے تشبیہ دیکر بتایا ہے کہ شرک
آخر کار دنیا سے مٹ جائیگا اور توحید پھیل جائیگی اور اسلام کے خلاف کوئی
تدبیر کارگر نہ ہوگی۔ اس سورۃ میں مسلمانوں کے تکالیف کا ذکر کر کے انھیں آخری
کامیابی کا یقین دلایا ہے اور اسی کی طرف اس نام میں اشارہ ہے۔ یہ سورۃ
اور اس کے بعد کی تین سورتیں جو الٓمٓ سے شروع ہوتی ہیں ان سب کا
مضمون قریباً ایک ہی ہے یعنی اسلام کی آخری کامیابی۔ پچھلی تین سورتوں
میں اصل مضمون حضرت موسیٰ کی آخری کامیابی پر تھا۔ یہاں اسکے مقابل

پر آنحضرت صلعم کی کامیابی کا ذکر کیا ہے اور پچھلی سورۃ القصص سے خصوصیت
سے اس سورۃ کا یہ تعلق ہے کہ وہاں اول حضرت موسیٰ کی ہجرت کا ذکر کیا
تھا اور آخری رکوع میں نبی کریم صلعم کی ہجرت کا۔ تو یہاں بتایا کہ ہجرت
کامیابی کیلئے ضروری ہے اور تکالیف میں پڑنا تزکیہ نفس اور حصول
کمال کیلئے ضروری ہے ان چاروں سورتوں کا زمانہ نزول ایک ہی معلوم
ہوتا ہے اور اگلی سورۃ کے ابتدائی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانچواں
یا چھٹا سال بعثت نبوی کا تھا پس اس سورۃ کا نزول بھی وہی ہے اور
اس میں مسلمانوں کے تکالیف کا خاص ذکر بھی یہی بتاتا ہے اور ہجرت کی
ضرورت میں اشارہ ہجرت حبشہ کی طرف معلوم ہوتا ہے

سورۃ الروم سورۃ ۳۰ سپارہ نمبر ۲۱

اس سورۃ کا نام الروم ہے اور اس میں چھ رکوع اور ساٹھ آیات ہیں یہ
سورۃ شروع اس مضمون سے ہوتی ہے کہ روم والے جو اس وقت عیسائی
تھے ایرانیوں کے ہاتھ سے مغلوب ہو گئے ہیں لیکن نو سال کے اندر اندر
وہ ایران پر غالب آجائینگے مگر صرف اس خبر کا دینا مقصود نہیں بلکہ اصل بات
جو بتائی ہے وہ یہ ہے کہ جو وقت رومیوں کے ایرانیوں پر غلبہ کا ہے وہی
وقت مسلمانوں کے اپنے دشمنوں پر غلبہ کا ہے اور دونوں کو اکٹھا کرنے
کی وجہ یہ ہے کہ پیشگوئی کے وقت یہ دونوں قومیں مغلوب تھیں اور مغلوب

بھی ایسی کہ انکے اُٹھنے اور ایک طاقتور دشمن پر غالب آنے کا خفیف سے خفیف
قرینہ بھی نہ تھا اس تعلق کی وجہ سے اس سورۃ کا نام جس میں غلبہ اسلام کے
صریح پیشگوئی ایک معین وقت کے اندر پورا ہونیوالی کی ہے الروم رکھا گیا۔
الروم۔ سلطنت روما کے لوگ اپنے آپ کو رومی کہتے تھے اور یہ عیسائی
تھے۔ سلطنت روما کی یہ مغلوبیت جس کا یہاں ذکر ہے ایرانیوں کے ہاتھ سے
وقوع میں آئی ان دونوں سلطنتوں کا مقابلہ مدت سے چلا آتا تھا آخر سنہ ۶۰۲ء
میں وہ عظیم الشان جنگ شروع ہوئی جو خسرو ثانی شاہ ایران نے رومیوں کے
ساتھ شروع کی۔ اُسکی افواج نے سیریا اور ایشیائے کوچک کو لوٹا اور سنہ ۶۰۸ء
میں کیلیڈون پر بڑھیں سنہ ۶۱۳ء و سنہ ۶۱۴ء میں جرنیل شاہ براز نے دمشق
و یروشلم کو فتح کیا اور مقدس صلیب کو لے گیا۔ جلد ہی بعد مصر بھی فتح ہو گیا۔ رومی کوئی
مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ ایک طرف اندرونی جھگڑوں سے اور دوسری طرف
سلانیوں کے دباؤ سے وہ بہت ہی کمزور ہو رہے تھے (انسائیکلوپیڈیا برٹینکا)

سُورۃ لقمان
سورۃ ۳۱ سیپارہ نمبر ۲۱

اس سورۃ کا نام لقمان ہے اور اس میں
چار رکوع اور چونتیس آیات ہیں اس
سورۃ کے دوسرے رکوع میں حضرت لقمان کا ذکر ہے جو حبش کے رہنے والے
تھے اور بتانا یہ مقصود ہے کہ اعلیٰ درجہ کے اخلاقی تعلیم جس سے قوموں کو فلاح
ملتی ہے کسی ایک قوم سے خاص نہیں بلکہ ہر ملک اور ہر قوم میں وہ تعلیم اللہ تعالیٰ

نے اپنی خاص وحی سے پہنچائی اور یہاں بتایا ہے کہ فلاح کی بنیاد اخلاق فاضلہ پر ہے
لقمان - بظاہر یہ عجمی نام ہے گو اہل لغت نے اسکا اشتقاق لقم سے صحیح تسلیم
کیا ہے اور گو بعض لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ لقمان کون تھے مگر
ترجیح اس قول کو ہے جو مجاہد ابن عباس وغیرہ ہم سے مروی ہے کہ یہ حبشی تھے
اور توبیہ یا مصر کے رہنے والے تھے پھر اسبارہ میں اختلاف ہوا ہے کہ وہ نبی
تھے کہ نہیں یا صرف علم و حکمت عطا ہوا تھا بعض کے نزدیک یہ قول صحیح نہیں کہ وہ
نبی نہ تھے کیونکہ قرآن کریم کے بیان کی غرض یہی ہے کہ وحی الٰہی ہی اصل سرچشمہ
اس علم و حکمت کا ہے جو اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں اور بالخصوص شرک کے
خلاف زور دینے والی ایک ہی قوم ہوئی ہے یعنی انبیاء علیہ السلام
اور اللہ تعالےٰ کا اس طرح احکام دینا انبیاء سے ہی خاص ہے اور
یہاں یہ بتایا ہے کہ شکر گزاری سے انسان خود فائدہ اُٹھاتا ہے اور ناشکری
سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا اسے ضرورت نہیں کہ کوئی اسکا شکر گزار ہو۔

سورۃ السجدہ سورۃ ۳۲ سپارہ نمبر ۲۱

اس سورۃ کا نام السجدہ ہے اور اس میں تین رکوع اور تیس ۳۰ آیات ہیں۔

اس نام میں اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی فلاح اور کامیابی قرآن کریم
کے کامل فرمانبرداری سے وابستہ ہے اور یہی سورۃ کا مضمون ہے یہ الم کی کی
مجموعہ کی آخری سورت ہے اور اس میں اسلام کے غلبہ اور استحکام کے ذکر کے

ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ ایک وقت اسکی ترقی میں رکاوٹ کا بھی ہوگا مگر وہ ایک محدود زمانہ ہے اس میں گویا اس کی آخری کامیابی کی بشارت بھی ہے اور یہ بھی کی سورۃ اور اُسی زمانہ کی ہے جس زمانہ کی اس مجموعہ کی باقی سورتیں ہیں

سورۃ الاحزاب سورۃ سپارہ نمبر ۲۱ ۲۲ ع ۳۳ تک

اس سورۃ کا نام الاحزاب ہے اور اس میں نو رکوع اور ۷۳ آیات ہیں

اسکا نام الاحزاب اعدائے اسلام کی اس عظیم الشان جمعیت سے لیا گیا ہے جس میں بہت سی عرب کی قومیں شامل ہوئیں اور ایک جرار لشکر مسلمانوں کو کچلنے کے لئے تیار کیا گیا۔ مسلمان مدینہ میں محصور ہو گئے مگر ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھی جنبش نہ آئی اور الہیٰ نصرت سے یہ لشکر خود ہی بھاگ اُٹھا۔ اس سورۃ کا اصل مضمون یہ ہے کہ نبی کریم صلعم ایک کامل نمونہ ہیں اور مسلمانوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اور جنگ احزاب کا ذکر جس پر اس سورۃ کا نام ہے اس غرض سے لایا گیا ہے کہ کوئی طاقت اس حق کو مٹا نہیں سکتی۔ مجموعہ الم کے چار سورتیں جو پیچھے گذری ہیں ان میں اسلام کی کامیابی کی پیشگوئیاں تھیں اس سورۃ میں ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دکھایا ہے کہ کس طرح کفار اپنا پورا زور خرچ کر کے ناکام رہے اس سورۃ کا نزول جنگ احزاب کے زمانہ سے شروع ہوتا ہے اسلئے پانچویں سال ہجرت میں اسکی ابتدا ہے اور ساتویں سال تک کے واقعات کی طرف اس میں اشارہ موجود ہے بلکہ واقعہ ایلاء اور تخییر جو نویں سال ہجرت کا ہے وہ

بھی اس میں مذکور ہے اسلئے اس کا نزول پانچویں سال سے لیکر نویں سال تک ہے

سورۃ السبا سورۃ ۳۴ سپارہ نمبر ۲۲	اس سورۃ کا نام السبا ہے اور اس میں چھ رکوع اور ۵۴ آیات ہیں۔ سبا کی قوم

ملک یمن میں رہتی تھی اور انکی تباہی کا واقعہ آنحضرت صلعم کے زمانہ سے قریب ترین تھا یعنی پہلی یا دوسری صدی عیسوی کا واقعہ ہے اور اُن کے متعلق یہاں تبلایا ہے کہ ہم نے اُن کو بڑی بڑی نعمتیں دیں مگر انہوں نے ناشکری کی اسلئے ان پر تباہی آئی۔ اسی کے طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ نعمتوں کے بعد ناشکری پر اللہ تعالیٰ اظہار ناپسندیدگی فرمایا کرتا ہے۔ جب پچھلی سورتوں میں اسلام کے غلبہ کی پیشگوئیاں کیں اور آخر سورۃ احزاب میں دکھا بھی دیا کہ اسلام کو کفر کی کوئی طاقت تباہ نہیں کر سکی تو اب ایک ایسی سورۃ اسکے بعد رکھی ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ یہ انعام جو مسلمانوں پر ہو محض ان کے اعمال کے لحاظ سے ہوا اگر نعمت کے ملنے پر انہوں نے ناشکری کی تو ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو ان سے پہلے قوموں کا ہوا یہ سورۃ بالاجماع کی ہے اسکے زمانہ نزول کی تعین مشکل ہے لیکن نفس مضمون کے لحاظ سے درمیانی کی زمانہ میں رکھی جا سکتی ہے۔

ابتدائی رکوع میں جسمانی اور روحانی قوانین کی طرف توجہ دلائی ہے زمین میں داخل ہونے والی چیز پانی ہے اور اس سے نکلنے والی سبزی اور روئیدگی ہے یہ تو جسمانی قانون ہے اور اسکے مقابل پر روحانی قانون یہ ہے کہ

آسمان سے وحی اترتی ہے جو پانی کے مشابہ ہے اور اس میں چڑھنے والی چیز
عمل ہے اور الٰہی نتائج اعمال کے حق ہونیکی طرف اس رکوع میں توجہ دلائی ہے

سورۃ فاطر سورۃ ۳۵ سپارہ نمبر ۲۲

اس سورۃ کا نام فاطر ہے اور ملائکہ بھی اس
کا نام ہے اور اس میں ۵ رکوع اور
پینتالیس ۴۵ آیات ہیں اور اسکے نام فاطر میں جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے یہ اشارہ ہے
کہ وہ خدا جس نے فطرت انسانی کو بنا کر خدا سے ملنے کی تڑپ اس میں رکھی ہے اسے
اس تڑپ کے پورا کرنیکا سامان بھی دیا ہے اسلئے اس کا مضمون بھی اللہ تعالیٰ کی
ربوبیت روحانی ہی ہے پچھلی سورت میں مسلمانوں پر اپنے انعامات کا ذکر دوسرے
لوگوں کے ذکر میں کیا تھا۔ یہاں بتایا کہ وہ خدا جو جسمانی طور پر لوگوں کی ربوبیت
فرماتا ہے وہ روحانی طور پر بھی فرماتا ہے اور تمام امتوں میں رسول بھیجنے کے بعد
اب اس نے اپنی روحانی نعمت کتاب اللہ کا وارث امت محمدیہ کو بنایا ہے۔ یہ
سورۃ مکی ہے اور زمانہ نزول وہی معلوم ہوتا ہے جو پچھلی سورۃ کا ہے۔

سورۃ یٰسین سورۃ ۳۶ سپارہ نمبر ۲۲ و ۲۳ ع ۴ تک

اس سورۃ کا نام یٰسین ہے اور
اس میں پانچ رکوع اور ۸۳
آیات ہیں اسکا نام یٰسین پہلی آیت سے لیا گیا ہے اور یہ خطاب "اے انسان"
آنحضرت صلعم کو ہے جس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ انسانیت کو آپ نے کمال تک
پہنچایا اور اسلئے آپ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان کمال کو حاصل کرسکتا

ہے یہی اس سورۃ کا اصل مضمون ہے اس سورۃ کو خود زبان مبارک نبوی سے قلب قرآن کا خطاب ملا ہے اور اسکا قلب قرآن ہونا اسی لحاظ سے ہے کہ قرآن کریم کی اصل غرض انسان کو کمال پر پہنچانا ہے اور اسی کا بالخصوص ذکر اس سورۃ میں ہے اور بلحاظ ترتیب ظاہری بھی اسکا مقام قلب کا ہی ہے۔

پچھلی سورۃ میں انسانوں کی ربوبیت روحانی کا ذکر تھا اور بتایا تھا کہ اس نے تمام قوموں کی ربوبیت روحانی بذریعہ رسل کے کی تو اب یہاں یہ بتایا ہے کہ اب انسان کامل محمد رسول اللہ وسلم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے تمام انسانوں کی ربوبیت روحانی ہوگی ....

....

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ چھ سورتوں کا ایک مجموعہ ہے یعنی السبا فاطر[۲] یٰسین[۳] الصّٰفّٰت[۴] ص[۵] الزمر[۶] چنانچہ سورۃ السبا الحمد للہ رب العالمین سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ الزمر الحمد للہ رب العالمین پر ختم ہوتی ہے ان کا مضمون بھی قریباً ایک ہی چلتا ہے اور زمانہ نزول بھی ایک ہی معلوم ہوتا ہے اور یہ سورۃ درمیانی مکی زمانہ کی ہے۔

یٰسین۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے اسکے معنی "اے انسان" مروی ہے اور ہو سکتا ہے کہ س مقطعات کے طور پر انسان میں سے لیا گیا ہو اور انسان کا لفظ نکرہ لانے سے آپ کے کمال انسانیت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے

سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷ سورۃ سپارہ نمبر ۲۳

اس سورۃ کا نام الصّٰفّٰت ہے اور اس میں پانچ رکوع اور ۱۸۲ آیات ہیں اور

اسکا نام اسکی پہلی آیت سے لیا گیا ہے جہاں خدا کے حضور صف باندھکر کھڑے ہونیوالوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید پر بطور نشان یا دلیل پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ لوگ جو اللہ کے حضور صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے اور ذکر الٰہی کرتے ہیں یہ آخر کار غالب ہونگے اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں برباد نہ کر سکیگی۔ جب پچھلی سورت میں انسان کامل محمد رسول اللہ صلعم کے پیغام کا ذکر کیا تو اس میں آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے ذریعہ سے توحید کے آخری غلبہ کا ذکر کیا۔ یہ سورۃ بالاتفاق مکی ہے اور اس مجموعہ کی باقی سورتوں سے بلحاظ نزول کسی قدر پہلے کی معلوم ہوتی ہے۔

سورۃ صٓ ۳۸ سورۃ سپارہ نمبر ۲۳

اس سورۃ کا نام صٓ ہے اور اس میں پانچ رکوع اور ۸۸ آیات ہیں اور صٓ بجائے صدق

اللہ کے ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچ ہے اور وہ وعدہ حق کی کامیابی کا ہے اور اس میں اشارہ ان تکلیفوں اور مصیبتوں کی طرف ہے جو راستبازوں کو پہنچتی ہے اور بتانا یہ مقصود ہے کہ کتنے بھی دکھ انہیں پہنچیں مگر وہ مایوس نہیں ہو سکتے اسلئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی سچائی پر یقین کامل ہوتا ہے۔ پچھلی سورۃ میں توحید کے آخری غلبہ کا ذکر تھا تو یہاں بتایا کہ بڑے بڑے

مصائب کے بعد اور بڑا صدق دکھانے کے بعد۔ یہ غلبہ ملیگا اسکے نزول کا زمانہ وہی معلوم ہوتا ہے جو پچھلی سورۃ کے نزول کا ہے۔

سورۃ الزمر ۳۹ سورۃ سپارہ نمبر ۲۳ و ۲۴ ع ۱ سے ع ۵ تک

اس سورۃ کا نام الزمر ہے اور اس میں اٹھ رکوع اور ۷۵ آیات ہیں سورۃ کا نام دو گروہوں یعنی مومنوں اور کافروں کے گروہوں سے لیا گیا ہے جنکا ذکر اس سورۃ میں ہے پچھلی سورتوں میں مومنوں کو بتایا تھا کہ کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ مصائب کو برداشت کریں اور ان میں صدق دکھائیں اب یہاں ان دو گروہوں کا مفصل ذکر کیا ہے یعنی وہ ایک گروہ جو حق کو پھیلانے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے اور دوسرا وہ جو حق کو قبول نہیں کرتا بلکہ اس کی مخالفت میں کھڑا ہوجاتا ہے زمانہ نزول وہی ہے جو اس مجموعہ کی باقی سورتوں کا۔

سورۃ المومن ۴۰ سورۃ سپارہ نمبر ۲۴

اس سورۃ کا نام المومن ہے اور اس میں نو رکوع اور بچاسی آیتیں ہیں سورۃ کا نام اس رجل مومن کے ذکر سے لیا گیا ہے جو فرعون کے سامنے حمایت حق کیلئے کھڑا ہوگیا اور اس سورۃ کا اصل مضمون بھی یہی ہے کہ رسول تو رسول مومنوں کو بھی جب وہ حمایت حق میں کھڑے ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں نصرت دیتا ہے اور مخالفت حق کتنی بھی زبردست ہو یہ اللہ تعالیٰ کا قانون مستمرہ ہے کہ اسکا انجام ناکامی ہوتی ہے۔ اس سورۃ سے لیکر چھیالیسویں سورۃ ۴۶

تک یعنی سات سورتوں کا ایک مجموعہ ہے جو حٰمٓ سے شروع ہوتا ہے اور اسلئے یہ آل حٰمٓ کہلاتی ہے ان ساتوں سورتوں کا مضمون باہم ملتا جلتا ہے اور جس طرح پچھلے مجموعہ سور کا مضمون حق کی کامیابی ہے اس مجموعہ کا مضمون بھی یہی ہے ہاں یہاں زیادہ زور اعداء کی ناکامی پر دیا ہے۔ ان میں انبیاء کی تاریخ کا بہت کم ذکر ہے اور جیسا کہ حٰمٓ میں اشارہ ہے ان سب سورتوں میں یہ بتایا کہ دشمن باوجود اپنی طاقت اور دولت اور دنیوی سامانوں کے غالب نہیں آسکتے اور اہل حق کی نصرت یقینی ہے زمانہ نزول ان کا مکی زمانہ کا درمیانی حصہ معلوم ہوتا ہے۔

حٰمٓ بعض کے نزدیک اسکے معنی ہے قضی ماھو کائن یعنی جو کچھ ہونیوالا تھا اس کا فیصلہ ہو چکا اور ابن عباسؓ سے تفسیر میں تین قول آئے ہیں ایک یہ کہ اللہ کا اسم اعظم ہے دوسرا یہ کہ یہ قسم ہے تیسرا یہ کہ الرحمان کے حروف ہیں اور یہ سات سورتیں جن کی ابتداء میں حٰمٓ آتا ہے آل حٰمٓ یا ذوات حٰمٓ کہلاتے ہیں اور ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ آل حٰمٓ قرآن کا دیباچہ ہیں۔

سورۃ حٰمٓ السجدہ سورۃ ۴۱ سیپارہ نمبر ۲۴

اس سورۃ کا نام فصلت ہے اور حٰمٓ یا حٰمٓ السجدہ بھی اسے کہا جاتا ہے اور اس میں چھ رکوع اور ۵۴ آیتیں ہیں اس کی ابتداء ہی میں آتا ہے "کتاب فصلت آیاتہ" جہاں سے اس کا نام لیا گیا ہے یعنی اسکی آیات کو بار بار واضح

کر کے بیان کیا گیا ہے اصل غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یوں ہی انسان پر گرفت نہیں کرتا جب تک کہ اس کی بھلائی اور اسکی برائی کی راہیں کھول کھول کر اسے نہیں بتا دیتا۔ پچھلی سورۃ میں مومنوں کی نصرت کا ذکر تھا اس میں بھی مخالفت حق کی ناکامی کو کھول کر بیان کیا اور آخر پر بتایا کہ اسلام کا غلبہ نہ صرف ملک عرب میں بلکہ اطراف واکناف عالم میں یقینی ہے

سورۃ الشوریٰ سورۃ ۴۲ سپارہ نمبر ۲۵

اس سورۃ کا نام الشوریٰ ہے اس میں پانچ رکوع اور ۵۳ آیات ہیں۔ اس سورۃ کا نام اس عظیم الشان حکم سے لیا گیا ہے جسے مسلمانوں کو حکومت اور کل قومی کاموں کی بنیاد قرار دیا گیا ہے یعنی باہمی مشورہ سے امور کو طے کرنا یہ سورۃ بالاتفاق مکی ہے اور اس زمانہ کی ہے جب مسلمانوں کی نہ کوئی قوم بنی تھی نہ کوئی کام طے ہونیوالے تھے اور حکومت کا تو وہم و گمان بھی نہ تھا اسوقت مسلمانوں کو مشورہ کا حکم دینا اور نماز اور انفاق فی سبیل اللہ کے ساتھ اسے مسلمانوں کی عظیم الشان ضرورت قرار دینا بتاتا ہے کہ کسقدر اہمیت اللہ تعالیٰ نے اس اصول کو دی ہے پچھلی سورۃ میں اسلام کے اطراف واکناف میں غلبہ کی پیشگوئی کی تو یہاں بتایا کہ اسلام کا وہ پیغام کل عالم کیلئے ہے اور اسلام سب اختلافات مذہبی کا فیصلہ کرتا اور اصول اتحاد اقوام کی صحیح بنیاد رکھتا ہے۔

سورۃ الزخرف سورۃ ۴۳ سپارہ نمبر ۲۵

اس سورۃ کا نام الزخرف ہے

اس میں سات رکوع اور ۸۹ آیات ہیں زحزف کے معنی "سونا" کے ہیں اور اس سورۃ میں بتایا ہے کہ لوگ عموماً دنیوی آرائش کے ظاہری سامانوں پر فریفتہ رہتے ہیں حالانکہ یہ چیزیں یعنی چاندی۔ سونا وغیرہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں رکھتیں اور وہ محض اپنے رحم بے پایاں سے رسول کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کے اخلاق فاضلہ کے لباس سے زینت دے جب پچھلی سورۃ میں یہ بتایا کہ پیغام اسلام کل عالم کیلئے ہے تو یہاں بتایا کہ مذہب لوگوں کے اخلاق کی درستگی کیلئے آتا ہے۔ دنیوی سامان سے متمتع کرنا اسکی کوئی غرض نہیں عیسائی اقوام کو اپنی دنیاوی زیب وزینت پر بہت فخر ہے حالانکہ مذہب کی غرض اخلاق زیب وزینت کا جامہ پہنانا ہے انہی کی طرف "زحزف" کے ذکر میں خاص اشارہ ہے اور آخری دو رکوع میں حضرت عیسیٰ کا ذکر اور عقیدہ ابنیت کی تردید ہے

سورۃ الدخان سورۃ ۴۴ سپارہ نمبر ۲۵

اس سورۃ کا نام الدخان ہے اور اس میں ۳ رکوع اور انسٹھ ۵۹ آیات ہیں دُخان کے عام معنی دھواں ہیں مگر اس کے معنی قحط اور خشک سالی بھی آئے ہیں اور اس لفظ میں اس سورۃ کے مضمون کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس میں ذکر نبی کریم صلعم کے مخالفین کی سزا کا ہے اور انہیں بتایا ہے کہ پہلے ان پر خشک سال کے رنگ میں چھوٹا عذاب بھیجا جائیگا اور آخر انکی طاقت بالکل

توڑدی جائیگی پچھلی سورۃ میں یہ ذکر تھا کہ دنیا کی زیب وزینت ظاہری کو لوگ زندگی کی اصل غرض سمجھکر مقصد زندگی سے دور جا پڑتے ہیں اسلئے اب بتایا کہ یہ ظاہری آسائش کے سامان بھی بعض وقت تھوڑی دیر کے لئے بطور تنبیہ لئے جاتے ہیں مگر جو لوگ پھر بھی سبق نہ لیں ان پر آخر سخت گرفت ہوتی

سورۃ الجاثیہ ۴۵ سورۃ سپارہ نمبر ۲۵

اس سورۃ کا نام الجاثیہ ہے اور اس میں چار رکوع اور ۳۷ آیات ہیں اس میں وحی الٰہی کی حقانیت اور جزاو سزا کے حق ہونیکی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اُنکی صداقت کے انکار پر سزا کا ذکر ہے اور اسی لحاظ سے اس کا یہ نام بھی ہے جسکے معنی ہیں گھٹنوں کے بل بیٹھنے والی (جماعت (یعنی جزاو سزا کے خوف یا اہوال قیامت کیوجہ سے بڑی بڑی جماعتیں خدا کے حضور عاجز ہوں گی۔

سورۃ الاحقاف ۴۶ سورۃ سپارہ نمبر ۲۶

اس سورۃ کا نام الاحقاف ہے اور اس میں چار رکوع اور پینتیس ۳۵ آیات ہیں۔ الاحقاف کے معنی ریت کے ٹیلے یا تودے کے ہیں اور غرض اس سورۃ کی انجام مخالفت کی طرف توجہ دلانا ہے جس کیلئے تیسرے رکوع میں قوم عاد کی مثال بیان کی ہے جو بڑی زبردست قوم تھی اور یوں بتایا ہے کہ دنیا میں کوئی قوم اپنی طاقت پر بھروسہ کر کے حق سے روگردانی نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کی زبردست طاقت کے سامنے سب طاقتیں ہیچ ہوجاتی ہیں۔

سورۃ محمد ﷺ ۴۷ سورۃ سپارہ نمبر ۲۶

اس سورۃ کا نام محمدؐ ہے اور دوسرا نام قتال بھی ہے اور اس میں چار رکوع اور اڑتیس ۳۸ آیات ہیں آنحضرت صلعم کا اسم مبارک محمدؐ اس سورۃ کی دوسری آیات میں آتا ہے جہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو محمد صلعم پر ایمان لاتے ہیں اور اس نام میں ہی یہ اشارہ ہے کہ آپ کے نام لیوا دنیا میں ذلیل و خوار نہیں رہ سکتے اور اسی مضمون کو صراحت سے اس سورۃ میں بیان کیا ہے اس لئے محمدؐ کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ گویا اس سورۃ کا یہ نام رکھکر اور دوسری طرف دونوں فریق کا جو آپ پر ایمان لائے تھے اور جو آپکی مخالفت کرتے تھے ذکر کر کے یہ سمجھایا ہے کہ آپ اور آپکے ساتھی کس مپرسی کی حالت میں نہیں رہ سکتے بلکہ ضرور ہے کہ آپ کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔

حٰم کی ساری سورتیں عام طور پر حق و باطل کے مقابلہ کا ذکر کرتی ہیں اسلئے ان کے بعد اسی سورۃ کو لایا گیا ہے جس میں یہ وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ اس وحی پر ایمان لانے والے کسطرح کامیاب ہونگے اور ان کے مخالفین جو اہل باطل ہیں کس ذریعہ سے ہلاک ہونگے اور وہ وحی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے اس کے حامل کا جلال آخر دنیا میں کسطرح ظاہر ہوگا یہ سورۃ مدنی ہے اور جیسا کہ اسکے مضمون سے ظاہر ہے ابتدائی مدنی زمانہ کی ہے ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ سورۃ بقر کا کچھ حصہ اسکے نزول سے پیشتر نازل ہو چکا تھا بالخصوص وہ حصہ جس میں جنگ کی اجازت دیگئی ہے لیکن جنگ بدر سے پہلے کی یہ سورۃ معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں کوئی ذکر اس جنگ کا نہیں بلکہ مسلمانوں کے غلبہ کا ذکر محض بطور پیشگوئی ہے۔

سورۃ الفتح ۴۸ سورۃ سپارہ نمبر ۲۶

اس سورۃ کا نام الفتح ہے اور اس میں چار رکوع اور انتیس آیات ہیں اس سورۃ کا نام اس عظیم الشان فتح پر ہے جو اسلام کو صلح حدیبیہ میں حاصل ہوئی اور اس کا فتح مبین ہونا بعد میں واقعات نے ثابت کردیا یعنی اس صلح کے ساتھ آمدورفت کے رلستے کھل گئے اور مسلمانوں اور کفار کا باہم میل میلاپ ہوگیا اور اسلام کی خوبیاں دلوں میں گھر کرنے لگیں اور کثرت کے ساتھ لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے مگر فتح سے مراد صرف اسی قدر نہ تھی بلکہ کچھ ظاہری فتوحات کا پیشگوئی کے رنگ میں ذکر کر کے آخر پر اصلی فتح کی صاف خوشخبری سُنادی کہ دین اسلام تمام مذاہب عالم پر غالب آکر رہیگا پچھلی سورۃ کا نام محمدؐ تھا اور اسکا نام الفتح ہے گویا بتایا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کا ظہور دنیا میں چاہتا تھا کہ فتح بھی اسکے ساتھ ہو اور اس کا نزول حدیبیہ سے واپسی بحالت سفر میں مکہ سے قریب ہی ہوا اور یہ ذی قعدہ ۶ھ کے آخری دن تھے مگر چونکہ ہجرت کے بعد جو کچھ نازل ہوا وہ مدنی کہلائیگا اس لحاظ کہ یہ سورۃ مدنی

سورۃ الحجرات سورۃ ۴۹ سپارہ نمبر ۲۶

اس سورۃ کا نام الحجرات ہے اور اس میں دو رکوع اور اٹھارہ آیات ہیں اس سورۃ کا اصل مضمون نظام اسلامی کو قایم کرنا اور باہمی محبت وودادکا پیدا کرنا ہے اور نظام جماعت کیلئے جماعت کے پیشرو یعنی خود رسول خدا صلعم کی محبت وادب کی تعلیم ضروری تھی تو اس مناسبت سے اسکا نام الحجرات رکھا ہے جس میں اشارہ یہ ہے کہ جب آپ تنہائی میں ہوں تو باہر سے آنے والے لوگ آپکے اوقات میں مخل نہوں۔

اس سورۃ کا تعلق پچھلی سورۃ سے ظاہر ہے یہ گویا اسکے آخری حصہ رحماء بینہم کی تفسیر ہے اور یوں بھی جب فتح کا ذکر کیا اور اس میں یہ اشارہ کیا کہ لوگ اسلام میں داخل ہونگے تو ان نئے داخل ہونیوالوں کیلئے آداب کا ذکر بھی ضروری تھا اور وہ یہاں کیا سورت کا نزول ۹ھ کا ہے اور یہ مدنی ہے

سورۃ ق سورۃ ۵۰ سپارہ نمبر ۲۶

اس سورۃ کا نام قؔ ہے اور اس میں تین رکوع اور پینتالیس ۴۵ آیات ہیں۔ ق مقطعات قرآنی میں سے ہے اور مراد اس سے اللہ تعالیٰ کا اسم قادر یا قدیر ہے اور اس سورۃ میں یہی دکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ سے ایک انقلاب عظیم پیدا کردیگا اور اسکے ساتھ ہی قیامت کا ذکر بھی ہے اور دونوں باتوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی طرف ہی توجہ دلائی ہے اور ترتیب کے

لحاظ سے پچھلی سورتوں سے تعلق ظاہر ہے اسلئے کہ سورۃ الفتح میں دین اسلام کے کل دینوں پر غلبہ کا ذکر تھا اور سورۃ الحجرات اسی کے ایک حصہ کی تفسیر تھی پس اس سورۃ کو ساتھ رکھ کر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس غلبہ کے لانے پر قادر ہے اور کہ یہ غلبہ بذریعہ قرآن کریم ہوگا اسلئے قرآن کی صفت مجید کا سب سے پہلے یہاں ذکر کیا ہے اور یہ سورۃ مکی ہے اور اسکا نزول ابتدائی مکی زمانہ سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

سورۃ الذاریات ۵۱ سورۃ سپارہ نمبر ۲۶

اس سورۃ کا نام الذاریات ہے اور اس میں ۳ رکوع اور ساٹھ آیات ہیں۔ ذاریات وہ ہوائیں جو اڑا کر پھیلانیکا کام کرتی ہیں یعنی بیج کو ایک جگہ سے اُڑا کر دوسری جگہ پہنچاتی ہیں اور یہاں حق کے پھیلانے والی جماعتوں کے ساتھ انھیں مشابہت دی ہے اور بتایا ہے کہ پہلی حالت حق کی بھی ایسی ہی ہوتی ہے مگر آخر وہ بڑھتا اور پھیلتا ہے اور کوئی مخالفت اُسے روک نہیں سکتی پچھلی سورۃ میں یہ ذکر تھا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ حق کو غالب کرے تو یہاں بتایا کہ وہ غلبہ تدریجی ہوتا ہے اور یہ بیج پھیلتا جائیگا یہاں تک کہ آخر بار آور ہو کر تمام دنیا میں پہونچے گا۔ سورۃ مکی ہے اور اس کا نزول ابتدائی مکی زمانہ کا ہی معلوم ہوتا ہے۔

سورۃ الطور ۵۲ سورۃ سپارہ نمبر ۲۷

اس سورۃ کا نام الطور ہے اور

اس میں دو رکوع اور اُنچاس ۴۹ آیات ہیں لفظ طور میں اشارہ حضرت موسیٰ کی وحی کی طرف ہے جسکا نزول طور پر ہوا اور مقصود اس نام میں یہ ہے جیساکہ سورۃ کی ابتدائی آیات میں وضاحت کردی ہے کہ جسطرح اس وحی کی مخالفت کرنے والوں کا انجام ہلاکت ہوا اسی طرح آنحضرت صلعم کی وحی کی مخالفت کرنیوالوں کا انجام ہلاکت ہوگا اور یہی مضمون اس سورۃ کا ہے۔ پچھلی سورۃ میں حق کی تدریجی ترقی کا ذکر تھا تو یہاں مخالفت کرنیوالوں کی سزا کا ذکر کیا اسکا نزول بھی ابتدائی زمانہ سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

سورۃ النجم سورۃ ۵۳ سپارہ نمبر ۲۷

اس سورۃ کا نام النجم ہے اور اس میں تین رکوع اور باسٹھ ۶۲ آیات ہیں اور النجم سے مراد قران کریم کا ہر حصہ ہے جو نازل ہوتا ہے اور اس میں آنحضرت صلعم کے مقامات عالیہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور پچھلی سورۃ میں اگر حضرت موسیٰ کے وحی کی طرف جو طور پر ہوئی بالخصوص توجہ دلائی تھی تو اس میں قرآن کریم اور اس وحی کے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے کمالات کی طرف توجہ دلائی ہے اس کا نزول پانچویں سال بعثت کا ہے یعنی ابتدائی ہی زمانہ کا۔

النجم کے معنی ستارہ بھی لئے گئے ہیں اور ابن عباس مجاہد وغیرہما کا قول ہے قرآن کی مقدار جو نبی صلعم پر نازل ہوتی تھی اور جعفر صادق کا قول ہے کہ اس سے مراد نبی صلعم ہیں اور ہوی سے مراد معراج کی رات آپ کا نزول ہے یہ تو

ظاہر ہے کہ یہاں نجم کو بطور گواہ پیش کیا ہے اس بات پر کہ محمد رسول اللہ صلعم گمراہ نہیں ہیں پس اگر نجم سے مراد قرآن شریف کے نازل شدہ ٹکڑے لئے جائیں یا خود رسول اللہ صلعم کو لیا جائے تو مطلب صاف ہے یعنی قرآن کا ہر ٹکڑہ جو نازل ہوتا ہے اسبات پر گواہ ہے کہ رسول اللہ صلعم ضلالت میں نہیں کیونکہ ہر ٹکڑہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونیکی شہادت رکھتا ہے اور اگر نجم سے مراد خاص ستارہ لیا جائے یا ستارے لئے جائیں تو ان کے غروب ہونے سے صبح کا طلوع مراد ہے اور رسول اللہ صلعم کے ظہور اور مخالفین کے اقبال کے دور ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ القمر سورۃ ۵۴ سپارہ نمبر ۲۷ اس سورۃ کا نام القمر ہے اور اس میں تین رکوع اور پچپن ۵۵ آیات ہیں اسکا نام القمر معجزہ شق القمر کے ذکر سے لیا گیا ہے جس سے اس سورۃ کی ابتدا ہوتی ہے اور چونکہ اس سورۃ میں صراحت کے ساتھ مخالفین مکہ کی طاقت کا خاتمہ کا ذکر ہے جسکا جنگ میں شکست کی صورت میں نمودار ہونا یہاں بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے اور چونکہ چاند اہل عرب کیلئے بطور نشان تھا اسلئے شق القمر کا معجزہ اور اس سورۃ کا نام القمر دونوں اس ایک ہی حقیقت کے اظہار کیلئے اختیار کئے گئے ہیں یہ سورۃ بھی مکی ہے اور ابتدائی زمانہ کی ہے۔

سورۃ الرحمٰن سورۃ ۵۵ سپارہ نمبر ۲۷ اس سورۃ کا نام الرحمان ہے اور

اس میں تین رکوع اور ۷۸ آیات ہیں اسکا نام الرحمان پہلی ہی آیت میں مذکور ہے جہاں بتایا کہ قرآن کریم کا بھیجا جانا تقاضائے صفت رحمانیت ہے یہ ابتدائی مکی زمانہ کی ہے۔

سورۃ الواقعہ ۵۶ سورۃ سپارہ نمبر ۲۷

اس سورۃ کا نام الواقعہ ہے اور اس میں تین رکوع اور چھیانوے ۹۶ آیات ہیں

اسکا نام الواقعہ پہلی آیت میں مذکور ہے اور یہ وقوع میں آنیوالی چیز جزا و سزا کی گھڑی ہے اور اس دنیا کی جزا و سزا اور قیامت کی جزا و سزا دونوں اسکے اندر آجاتی ہیں اور اس میں انسانوں کے تین گروہوں کا ذکر ہے گروہ اول جو مقربین بارگاہ الہٰی ہیں گروہ دوم عامہ مومنین گروہ سوم مکذبین اور اعدائے حق یہ سورۃ مکی ہے اور اسی زمانہ کی ہے جس زمانہ کی اس سے پہلی سورۃ اور اس میں اُسی کے مضمون کو جاری رکھا ہے وہاں بھی دراصل تین گروہوں کا ہی ذکر تھا یہاں واضح کر کے بیان کر دیا ہے۔

الواقعہ سے مراد قیامت لیگئی ہے لیکن اسکا اطلاق عام بھی ہے اور سختی اور ناپسندیدگی کے موقعہ پر بولا جاتا ہے پس اس میں اشارہ قیامت کی طرف بھی ہے اور اس سزا کی طرف بھی جسکا مخالفین کو وعدہ دیا جاتا تھا۔

سورۃ الحدید ۵۷ سورۃ سپارہ نمبر ۲۷

اس سورۃ کا نام الحدید ہے اس میں چار رکوع اور انتیس آیات ہیں۔ اس کا نام

الحدید اس ذکر سے لیا گیا ہے کہ جب لوگ حق کو نیست و نابود کرنے پر تُل جاتے
ہیں تو پھر انبیاء کو بھی تلوار اُٹھانی پڑتی ہے ورنہ یہ اُنکے آنے کی اصل غرض
نہیں ہوتی۔ یہ سورۃ مدنی ہے اور اسکا نزول صلح حدیبیہ کے بعد کا معلوم ہوتا
ہے کیونکہ اس میں ان لوگوں کی فضلیت کا ذکر ہے جو فتح مکہ سے پہلے اموال کو
اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہے۔ بعض لوگوں نے اسکے صدر کو مکی کہا ہے
مگر یہ درست معلوم نہیں ہوتا اور تعلق اس سورۃ کا پہلی سورۃ کے ساتھ اس لحاظ
سے ہے کہ وہاں جن اچھے لوگوں کا ذکر تھا وہ دین الہٰی کی نُصرت کرنے
والا گروہ ہے اور جو لوگ نُصرت دین الہی نہیں کرتے ان کا حشر گویا کفار کے
ساتھ ہے اور یہاں سے سورۃ تحریم تک دس سورتیں مدنی ہیں۔

سورۃ المجادلہ سورۃ ۵۸ سپارہ نمبر ۲۸ ع ۳

یہ اس سورۃ کا نام المجادلہ ہے اس میں
۳ رکوع اور ۲۲ آیات ہیں یہ نام اس
سورۃ کا ایک مسلمان عورت کے آنحضرت صلعم کے ساتھ مجادلہ سے لیا گیا ہے مگر
صدر سورۃ میں اسکا ذکر کر کے باقی ساری سورۃ میں مخالفین کی منصوبہ بازیوں
اور شرارتوں کا ذکر ہے اور یہ دو گروہ ہیں ایک یہودی اور ایک منافق یہ
دونوں اندرونی دشمن اسلام تھے کیونکہ یہود نے مسلمانوں کیساتھ معاہدہ کیا
ہوا تھا اور منافق برائے نام مسلمان کہلاتے تھے اور یہ جو ذکر مقابلہ کے رنگ
میں ہے ایک عورت رسول اللہ صلعم سے جھگڑتی ہے مگر اسکے جھگڑے کی اللہ تعالیٰ

اسقدر عزت کرتا ہے کہ فرماتا ہے کہ اسکی بات کو ہم نے سُن لیا اسلئے کہ وہ حق پر جھگڑتی تھی۔ مگر منافق اور یہودی ناحق پر جھگڑا کرتے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ ذلیل ہونگے اور اللہ کا رسول غالب آئے گا اور پچھلی سورۃ میں جو ذکر کیا تھا یہاں اسکو زیادہ واضح کر دیا ہے اسکا نزول مدینہ میں چوتھے سال ہجرت سے بیشتر ہوا۔

پہلی چار آیات کا نزول خولہ بنت ثعلبہ کے متعلق ہے ان کا خاوند اوس بن صامت بوڑھا آدمی تھا اور طبیعت میں کچھ بدخلقی آگئی تھی کسی بات پر ناراض ہوکر بیوی سے اظہار کیا اور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب بیوی کو ماں کہہ دیا جاتا تو وہ اس پر قطعاً حرام ہوجاتی اور ان کا بال بچہ بہت تھا تب وہ بی بی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنا ماجرہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ تو اس پر حرام ہوگئی اس پر وہ دوبارہ عرض کرتی رہی کہ میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں اسی حالت میں رسول اللہ صلعم پر حالت وحی طاری ہوئی جب وہ حالت جاتی رہی تو آپ نے اُسے بلا کر یہ آیات سُنائیں اس مسئلہ کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کی بات سُنتا ہے اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک بات پہنچانے کیلئے درمیان میں کوئی واسطہ ہونا چاہیئے وہ سخت غلطی پر ہیں یہاں خود رسول اللہ صلعم سے ایک معمولی عورت بحث کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اسکی

بات کو سُن لیا تو اس میں عاجز سے عاجز اور گنہگار سے گنہگار بندے کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی دُعا کو بھی سُننے کیلئے تیار ہے بشرطیکہ خواہ جیسا دل رضائے مولیٰ کا طالب اسکے سینہ میں ہو۔

سورۃ الحشر سورۃ ۵۹ سپارہ نمبر ۲۸	اس سورۃ کا نام الحشر ہے اور اسے سورۃ بنی نفیر بھی کہا گیا ہے اور اس

میں تین رکوع اور چوبیس ۲۴ آیات ہیں حشر سے مراد یہاں جلاوطنی ہے اور اس سورۃ میں بنی نفیر کی جلاوطنی کا ذکر ہے اور یہ گویا انکی ان منصوبہ بازیوں اور شرارتوں کی سزا تھی جن کا ذکر پچھلی سورۃ میں ہے اور یہی وجہ تعلق ہے یہ سورۃ مدنی ہے اسکا نزول چوتھے سال ہجری کا ہے۔

سورۃ الممتحنہ سورۃ ۶۰ سپارہ نمبر ۲۸	اس سورۃ کا نام الممتحنہ ہے اور اس میں دو رکوع اور تیرہ آیات ہیں اور

اس میں مسلمانوں کو کفار کے ساتھ تعلقات پر بحث ہے اور ایک طرف اگر ان کفار سے جو جنگ کرتے ہیں ہر طرح پر ترک موالات کا حُکم ہے تو دوسری طرف جو غیر مسلم جنگ نہیں کرتے ان سے احسان کرنے اور انصاف کرنے کا حکم ہے۔ انہی تعلقات باہمی میں یہ ذکر ہے کہ جب ایسی عورتیں خاوندوں سے الگ ہو کر آجائیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں تو ان کے متعلق ان کا امتحان لیکر پورا اطمینان کر لینا چاہئیے اگر وہ صحیح معنوں میں مسلمان ہوں تو پھر ان کے

تعلقات نکاح پہلے خاوندوں سے قائم نہیں رہ سکتے اسی امتحان سے اس سورۃ کا نام لیا گیا ہے یہ سورۃ مدنی ہے اس کا زمانہ نزول صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان ہے۔

سورۃ الصف سورۃ ۶۱ سیارہ نمبر ۲۸

اس سورۃ کا نام الصف ہے اور اس میں دو رکوع اور چودہ آیات ہیں اس سورۃ کا اصل مضمون غلبہ دین اسلام ہے جو اسے تمام مذاہب پر حاصل ہوگا مگر اس کے لئے بتایا کہ مسلمانوں کو بڑی بڑی قربانیاں کرنی چاہئیں یہاں تک کہ ضرورت ہو تو خدا کے راستے میں مستحکم دیوار کی طرح کھڑے ہو کر جنگ بھی کریں اور دوسری طرف عیسٰی کے حواریوں کی طرح دین اسلام کو لیکر دنیا میں نکل جائیں کیونکہ یہی غلبہ کی اصل راہ ہے یہ سورۃ مدنی ہے اس کی تاریخ نزول کی تعین کے لئے کوئی یقینی واقعات نہیں ہیں مگر غالباً ابتدائی مدنی زمانہ کی ہی ہے

سورۃ الجمعہ سورۃ ۶۲ سیارہ نمبر ۲۸

اس سورۃ کا نام الجمعہ ہے اور اس میں دو رکوع اور گیارہ آیات ہیں اصل مضمون اس سورۃ کا یہ ہے کہ نبی کریم صلعم ہی اب تا قیامت دنیا کے معلّم اور مزکّی رہیں گے اور جسقدر علم دنیا میں پھیلے گا اور جسقدر لوگوں کا تزکیہ ہوگا آپ کی شاگردی سے پھیلے گا اور ہوگا اور چونکہ مسلمانوں میں تعلیم اسلام کو زندہ رکھنے کیلئے جمعہ کے دن اجتماع نہایت ضروری ہے اس لحاظ سے اس سورۃ

ہیں نماز جمعہ کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے اور اسی پر اس سورۃ کا نام ہے گویا اصل غرض تو یہ ہے کہ تعلیم اسلامی ہی دنیا میں زندہ رہے گی اور اسکی زندگی کے سامانوں میں سے جو ایک عظیم الشان سامان تھا اسکا خصوصیت سے ذکر کیا اور اسی پر سورۃ کا نام ہے پچھلی سورۃ میں مسلمانوں کو بتایا تھا کہ دین کو دنیا کے کناروں تک پہونچائیں کیونکہ یہی دین سب دینوں پر غالب آئیگا۔ یہاں بتایا کہ آنحضرت صلعم کی شاگردی سے ہی اب دنیا کی پیاس بجھ سکیگی یہ سورۃ مدنی ہے اور اس کا نزول بھی ابتدائی مدنی زمانہ سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

سورۃ المنفقون ۶۳ سورۃ سپارہ نمبر ۲۸

اس سورۃ کا نام المنافقون ہے اور اس میں دو رکوع اور گیارہ آیات ہیں اور اس میں منافقون کا ذکر ہے جو منہ سے کچھ کہتے تھے اور دل میں کچھ رکھتے تھے اور یہ پہلی سورۃ کے مضمون کا تتمہ ہے تاکہ مومن کسی قسم کی مشابہت ایسے لوگوں سے پیدا نکریں اسلئے دوسرے رکوع میں مومنوں کو ان کا اصل مقصد زندگی ذکر اللہ یاد دلاکر متنبہ کیا ہے کہ اموال و اولاد میں اسقدر مشغول نہوں کہ اصل غرض زندگی کو بھول جائیں یہ سورۃ بھی مدنی ہے اور اسی زمانہ کی ہے جس زمانہ کی پچھلی سورۃ ہے (اس سے پہلی سورۃ جمعہ ہے)

سورۃ التغابن ۶۴ سورۃ سپارہ نمبر ۲۸

اس سورۃ کا نام التغابن ہے اور اس میں دو رکوع اور اٹھارہ آیات ہیں

تغابن کے معنی ہیں اس کمی کا ظاہر ہو جانا جو انسان اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دکھاتا ہے اور اس سورۃ کا مضمون یہی ہے کہ جو کچھ انسان خدا کے حق میں کمی دکھائیگا اسکا نتیجہ دیکھ لیگا۔ چونکہ پچھلی سورتوں میں منافقوں کا ذکر تھا اور مومنوں کو متنبہ کیا تھا کہ وہ مال و اولاد میں اسی طرح مبتلا ہو کر ذکر اللہ سے غافل نہ ہو جائیں اسلئے اب اس مضمون کو اور کھولا ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کیطرف توجہ دلائی ہے۔ اکثر کے قول میں یہ سورۃ مدنی ہے اور بلحاظ مضمون بھی مدنی ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ انفاق پر زیادہ زور مدنی سورتوں میں ہی پایا جاتا ہے

سورۃ الطلاق سورۃ ۶۵ سپارہ نمبر ۲۸

اس سورۃ کا نام الطلاق ہے اس میں دو رکوع اور بارہ آیات ہیں۔ یہ سورۃ مدنی ہے اور سورۃ بقر کے بعد کی نازل شدہ ہے غالباً اس کا زمانہ چھٹے سال ہجری کے قریب کا ہے۔ لہٰذا اس سورۃ میں ایک ایسے مضمون کا ذکر ہے جسکا پہلی سورتوں سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر قرآن کریم کی ترتیب پر بحیثیت مجموعی ایک غور کی نظر ڈالی جائے تو یہی ظاہر ہے یہ تعلق ایک لطیف حکمت کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ قرآن کریم کی ابتدا مدنی سورتوں سے ہوتی ہے اور اسکا خاتمہ مکی سورتوں پر ہوتا ہے یعنی سورۃ تحریم کے بعد انتیسویں پارہ سے لیکر آخر تک کی سورتیں ہیں سوائے سورۃ النصر کے کہ اسکا نزول بھی گو مدنی زمانہ میں ہے مگر مکہ میں ہی ہے اور ظاہر ہے کہ مکی سورتوں میں تفصیلات شریعت نہیں اور یوں یہ دونوں سورتیں

الطلاق اور التحریم مدنی سورتوں کے خاتمہ پر ہیں تو جسطرح پر سب سے پہلی مدنی سورۃ یعنی سورۃ بقرہ میں ایلاء اور طلاق کا ذکر تھا یہاں مدنی سورتوں کے خاتمہ پر ان سورتوں کو رکھا ہے جن میں وہی ذکر ہے اور یوں گویا اس پہلی سورۃ کے مضمون کی تکمیل یہاں کر کے ایک پُر حکمت ترتیب کے طرف اشارہ کیا ہے گویا تفصیلات شریعت میں مسئلہ طلاق سے ہی آغاز کیا اور مسئلہ طلاق پر ہی خاتمہ کیا اور اسی مسئلہ کے ضمن میں عورتوں سے حسن سلوک کیلئے پُر زور الفاظ میں تاکید کی

سورۃ التحریم سورۃ سپارہ نمبر ۲۸ ع ۶۶

اس سورۃ کا نام التحریم ہے اور اس میں دو رکوع اور بارہ آیات ہیں اور اسکا نام التحریم اس واقعہ سے لیا گیا ہے جو آنحضرت صلعم کو مدینہ میں پیش آیا یعنی واقعہ ایلاء۔ جب ازواج کے مطالبہ سامان پر آپنے ایک ماہ کیلئے ان سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اسی لحاظ سے اس کا نام تحریم ہے یہ سورۃ مدنی اور نویں سال ہجرت کی ہے (حجرات کے بعد) (یہ واقعہ صرف ازواج کا زیادہ مطالبہ نفقہ تھا)

سورۃ ملک سورۃ سپارہ نمبر ۲۹ ع ۶۷

اس سورۃ کا نام الملک ہے اس میں دو رکوع اور تیس ۳۰ آیات ہیں اور اس کے نام الملک میں یہ اشارہ ہے کہ ایک خدا کا قانون ہی ساری دنیا میں چلتا ہے اور اسلئے شروع میں توجہ دلائی ہے کہ وہ عظیم الشان مخلوقات سماوی جس کو دیکھکر انسان متحیر ہو جاتا ہے وہ بھی سب ایک قانون کے ماتحت ہے اور

اس سے انسان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بھی جب تک اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قانون کے ماتحت نہیں چلاتا نہ صرف اسکی زندگی کی غرض پوری نہیں ہوتی بلکہ اس کا نتیجہ دکھ ہوتا ہے۔ یہاں سے لیکر آخر تک سب سورتیں مکی ہیں سوائے سورۃ النصر کے۔ ہر ایک سورۃ میں ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی ہے

سورۃ القلم ۶۸ سورۃ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام القلم ہے اور نون بھی ہے اور اس میں ۲ رکوع اور باون آیات ہیں یہ دونوں نام پہلی ہی آیت میں آتے ہیں اور ان دونوں لفظوں میں توجہ علوم کی طرف دلائی ہے جو بتا دینگے کہ محمد رسول اللہ صلعم کے اخلاق فاضلہ کس بلند مقام پر پہنچے ہوئے ہیں اور اس سورۃ کی غرض یہی بتانا ہے کہ ایک طرف اگر محمد رسول اللہ صلعم کے اخلاق تعلق باللہ سے کمال کو پہنچ گئے ہیں تو دوسری طرف دنیاداروں اور طالبان مال کے اخلاق گرتے گرتے آخر کار کہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس سورۃ کا نزول بہت ہی ابتدائی ہے حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ پہلے سورۃ اقرء نازل ہوئی پھر یہ سورۃ نون کے معنی مچھلی کے ہیں۔ قتادہ رض اور حسن رض سے مروی "دوات" کے ہیں والقلم اور تمام تحریروں کی قسم کھائی ہے یعنی انکو

سورۃ الحاقہ ۶۹ سورۃ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام الحاقہ ہے اور اس میں دو رکوع اور باون آیات ہیں اور اسکے نام میں اشارہ اس طرف ہے کہ جو کچھ بدی کا اور اللہ تعالیٰ سے

قطع تعلق کا نتیجہ ہے وہ کسی صورت میں ٹل نہیں سکتا۔ ہاں یہ نتیجہ پہلے اس دنیا میں برنگ عذاب ظاہر ہوتا ہے جیسے عاد وثمود و فرعون کے حالت میں اور آخر کھلا انکشاف اسکا قیامت میں ہوگا۔ جب تمام مخفی قوتیں اور مخفی نتائج ظاہر ہو جائیں گے اور آخر پر پھر تسبیح باتعلق باللہ کی طرف توجہ دلائی۔ یہ بھی ابتدائی زمانہ کی سورۃ ہے اور اسکا تعلق پہلی سورۃ سے اقلم یوں ہے کہ اس میں ایک قانون کے خلاف ورزی کا جو نتیجہ بتایا تھا تو یہاں اس کے متعلق فرمایا کہ وہ نتیجہ ایک حدتک اس دنیا میں اور آخر کامل طور پر قیامت میں ظاہر ہو جائے گا۔

سورۃ المعارج سورۃ ۷۰ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام المعارج ہے اور اس میں ۲ رکوع اور چوالیس آیات ہیں اور اسکا مضمون اس کے نام کے مطابق یہ ہے کہ مومنوں کیلئے جو بعض اعلیٰ درجہ کی صفات کو جسکا ذکر اس سورۃ میں ہے اپنے اندر لیکر تزکیہ نفس کرتے ہیں بڑے بڑے بلند مراتب اللہ تعالیٰ کی جناب میں ہیں اور مخالفین کو بھی یہی سمجھایا ہے کہ وہ بجائے عذاب کے مانگنے کے ان نیک صفات کو اپنے اندر لیں اور ترقیات روحانی کا مشاہدہ کریں اور آخر پر یہ بھی بتایا ہے کہ آخر کار یہ لوگ اسطرف رجوع کرینگے پچھلی سورۃ میں (حاقہ) اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کا نتیجہ عذاب بتایا تھا تو یہاں اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرنیوالوں کے

مراتب عالیہ کا ذکر ہے۔ ابن جریر نے ذی المعارج کے معنی ذی العلو والدرجات والفواضل والنعم کئے ہیں اور مراد ذی المعارج سے یہ ہے کہ اسکے پاس انسان کیلئے بڑے بڑے مراتب ہیں جو انسان ترقی کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اسکے پاس بڑے بڑے درجات ہیں۔

سورۃ نوح سورۃ ۷۱ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام نوح ہے اور اس میں دو رکوع اور اٹھائیس آیتیں ہیں

اور اس سورۃ کا نام حضرت نوح کے ذکر سے لیا گیا ہے۔ جو اسکا واحد مضمون ہے حضرت نوح کے ایک عرصہ دراز تک لوگوں کو نصیحت کرنے اور حق کی طرف بلانے میں یہ سمجھانا مقصود ہے کہ دنیا کے اصلاح ایک زمانہ چاہتی ہے لوگ ان باتوں کو فوراً قبول نہیں کرتے اور آخر اس قوم کی ہلاکت میں یہ نشان ہے کہ جو لوگ اس حق کو جو رسول اللہ صلی اللہ سلم لائے ہیں قبول نہ کرینگے اور کفر اور بدی پر اصرار کرینگے تو وہ آخر کار ہلاک کر دیئے جائینگے۔ پچھلی سورۃ میں (یعنی معارج) ان بلند مراتب کا ذکر تھا۔ جو انسان حاصل کر سکتا ہے مگر انکی طرف متوجہ نہیں ہوتا یہاں سب سے پہلے تاریخی نبی کے حالات میں ایک مثال دی ہے کہ اپنی ترقی کے راہوں سے لوگ کسطرح منہ موڑ لیتے ہیں۔

سورۃ الجن سورۃ ۷۲ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام "الجن" ہے اور اس میں دو رکوع اور اٹھائیس آتیں ہیں اور جن

اسے مراد انسان ہی ہیں چونکہ یہ باہر کے لوگ تھے جو اہل عرب کی نظر سے مخفی تھے اسلئے انہیں جن کہا گیا ہے اور یہ جن بھائی تھے اور اس سورۃ میں یہ ذکر ہے یہ لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ سلم پر ایمان لائے چونکہ پچھلی سورۃ میں حضرت نوح کا ذکر تھا جنکی مخالفت پر قوم اسقدر کمربستہ ہوئی کہ آخر ان کی ہلاکت کے سوائے اور کوئی راستہ نہ رہا اور اس میں بھی نبی کریم صلعم کو تسلی دینا تھا کہ حق کن سخت مشکلات کیساتھ دنیا میں قائم ہوتا ہے تو اب اس سورۃ میں یہ بتایا ہے کہ اگر اہل عرب مخالفت کرتے ہیں تو اور لوگ ہیں جو اس پیغام حق کو سُن کر قبول کرتے چلے جاتے ہیں اور اس میں اسلام کی آئندہ کی بشارت تھی۔ اس سورۃ کا نزول آنحضرت صلعم کے طائف سے واپسی کے وقت کا مانا گیا ہے۔ اگر سورۃ احقاف میں اس واقعہ کا ذکر سمجھا جائے تو یہی تاریخ نزول ہوگی اور اسی سفر میں ایک عیسائی غلام بھی مسلمان ہوا تھا اور اگر اس میں کسی اور واقعہ کا ذکر ہو تو اسکا زمانہ نزول ابتدائی زمانہ ہوگا جس زمانہ کی یہ سورتیں بظاہر معلوم ہوتی ہیں۔

سورۃ المزمل سورۃ ۷۳ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام المزمل ہے اور اس میں دو رکوع اور بیس آتیں ہیں اور مزمل کے معنی ہیں لباس اوڑھنے والا۔ اشارہ نماز کی تیاری کی طرف ہے اور اس سورۃ میں یہ بتایا ہے کہ بلحاظ قیام و بلحاظ حضور قلب رات کی نماز

یعنی نماز تہجد بہترین نماز ہے اور اس سے انسان میں قوت عمل پیدا ہوتی ہے اور اس کے قول میں تاثیر پیدا ہوتی ہے گویا نماز انسان میں اعلیٰ درجہ کا حسن روحانی پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں نماز کو مومن کا معراج کہا گیا ہے اور اس میں اشارہ یہ ہے کہ تعلق باللہ سے ہی جس کیلئے نماز ایک ذریعہ ہے انسان کا قدم ترقی کی طرف اُٹھتا ہے اس سورۃ کے زمانہ نزول کے متعلق کہا گیا ہے کہ اقرء کے بعد سورۃ مدثر نازل ہوئی اور اسکے بعد مزمل گو یہ ترتیب صحیح ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ سورۃ مزمل ابتدائی کی زمانہ کی نازل شدہ ہے مزمل اصل میں متزمل ہے یعنی اپنے آپکو کپڑوں میں لپیٹ لینے والا اور قتادہ کے نزدیک تیاری نماز کیلئے اپنے آپ کو کپڑوں میں لپیٹ لینے والا مراد ہے اور عکرمہ کے نزدیک امر نبوت و رسالت کا متحمل مراد ہے۔

سورۃ المدثر ۷۴ سورۃ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام المدثر ہے اور اس میں دو رکوع اور چھپن آیتیں ہیں اور کپڑا اوڑھنے والے نبی کریم صلعم ہیں جیسے پچھلی سورۃ میں اور اس میں آپ کو انذار کیلئے مامور کیا ہے اور اہل حق کو حق کی مخالفت سے ڈرایا ہے پچھلی سورۃ میں نماز کے ذریعہ سے تکمیل نفس کا ذکر ہے اور تکمیل نفس کے بعد گویا اب بتایا ہے کہ دوسروں کی تکمیل کرو۔ زمانہ نزول اس سورۃ کا یقینی طور پر ابتدائی ہے بلکہ بعد فترۃ یہ پہلی سورۃ ہے۔ فترت کے زمانہ سے مراد وہ زمانہ ہے جس میں

پہلی وحی اقرأ نازل ہوکر پھر وحی کا آنا کچھ عرصہ کیلئے رُک گیا۔ غالباً یہ عرصہ کوئی چھ ماہ کے قریب تھا اور اس فترہ میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ وحی کے عظمت اور جلال کی برداشت کی قوت نبی کریم صلعم میں پیدا ہو اور بتدریج اس پر عظمت اور پُرجلال نظارے سے آپکی طبیعت مانوس ہو۔

مدثر اصل میں متدثر ہے یعنی سونے کے وقت کپڑا اوپر لے لینے والا اور اُسکے معنی بعض نے کئے ہیں سونے کیلئے کپڑا اوڑھنے والا اور بعض نے نبوت اور اسکی ذمہ داریوں کے لباس کو اوڑھنے والا۔ مدثر کا خطاب بلحاظ حالات ظاہری بھی صحیح ہے جیساکہ حدیث میں مذکور ہے کہ آپ نے دوبارہ جبرئیل کو دیکھا (پہلی بار غار حرا میں دیکھا تھا) توآپ اسکے رُعب سے سخت خائف ہوئے اور گھر آئے اور خدیجہؓ سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھادو اور مطلب اس سے یہ ہے کہ آپ مرعوب ہوکر کپڑا کیوں اوڑھتے ہیں۔ اٹھو اور مخلوق خدا کو بدی کے بدنتائج سے ڈراؤ اور دوسرے معنی بھی صحیح ہیں یعنی آپ کو جو لباس نبوت اور کمالات نفسی کا لباس اڑھایا گیا ہے تواب اٹھو اور اپنے کام میں لگ جاؤ اور دوسروں میں بھی یہ کمالات پیدا کرو۔

سورۃ القیامہ سورۃ ۷۵ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام القیامہ ہے اور اس میں دو رکوع اور چالیس آیتیں ہیں اس میں قیامت کا ذکر ہے اور قیامت پر قیامت کو بطور شہادت پیش

کیا ہے یعنی اس قیامت روحانی کو جو بذریعہ نبی صلعم پیدا ہونیوالی تھی پچھلی سورۃ کے آخر پر فرمایا تھا کہ قرآن ایک تذکرہ ہے جس میں یہی اشارہ تھا کہ اس سے ایک روحانی قیامت برپا ہوگی اور اس سورۃ میں اسی روحانی قیامت کو بطور شہادت قیامت کبریٰ پیش کیا ہے یہ بھی ابتدائی کی وحی ہے۔

سورۃ الدھر سورۃ نمبر ۷۶ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام الانسان ہے اور الدھر بھی آیا ہے اور اس میں دو رکوع اور اکتیس ۳۱ آتیں ہیں اور بلحاظ مضمون یہ نام الانسان نہایت ہی موزون ہے اسلئے کہ یہاں انسان کی روحانی ترقیات کا ذکر ہے اور بتایا ہے کہ پہلا مرتبہ انسان کی روحانی ترقی کا یہ ہے کہ بدی کی طاقت کو دبائے اور دوسرا یہ کہ نیکی کی قوت اپنے اندر پیدا کرے اور تعلق بھی پچھلی سورۃ سے صاف ہے کیونکہ وہاں فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلعم کے ذریعہ سے دنیا میں ایک روحانی قیامت قائم ہوگی۔ یہاں بتایا کہ اس روحانی ترقی کے دو مدارج ہیں۔ یہ سورۃ اس حصہ کی باقی سورتوں کیطرح ابتدائی زمانہ کی ہے

سورۃ المرسلات سورۃ نمبر ۷۷ سپارہ نمبر ۲۹

اس سورۃ کا نام المرسلات ہے اور اس میں دو رکوع اور پچاس آتیں ہیں۔ مرسلات سے مراد رسولوں کی جماعتیں ہیں اور اس سورۃ میں بتایا ہے کہ رسولوں کی تکذیب کا ثمرہ کیا ملتا ہے۔ پچھلی سورۃ میں انسان کی ان ترقیات

روحانی کا ذکر تھا جو رسول کے نفخ روح سے پیدا ہوتی ہیں اور اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو اس نئی زندگی کو قبول نہیں کرتے بلکہ تکذیب رسل سے حق کا نام بھی مٹانا چاہتے ہیں یہ سورۃ مکی اور ابتدائی زمانہ کی ہے مرسلات کے بارے میں تین قول ہیں یعنی ہوائیں یا فرشتے یا رسول۔

سورۃ النبأ سورۃ ۷۸ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام النبأ ہے اور اس میں دو رکوع اور چالیس آیتیں ہیں۔

النبأ اس خبر کو کہتے ہیں جس سے عظیم الشان فائدہ حاصل ہو اور یہاں اس لفظ میں اشارہ اسی یوم الفصل کی طرف ہے جسکا ذکر پچھلی سورۃ میں تھا اور یہ یہاں صراحت سے بیان بھی کر دیا ہے۔ یوں بھی پچھلی سورۃ کے مضمون کو جاری رکھا ہے۔ یہ سورۃ بھی ابتدائی مکی زمانہ کی ہے۔

النبأ العظیم سے مراد قرآن یا امر نبوت بھی لیا گیا ہے اور بعث بعد الموت بھی اور کفار کا باہم اختلاف قرآن کے متعلق ہی تھا۔ وغیرہ وغیرہ

سورۃ النازعات سورۃ ۷۹ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام النزعت ہے اور اس میں دو رکوع اور چھیالیس آیتیں ہیں۔ نازعات کے معنی اپنے آپ کو کھینچ کر نکال لینے والی جماعتیں ہیں اور اشارہ اس نام کے اختیار کرنے میں یہ ہے کہ مدارج روحانی کا یہ پہلا مرتبہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خواہشات نفسانی سے کھینچ کر باہر نکال لے پھر

اسکے آگے دوسرے مراتب ہیں جو انسان کو اسکے کمال روحانی تک پہنچاتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی اشارہ ہے کہ اعدائے اسلام کیلئے سزا جو آنیوالی ہے تو وہ جنگ کے رنگ میں آنیوالی ہے۔ سورۃ ابتدائی مکی زمانہ کی اور مضمون کا تعلق ظاہر ہے۔

سورۃ عبس سورۃ ۸۰ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام عبس ہے اور اس میں ایک رکوع اور بیالیس ۴۲ آیتیں ہیں سورۃ کا نام اس واقعہ سے لیا گیا ہے جو ابن ام مکتوم کے ساتھ پیش آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رؤسائے قریش سے بات کر رہے تھے تو ابن ام مکتوم آ گئے اور انہوں نے آنحضرت صلعم کی توجہ کو اپنی طرف پھیرنا چاہا جسے آنحضرت صلعم نے ناپسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ سورۃ اتاری اور بتایا کہ بڑے آدمیوں کی اتنی پروانہ کرو کہ انکی طرف توجہ کرنے سے اسکی طرف سے بے توجہی ہو جائے جو خود کچھ سیکھنا چاہتا ہے۔ اور بتایا کہ غریب اور چھوٹے چھوٹے لوگ اس قرآن کریم کی بدولت عظیم الشان مرتبہ پر پہنچائے جائینگے اور یہی اس سورۃ کا اصل مطلب ہے یہ سورۃ ابتدائی مکی زمانہ کی ہے۔ ابن جریر کا ارشاد ہے کہ عبس و تولیٰ ابن ام مکتوم کے بارے میں نازل ہوا وہ آیا اور کہنے لگا مجھے ہدایت دیجئے اور آنحضرت رسول اللہ صلعم اسوقت چند مشرک روساء سے باتیں کر رہے تھے پس آپ نے اسکی طرف سے منہ پھیر لیا اور دوسروں کی طرف متوجہ رہے

تب یہ آیات نازل ہوئیں ۔

سورۃ التکویر سورۃ ۸۱ پارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام التکویر ہے اور اس میں ایک رکوع اور انتیس آیتیں ہیں

اور اس میں پہلے مذاہب کے صف پلٹنے کا ذکر ہے جس کے لحاظ سے اسکا نام التکویر ہے اور اسلام کیساتھ جو علمی ترقیات دنیا میں پیدا ہونیوالی تھیں یہاں بطور پیشگوئی بیان کیا ہے اور خلاصہ مضمون اس سورۃ کا یہی ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ سے دنیا میں علم اور شرف پھیلینگے گویا پہلی سورۃ کے مضمون کو ہی جاری رکھا ہے یہ سورۃ مکہ کے ابتدائی زمانہ کی ہے ۔

جہاں جہاں قیامت کے متعلق یا موجودہ نظام عالم کے درہم برہم ہونے کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے تو وہ الفاظ ایک رنگ میں اس دنیا کے بعض واقعات پر بھی صادق آتے ہیں جیسا کہ کئی جگہ دکھایا جا چکا ہے یہاں قرآن کریم نے اس حقیقت کو آشکار کرنے کیلئے دونوں قسم کے نشانوں کو ملا دیا ہے یعنی ایک وہ نشان جو قیامت کبریٰ سے تعلق رکھتے ہیں اور صرف مجازاً اس دنیا کے بعض واقعات پر چسپاں ہو سکتے ہیں اور ایک وہ نشان جو صراحت سے اس دنیا کے بعض واقعات کے متعلق ہیں ۔ سورج کی تکویر ستاروں کا جھڑ جانا اس نظام عالم کا درہم برہم ہو جانا مگر مجازاً اس سے مراد ہو سکتی ہے نظام روحانی میں ایک خلل عظیم کا واقعہ ہونا جیسا کہ بعض احادیث میں ہے کہ

آخری زمانہ میں علم اُٹھالیا جائیگا اور تاروں کا جھڑ جانا اصحابی کالنجوم کی
طرف اشارہ ہے یعنی علماء دین کی حالت کا خراب ہو جانا یا سورج کے لپیٹ
لینے اور تاروں کے جھڑ جانے میں پہلے نظام روحانی کی صف کا لپیٹ لیا جانا
اور اسکی جگہ اسلام کا نظام قائم کیا جاتا ہے جسکے نشانات وہ ہیں جن کا
ذکر آگے آتا ہے وغیرہ وغیرہ

سورۃ الانفطار سورۃ ۸۲ سپارہ نمبر ۳۰ | اس سورۃ کا نام الانفطار ہے اور اس میں ایک رکوع اور اُنیس آیتیں

ہے ابتدائی مکی زمانہ کی سورۃ ہے اور لفظ انفطار میں سورۃ کے مضمون کی طرف
اشارہ ہے کہ کسطرح روحانی بارش سے قوائے انسانی نشوونما پاکر کمالات
انسانی کا ظہور ہوتا ہے۔

سورۃ التطفیف سورۃ ۸۳ سپارہ نمبر ۳۰ | اس سورۃ کا نام التطفیف ہے اور اس میں ایک رکوع اور چھتیس آیتیں

ہیں تطفیف معاملہ یا ادائیگی حقوق میں کمی کرنا ہے اور اس سورۃ میں بتایا ہے کہ
وہ قوٰی جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دیئے ہیں انہیں مناسب محل پر استعمال نہ
کرنیکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایسے آدمیوں کے اعمال ایک قیدخانہ میں رہ جاتے ہیں یعنی
ترقی کے قابل نہیں ہوتے اور جو کر استعمال کرتے ہیں وہ بلند سے بلند
ترقی کے مقامات پر پہنچ جاتے ہیں یہ سورۃ بھی ابتدائی مکی زمانہ کی ہے تطفیف

نہ صرف ماپ تول میں کمی پر بولا جاتا ہے بلکہ ہر قسم کے حقوق میں کمی پر۔ ایک شخص نے نماز کا عذر کیا تو حضرت عمرؓ نے اسے کہا طففت جسکے معنی ہیں نقصت یعنی تو نے ادائیگی حق میں کمی کی اور گو آگے ماپ تول کا ذکر ہے مگر انکا استعمال بھی تمام معاملات پر ہوتا ہے اور یہاں ہر قسم کے کمی کرنیوالے مراد ہیں۔ حقوق اللہ میں ہو یا حقوق العباد میں۔ ویل سے مراد ہے کہ انجام انکا اچھا نہیں ہے

سورۃ الانشقاق سورۃ ۸۴ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الانشقاق ہے اور اس میں ایک رکوع اور پچیس آیتیں ہیں۔ انشقاق کے لفظ میں اشارہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام ترقیات کسی انشقاق سے وابستہ ہیں جس طرح آسمان کے انشقاق سے جو بارش ہے وقوع میں آتا ہے زمین کی مخفی طاقتیں ترقی پذیر ہوتی ہیں اسی طرح اللہ تعالٰی کی طرف سے ایک انشقاق روحانی وحی کے رنگ میں واقع ہوتا ہے تو انسان کی مخفی طاقتیں ظہور پذیر ہوکر اور ایک قیامت روحانی قایم ہوکر قیامت کبریٰ کے وجود پر نشان ٹھہرتی ہے یعنی اسی طرح آخر کار کل انسانوں کے قویٰ مخفی ظہور پذیر ہونگے یہ سورۃ بھی ابتدائی مکی زمانہ کی ہے اور اس میں انسان کی ان ترقیات کے ساتھ ساتھ اسلام کی ترقیات کی بشارت عظمیٰ ہے

یہ سب نشانات قیامت کبریٰ کے ہو سکتے ہیں اور اس صورت میں زمین کے پھیل جانے سے مراد یہ لی گئی ہے کہ اسکی وسعت بڑھا دیجائیگی اور القت ما فیہا

سے یہ کہ مُردے نکال دیگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت روحانی کے قیام پر بطور
شہادت ایک امر پیش کیا گیا ہے اور آسمان کے انشقاق سے مراد بارش کا
اترنا اور زمین کے پھیلنے سے مراد اسکا سبزیوں وغیرہ سے بڑہنا اور پھولنا ہو
جیسے دوسری جگہ فرمایا۔ فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت وربت۔

سورۃ البروج سورۃ ۸۵ سپارہ نمبر ۳۰ | اس سورۃ کا نام البروج ہے اور اس میں ایک رکوع اور بائیس آیات ہیں۔

البروج میں اشارہ ایک قوم کے ملک عرب میں پیدا ہونے کی طرف ہے
جو اس ملک کو اسی طرح بھر دیگی جسطرح ستاروں نے آسمان کو بھرا ہوا ہے
کیونکہ ستارے رات کے وقت روشنی کا موجب ہوتے ہیں اور صحابہ نے بھی
روشنی کو دنیا میں پھیلا دیا اور مخالفین کا ذکر بھی کیا کیونکہ وہ اس قوم کو مٹانے کی
کوشش کرنے والے تھے۔ یہ سورۃ بالاتفاق مکی ہے اور ابتدائی زمانہ کی۔

سورۃ الطارق سورۃ ۸۶ سپارہ نمبر ۳۰ | اس سورۃ کا نام الطارق ہے اور اس میں سترہ آیات ہیں اور طارق

رات کو آنیوالے کو کہتے ہیں اور مراد اس سے نبی کریم صلعم کا ظلمت کے وقت
دنیا میں ظاہر ہونا اور اس ظلمت کو دور کرنا ہے اور پچھلی سورۃ کے مضمون
کو جاری رکھا ہے کہ کسطرح آپکے آنے سے تاریکی دور ہوکر نور اور ہدایت
پھیل جائیگی۔ یہ سورۃ بھی بالاتفاق مکی ہے اور ابتدائی زمانہ کی ہے۔ طارق

راستہ پر چلنے والا لیکن تعارف میں رات کے وقت آنیوالے سے مخصوص ہو گیا ہے اور نجم کو بھی اسکے رات کے وقت ظہور کرنیکی وجہ سے طارق کہا جاتا ہے اور بلند مرتبہ لوگوں پر بھی یہ لفظ بولا گیا ہے۔

سورۃ الاعلیٰ ۸۷ سورۃ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الاعلیٰ ہے اور اس میں ایک رکوع اور اُنیس آیات ہیں الاعلیٰ اللہ تعالیٰ کا اسم ہے اور یہاں بتایا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان علو کے مقام پر پہنچ سکتا ہے یہ سورۃ بھی ابتدائی کی زمانہ کی ہے۔

سورۃ الغاشیہ ۸۸ سورۃ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الغاشیہ ہے اور اس میں ایک رکوع اور چھبیس آیات ہیں۔ غاشیہ ڈھانک لینے والی چیز کو کہتے ہیں اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ جو لوگ اپنے نفس کا تزکیہ نہیں کرتے اور دنیا پر ہی گرتے رہتے ہیں ان کیلئے آخر ایک وقت آتا ہے کہ جس مصیبت سے وہ بچنا چاہتے تھے وہی انکو ڈھانک لیتی ہے یہ ابتدائی مکی زمانہ کی سورۃ ہے۔

سورۃ الفجر ۸۹ سورۃ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الفجر ہے اور اس میں ایک رکوع اور تیس آیتیں ہیں۔ فجر صبح کی روشنی کے پھوٹنے کا نام ہے اور اس سورۃ میں بتایا ہے کہ انسان کے ادنیٰ سے اعلیٰ روحانی حالت جسے نفس مطمئنہ کہا جاتا ہے عبادت الٰہی سے پیدا ہوتی ہے اور

اس عبادت کے خاص ایام وہ دس راتیں ہیں جن میں نزول قرآن شروع ہوا اسی فجر کی طرف سورۃ کے نام میں اشارہ ہے اور ابتدائی مکی سورتوں میں سے یہ ایک ہے۔ یہاں جن چار چیزوں کو بطور شہادت پیش کیا ہے ان میں دس راتوں کے متعلق حضرت ابن عباس کی دو روایتیں ہے اول یہ کہ ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں اور دوسری یہ کہ رمضان کی آخری دس راتیں ہیں بلکہ تبریزی کا خیال ہے کہ ان دس راتوں کے رمضان کی آخری راتیں ہونے پر اتفاق ہے

سورۃ البلد سورۃ ۹۰ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام البلد ہے اس میں ایک رکوع اور بیس آیات ہیں البلد سے مراد مکہ معظمہ ہے اور اس نام میں اشارہ یہ ہے کہ آپ ان تمام برکات کے وارث کئے جائینگے جو اس شہر سے مخصوص ہیں اور اس میں بتایا یہ ہے کہ ان درجات عالیہ کے حصول کیلئے یہ ضروری ہے کہ آپ کو تکالیف شاقہ کا مقابلہ کرنا پڑے کیونکہ انسان کی تمام ترقیات کا انحصار ہی اس بات پر ہے کہ وہ مشقت اٹھائے یہ ابتدائی زمانہ کی مکی وحی ہے۔

سورۃ الشمس سورۃ ۹۱ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الشمس ہے اور اس میں ایک رکوع اور پندرہ آیتیں ہیں اور اس نام میں اشارہ کمال نبوی کی طرف ہے جو عالم روحانیت میں سورج کا حکم رکھتے ہیں کہ آئندہ تمام انوار آپکی ذات بابرکات ہی سے پھیلینگے اور جس طرح آفتاب

عالم جسمانی کا مرکز ہے آنحضرت صلعم عالم روحانی کے مرکز ہیں یہ سورۃ ابتدائی مکی زمانہ ہے۔

سورۃ اللیل سورۃ ۹۲ سپارہ نمبر ۳۰ | اس سورۃ کا نام اللیل ہے اس میں ایک رکوع اور اکیس آیات ہیں اور یہاں

نیک و بد کا مقابلہ دکھایا ہے گویا ایک کو دن کی روشنی سے تشبیہ دی ہے اور دوسرے کو رات کی چونکہ پچھلی سورۃ میں آنحضرت صلعم کو عالم روحانی کا مرکز اور آفتاب قرار دیا تھا اسلئے اب بتایا کہ اس آفتاب کی روشنی سے فایدہ اٹھانیوالے اور اسکی پروانہ کرنے والے یکساں نہیں ہو سکتے بلکہ تاریکی کے فرزندوں کا انجام بھی تنگی اور تاریکی ہی ہے تو یہاں بتایا کہ اس کمال کا انحصار اپنی جدو جہد پر ہے جمہور کے نزدیک یہ سورۃ مکی ہے

سورۃ الضحی سورۃ ۹۳ سپارہ نمبر ۳۰ | اس سورۃ کا نام الضحی ہے اور اس میں ایک رکوع اور گیارہ آیات ہیں پچھلی سے پچھلی سورۃ

میں آنحضرت صلعم کے کمالات کا نقشہ کھینچ کر آپ کو عالم روحانی کا آفتاب قرار دیا تھا اور اس کے بعد آپ روشنی لینے والوں اور اس روشنی کے رد کرنیوالوں کا ذکر تھا۔ اب یہاں بتایا ہے کہ ظاہری نظارہ قدرت کے مطابق اسلام کی اس پہلی جدو جہد کے بعد ایک سکون کا زمانہ بھی آئیگا جسے لیل سے مشابہت دی ہے مگر اللہ تعالی اپنے نبی کو چھوڑیگا نہیں اور امر اسلام ترقی کرتا جائیگا۔ سورۃ

ابتدائی کی زمانہ کی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلعم دو تین رات بیمار ہو گئے تو رات کو تہجد کیلئے نہیں اُٹھے تھے تو ایک خبیث عورت نے کہا کہ آپکے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری مگر اول تو تہجد کیلئے نہ اُٹھنے کو وحی کے آنے سے کوئی تعلق نہیں اور دوسرے دو رات یا تین رات وحی کے نہ آنے پر "ودع" اور "قلی" کے لفظ بھی نہیں بولے جاسکتے کیونکہ وحی کا روزانہ نازل ہونا کوئی لازمی امر نہ تھا بلکہ یہاں اشارہ آئندہ زمانہ کی طرف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہے کہ اسلام پر زمانہ نبوی کے بعد ایک زمانہ غربت کا پھر آنیوالا تھا۔ بدء الاسلام غریبا سیعود غریبا کما بدء۔ اور دن کی روشنی و رات کے سکون کی گواہی کو جو پیش کیا ہے تو وہ بھی اسی لحاظ سے یعنی ایک زمانہ تو اسلام پر ضحی کا ہے جب سورج کی شعاعیں تیز پڑ رہی ہیں اور بکمال درجہ کی جد و جہد کی وجہ سے اسلام اور مسلمان نصرت الہٰی سے مالا مال ہو رہے ہیں اور ایک زمانہ اسکے بعد سکون کا ہے جب یہ جد و جہد نہ رہیگی اور بظاہر ایسا معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نصرت چھوڑ دی ہے مگر اللہ تعالیٰ اسلام کو نہیں چھوڑیگا بلکہ اسکے بعد پہلے سے بھی بڑھ چڑھکر اسلام ترقی کریگا۔

سورۃ الانشراح سورۃ ۹۴ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الانشراح ہے اور اس میں ایک رکوع اور آٹھ آیات ہیں

اور اس میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت کے دلائل قایم کر دیئے ہیں اسلئے اب اسلام ناکام نہیں ہو سکتا۔ یہ سورۃ بھی ابتدائی ہی زمانہ کی ہے بعض لوگوں نے یہاں اس واقعہ شرح صدر کیطرف اشارہ سمجھا ہے جو بچپن میں اور پھر بعد بلوغت آپ کو پیش آیا اور وہ ایک کشفی نظارہ تھا جس میں یہ دکھایا گیا کہ آپکے دل کو ہر قسم کی آرائش سے پاک کیا گیا۔ لیکن شرح صدر سے مراد یہاں وہی ہے جو امام راغب نے بیان کیا ہے یعنی انوار الٰہی اور سکینت سے آپ کے سینہ مبارک کا بھر جانا اور یہ بذریعہ وحی وقوع میں آیا۔ اس غم نے کہ دنیا کسطرح اپنے مولیٰ سے دور پڑی ہوئی اور ناپاکیوں میں ملوث ہے آپکی پیٹھ کو توڑ رکھا تھا۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین اللہ تعالیٰ نے جب آپ کے سینے کو روشن کر دیا اور رستے کھول دیئے تو وہ بوجھ بھی ہلکا ہو گیا اور رفع ذکر بھی عطائے بندہ سے ہوا۔

سورۃ التین سورۃ ۹۵ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام التین ہے اور اس میں ایک رکوع اور آٹھ آیتیں ہیں اسکے نام میں سلسلہ موسویہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا ہے کہ انسان کا بلند مرتبہ اخلاق فاضلہ پر قائم رہنے سے رہتا ہے۔ جمہور کے نزدیک یہ سورۃ مکی ہے

سورۃ العلق سورۃ ۹۶ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام العلق ہے اور اس میں ایک رکوع اور انیس آیتیں ہیں اس سورۃ

کے ابتدائی آیات میں سب سے پہلی وحی ہے جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی
تو علق نام میں یہ اشارہ ہے کہ اب اس تئے۔۔۔۔ تعلق سے جو ذات باری کیساتھ
پیدا ہوتا ہے آپکو ایک نئی زندگی دی جاتی ہے اور اس میں اشارہ اس انقلاب
عظیم کی طرف ہے جو ایک گمنام آدمی کے ذریعہ سے دنیا میں ہونیوالا تھا۔ اس
سورۃ کا پہلا حصہ سب سے پہلی وحی ہے جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی اور
باقی حصہ بھی ابتدائی ہی زمانہ کا ہی ہے۔

سورۃ القدر سورۃ ع ۹۷ سپارہ نمبر ۳۰ — اس سورۃ کا نام القدر ہے اور اس میں ایک رکوع اور پانچ آیات ہیں اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ اس میں
امور خیر و برکت نازل ہوتے ہیں۔ اس سورۃ میں اصلی ذکر قرآن کریم کے نزول
کا ہے جو لیلۃ القدر میں اتارا گیا یہ سورۃ ابتدائی ہی زمانہ کی ہے

سورۃ البینۃ سورۃ ع ۹۸ سپارہ نمبر ۳۰ — اس سورۃ کا نام البینۃ ہے اور اس میں ایک رکوع اور آٹھ آیتیں ہیں۔

یہاں رسول کریم صلعم کو کھلی دلیل قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ دنیا گناہ اور
ناپاکی میں اسقدر ملوث ہو گئی تھی کہ بغیر آسمانی بارش اور اللہ تعالیٰ کے رسول
کے اسکا گناہ کی غلامی سے نکلنا محال تھا اگر محمد رسول اللہ صلعم کی قوت قدسی
دنیا میں نہ آتی تو دنیا شرک و ضلالت سے باہر نہ نکل سکتی۔

سورۃ الزلزال سورۃ ع ۹۹ سپارہ نمبر ۳۰ — اس سورۃ کا نام الزلزال ہے اور

اس میں ایک رکوع اور آٹھ آتیں ہیں اور اسکے نام میں یہ اشارہ ہے کہ اس روحانی ترقی کے پیدا کرنے کیلئے جسکا پیام رسول اللہ صلعم لائے ہیں ایک انقلاب عظیم دنیا میں رونما ہوگا یہ سورۃ ابتدائی مکی زمانہ کی ہے

سورۃ العادیات نمبر ۱۰۰ سورۃ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام العادیات ہے اس میں ایک رکوع اور گیارہ آیاتیں ہیں اور اس نام میں خیل یعنی رسالہ کے گھوڑوں کی طرف اشارہ ہے اور یہ بتایا ہے کہ وہ انقلاب عظیم جسکا ذکر پچھلی سورۃ میں تھا اس پر گھوڑے بھی گواہ ہونگے یعنی اسکا پیش خیمہ لڑائیاں ہونگی اور یا اگر مراد نفوس عادیات لئے جائیں تو مومنوں کی ترقیات روحانی کی طرف اشارہ ہے جو حصول کمالات کیلئے سرپٹ دوڑاتے ہیں اور محبت الٰہی کی آگ کو روشن کرتے ہیں۔ حرص وہوا کی فوجوں پر حملہ کرتے ہیں اور انکے اعمال اوپر چڑھتے ہیں یہ بھی ابتدائی زمانہ مکی کی سورۃ ہے۔

سورۃ القارعہ نمبر ۱۰۱ سورۃ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام القارعہ ہے اور اس میں ایک رکوع اور گیارہ آیات ہیں پچھلی سورۃ کا مضمون یہاں بھی جاری رکھا ہے اور یہ ابتدائی مکی زمانہ کی سورۃ ہے۔ القارعہ قرع کے معنی ہے ایک چیز کا دوسری پہ مارنا اور قارعہ سخت مصیبت کو بھی کہا جاتا ہے (الرعد ۱۳) میں دنیوی عذاب پر یہ لفظ بولا گیا ہے اور القارعہ قیامت بھی ہے اور وہ مصیبت بھی جسکا وعدہ دیا جاتا تھا اور یہاں دونوں مفہوم لئے جا سکتے ہیں۔

سورۃ التکاثر سورۃ ۱۰۲ سپارہ نمبر ۳۰	اس سورۃ کا نام التکاثر ہے اس میں ایک رکوع اور آٹھ آیات ہے یہاں

یہ بتایا ہے کہ کثرت مال و دولت کی خواہش اور تڑپ انسان کو اصلی مقصد زندگی سے غافل رکھتی ہے ورنہ وہ انہماک حرص وہوا کو دوزخ کے رنگ میں یہاں بھی دیکھ سکتا ہے۔ قبروں کا دیکھنا موت سے کنایہ ہے یعنی بد کار اس دنیا میں بھی دوزخ ہی ہوتا ہے مگر انہماک دنیا کی وجہ سے اسے دیکھتا نہیں۔

سورۃ العصر سورۃ ۱۰۳ سپارہ نمبر ۳۰	اس سورۃ کا نام العصر ہے اور اس میں ایک رکوع ۳ آیات ہیں اور اسکے نام میں

مرور ایام کی طرف اشارہ ہے کہ وقت ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے اور ہر انسان جو اس وقت کو اچھے مصرف میں نہیں لاتا وہ نقصان میں ہے۔ ایک طرف وقت کی قدر سکھائی ہے کہ ہر لمحہ جو گزر جاتا ہے وہ انسان کو نقصان میں چھوڑتا ہے اگر اسے کسی اچھے مصرف پر نہیں لگایا اور زمانہ کی شہادت یعنی تاریخ بھی یہی بتاتی ہے کہ اس زندگی سے فایدہ اٹھانے والے وہی لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے وقت کو اچھے کام پر لگایا۔

سورۃ الھمزۃ سورۃ ۱۰۴ سپارہ نمبر ۳۰	اس سورۃ کا نام الھمزۃ ہے اور اس میں ایک رکوع اور نو آیات ہیں پچھلی سورۃ کے

مقابل یہاں لوگوں کی حالت دکھائی ہے جو مال دنیا سے محبت کرتے ہیں اور

بجائے اپنی اصلاح کرنے کے دوسروں کی عیب شماری میں لگے رہتے ہیں۔
آگ کا اصل منبع دل ہے کیونکہ دل سے ہی اعمال کا تعلق بلحاظ نیت وغیرہ ہے

سورۃ الفیل سورۃ ۱۰۵ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الفیل ہے اور اس میں ایک رکوع اور پانچ آیات ہیں اور اس نام میں اشارہ اصحاب الفیل کے واقعہ کی طرف ہے جنہوں نے خانہ کعبہ کو تباہ کرنا چاہا مگر خود تباہ ہوگئے اور اس سورۃ میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حق کو جو محمد رسول اللہ صلعم لائے ہیں دنیا کی تمام طاقتوں کے مقابلہ میں بچائیگا اور صلیب اور توحید کے جنگ میں توحید ہی غالب آئیگی یہ سورۃ بھی بالاتفاق مکی زمانہ کی ہے۔

تاریخ میں یہ واقعہ اصحاب الفیل کے نام سے موسوم اور لشکر کا نام اصحاب الفیل ہے یہ اس ہاتھی کی وجہ سے ہوا جو لشکر کے ساتھ تھا اور جسکا نام محمود تھا اور بعض کے نزدیک کئی ہاتھی تھے اور ابرہہ کا ہاتھی محمود نامی تھی۔

سورۃ القریش سورۃ ۱۰۶ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام القریش ہے اور اس میں ایک رکوع اور چار آیتیں ہے اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ قریش جن پر ہم نے اسقدر احسان کیا۔ انہیں چاہیئے تھا کہ خدائے واحد کی جو اس گھر کا رب ہے عبادت کرتے کیونکہ خدا نے ہی ان کو تجارت کا سامان دیکر بھوک سے بچایا اور کعبہ کو حرم بنا کر دشمنوں کے

خوف سے محفوظ کر دیا۔ قریش کی تجارت گرمیوں میں شام کی طرف سردیوں میں
یمن کی طرف تھی۔ حرم کی وجہ سے حملہ سے محفوظ کیا تجارت کی وجہ سے بھوک پیاس
بجھانے کے سامان مہیا کئے اس نعمت کے شکر میں خدائے واحد کی عبادت کے بجائے انہوں نے
اسکی تکذیب کی یہ انہوں نے ٹھیک نہیں کیا۔؟

سورۃ الماعون سورۃ ۱۰۷ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الماعون ہے اور اس میں ایک رکوع اور سات آیتیں ہیں یہاں
بتایا ہے کہ وہ دین جسکی طرف محمد رسول اللہ صلعم بلاتے ہیں وہ اصل میں بیکسوں اور
غریبوں کی ہمدردی ہے جب تک یہ دل میں پیدا نہیں ہوتی اسوقت تک نماز
بھی ایک دکھاوا ہے یہ سورۃ مکی ہے

سورۃ الکوثر سورۃ ۱۰۸ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الکوثر ہے اور اس میں ایک رکوع تین آیات ہیں اور اسکے نام
میں یہ اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر کثیر دیگئی ہے یعنی ہر قسم کے
بھلائیوں سے اتنا بڑا حصہ دیا گیا ہے جو پہلے انبیاء کو نہیں دیا گیا اور آپ سے
دشمنی کرنے والے ہمیشہ ناکام رہا کرینگے۔

سورۃ الکافرون سورۃ ۱۰۹ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الکافرون ہے اور اس میں ایک رکوع اور چھ آیات ہیں
اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ رسول خدا صلعم اور آپکے دین میں کفر کی کوئی تاریکی

باقی نہیں رہیگی اور اس سورۃ میں توحید کا عملی رنگ پیش کیا ہے یعنی عملی طور پر رسول اللہ صلعم اور آپکے پیرو ان چیزوں کی عبادت سے بیزار ہیں جنکی عبادت کفار کرتے ہیں اور یہ ابتدائی مکی زمانہ کی سورۃ ہے۔

سورۃ النصر سورۃ ۱۱۰ سپارہ نمبر ۳۰ — اس سورۃ کا نام النصر ہے اور اس میں ایک رکوع اور تین آیتیں ہیں اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آنحضرت صلعم کو مطابق ان وعدوں کے جو پیشتر سے کئے گئے ہیں ملی۔ یہ سورۃ بلحاظ نزول مقام مکی ہے اور بلحاظ زمانہ مدنی یعنی ہجرت کے بعد نازل ہوئی اور اسکا نزول حجۃ الوداع میں ہوا اسی لحاظ سے اسے مکی سورتوں کے مجموعہ میں شامل کیا ہے۔

سورۃ اللہب سورۃ ۱۱۱ سپارہ نمبر ۳۰ — اس سورۃ کا نام اللہب ہے اور تبت بھی کہہ لیتے ہیں اور اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں ہیں اس میں ان لوگوں کا انجام ہلاکت ہونا بتایا ہے جو عداوت حق میں غضب سے بھر جاتے ہیں اسی کی طرف ابولہب کے ذکر میں اشارہ ہے اور یہ ابتدائی مکی زمانہ کی سورۃ ہے۔

اصل غرض صرف یہ بتانا ہے کہ جو شخص مخالفت میں ابولہب بنتا ہے اسکا انجام اچھا نہیں اور وہ ہلاک ہو کر رہیگا اور ابولہب جنگ بدر کے سات دن بعد وبائی بیماری سے مر گیا اور اسکے گھر کے لوگ بھی اسکے پاس نہ گئے اور آخر

جشیوں سے اُٹھوا کر اُسے دفن کرا دیا گیا۔

سورۃ الاخلاص سورۃ ۱۱۲ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الاخلاص ہے اور اس میں ایک رکوع اور چار آیتیں ہیں اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ اس میں توحید باری کو ہر قسم کے شرک سے خالص کر کے بیان کیا گیا ہے اور اس توحید کے جامع تعلیم پر قرآن کریم کو ختم کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ یہی اسکی تعلیم کا لب لباب ہے اور یہ ابتدائی مکی سورتوں میں سے ایک ہے۔

سورۃ الفلق سورۃ ۱۱۳ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الفلق ہے اور اس میں ایک رکوع اور پانچ آیات ہیں اور اسکے نام میں اشارہ ہے کہ جسطرح اللہ تعالیٰ تاریکیوں کو پھاڑ کر روشنی نمودار کرتا ہے اسی طرح اس شخص کیلئے ظلمتوں میں سے روشنی نکالتا اور اس کو کامیاب کرتا ہے جو اسکی پناہ میں آتا ہے۔ یہ سورۃ مکی ہے مدنی نہیں جیسا بعض روایات کی بناء پر خیال کر لیا گیا ہے اور سحر کی روایت یقیناً غلط ہے۔

سورۃ الناس سورۃ ۱۱۴ سپارہ نمبر ۳۰

اس سورۃ کا نام الناس ہے اور اس میں ایک رکوع اور چھ آیتیں ہے اور اسکے نام میں یہ اشارہ ہے کہ سب لوگوں کا حقیقی تربیت کرنیوالا حقیقی بادشاہ اصل محبوب صرف ایک خدا ہی اور اسی رب بادشاہ محبوب کی پناہ میں رہنا چاہئیے۔ اس سورۃ پر قرآن شریف کا خاتمہ ہوتا ہے نزول اسکا اور اس سے پہلی سورۃ کا ایک ہی وقت ہوا ہے اور یہ ایک دوسرے کے مضمون کی تکمیل کرتی ہیں

رموز اوقاف قرآن مجید

ہر ایک زبان کے اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں۔ کہیں نہیں ٹھہرتے کہیں کم ٹھہرتے ہیں۔ کہیں زیادہ۔ اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اسکا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے اسلئے اہل علم نے اسکے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں۔ جن کو رموز اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے ان رموز کو ملحوظ رکھیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(○) جہاں بات پوری ہو جاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ت ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقف تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی۔ چھوٹا سا حلقہ لکھ دیا جاتا ہے اس علامت کو آیت کہتے ہیں۔

(مـ) یہ علامت وقف لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیئے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے اسکی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیئے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اٹھو مت بیٹھو جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو اٹھو پہ ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائیگا جس میں اٹھنے

کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔ اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائیگا۔

(ط) وقف مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے

(ج) وقف جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

(ز) علامت وقف مجوز کی ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

(ص) علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

(صلے) الوصل اولیٰ کا اختصار ہے یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

(ق) قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔

(صل) قد یوصل کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے

(قف) یہ لفظ قف ہے جس کے معنی ہیں ٹھیر جاؤ اور یہ علامت وہاں استعمال کیجاتی ہے جہاں پڑھنے والے کو ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

(س) یا سکتہ سکتے کی علامت ہے یہاں کسی قدر ٹھیر جانا چاہیئے۔ مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

(وقفہ) لمبے سکتے کی علامت ہے یہاں سکتے کی نسبت زیادہ ٹھیرنا چاہیئے۔

لیکن سانس نہ توڑے سکتے اور وقفے میں یہ فرق ہے کہ سکتے میں کم ٹھیرنا ہوتا ہے اور وقفے میں زیادہ ۔

(لا) لا کے معنی نہیں کے ہیں یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھیرنا چاہیئے آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھیر جانا چاہیئے بعض کے نزدیک نہ ٹھیرنا چاہیئے لیکن ٹھیر جائے یا نہ ٹھیر جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا ۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہیئے جہاں عبارت کے اندر رکھا ہو ۔

(ك) کذلک کی علامات ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے

قرآن کے متعلق بعض معلومات

(۱) کوفی قراء کے نزدیک آیات قرآن مجید کی تعداد ۶۲۳۶ ہے غیر کوفی آیات کی شناخت کیلئے ۵ کا ہندسہ درج کیا گیا ہے

(۵) کا ہندسہ

(۲) قرآن شریف میں کل پانچ سو اٹھاون ۵۵۸ رکوعات ہیں ہر پارہ کی پہلی چوتھائی پر الربع اور نصف پر النصف اور تین چوتھائی پر الثلثہ کے الفاظ حاشیہ میں لکھے گئے ہیں اور الجزء ختم سپارہ پر

ربع
نصف
ثلث
الجزء

(۳) جس آیت پر رکوع ختم ہوا ہے اسکے بالمقابل حاشیہ پر ع کی علامت لکھی گئی ہے ع کے بالائی عدد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورۃ کا کون

ع

رکوع ہے بیچ کے ہندسہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس رکوع کی اتنی آیات ہیں۔ نیچے ۵ کے عدد سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ پارہ کا کون رکوع ہے۔

قرآن شریف میں تیس ۳۰ پارہ، منزلیں اور ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتیں ہیں جن میں سے ۸۶ مکی ۲۸ مدنی ہیں۔

قرآن شریف میں بعض مقامات پر ایسے الف بھی آتے ہیں جو پڑھے نہیں جاتے انا کے ن کے بعد والا الف بھی نہیں پڑھا جاتا یہ لفظ کثرت سے آتا ہے

قرآن شریف کے کل سجدہ مقامات میں سے سولہ ۱۶ متقدمین کے نزدیک ہیں اور حاشیہ پر انھیں مع سے تعبیر کیا گیا ہے اور اٹھارہ متاخرین کے نزدیک ہیں جنھیں حاشیہ پر معانقہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ مع

قرآن مجید میں ایسی آیات بھی ہیں جنھیں پڑھنے سے امام ابو حنیفہ کے نزدیک سجدہ واجب ہو جاتا ہے اگر ایسی آیت پڑھے یا سنے تو بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہہ کر سجدہ کرے اور ۳ مرتبہ سبحان ربی الاعلی پڑھنے کے بعد تکبیر کہے اور سر اٹھائے تشہد اور سلام کی ضرورت نہیں مگر سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ پڑھ لیا کرے تو زیادہ ثواب ہے حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلعم سجدہ تلاوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے امام ابو حنیفہ کے نزدیک کل سجدوں کی تعداد (۱۴) ہے حضرت امام شافعی کے نزدیک سورۃ الحج کے آخری رکوع میں بھی ایک سجدہ ہے اور وہ کل پندرہ سجدے مانتے ہیں۔

قرآن شریف کے کل سجدۂ تلاوت ۱۴ اور حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک ۱۵ ہیں

(۱) یسجدونه وله یسجدون ———	(۹) سپارہ سورۃ انفال رکوع ۱۴
(۲) للّٰہ یسجد من فی السموات ———	(۱۳) سپارہ سورۃ الرعد رکوع ۷
(۳) للّٰہ یسجد ما فی السموات و الارض ———	(۱۴) سپارہ سورۃ نحل رکوع ۱۱
(۴) یخرّون للاذقان سجدا ———	(۱۵) سپارہ سورۃ کہف رکوع ۱۱
(۵) یسجونہ او لہ یسجدون ———	(۱۶) سپارہ سورۃ انفال رکوع ۱۳
(۶) ان اللّٰہ یسجد لہ من فی السموات ———	(۱۷) سپارہ سورۃ حج رکوع ۸
(۷) ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم ———	(۱۷) سپارہ سورۃ حج رکوع ۱۶ ا عندالشافعی
(۸) انسجد لما تامرنا وزادهم نفورا ———	(۱۹) سپارہ سورۃ فرقان رکوع ۳
(۹) الا یسجدوا للّٰہ الذی ———	(۱۹) سپارہ سورۃ نمل رکوع ۱۶
(۱۰) اذا ذکروا بہا خروا سجدا ———	(۲۱) سپارہ سورۃ سجدہ رکوع ۱۴
(۱۱) خرّ راکعا و اناب ———	(۲۳) سپارہ سورۃ ص رکوع ۱۱
(۱۲) واسجدوا للّٰہ الذی خلقہن ———	(۲۴) سپارہ سورۃ حم السجدہ رکوع ۱۸
(۱۳) فاسجدوا للّٰہ واعبدوا ———	(۲۷) سپارہ سورۃ النجم رکوع ۶
(۱۴) واذا قری علیہم القرآن لا یسجدون	(۳۰) سپارہ البروج رکوع ۸
(۱۵) واسجد واقترب ———	(۳۰) سپارہ سورۃ العلق رکوع

قرآن مجید کی بعض خصوصیات

(۱) سب سے لمبی آیت قرآن مجید کی یٰایھا الذین اٰمنوا اذا تداینتم بدین سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ البقر کی آیت نمبر ۲۸۳ بکل شیئ علیم پر ختم ہوتی ہے (سورۃ البقر آیت ۲۸۲ سپارہ تلک الرسل ۳ ع ۶)

(۲) سب سے چھوٹی آیت مقطعات کو چھوڑ کر والعصر یا والحاقہ اور والفجر ہے یہ آیتیں دو الفاظ سے مرکب ہیں۔

(۳) صرف ایک لفظ کی آیت "مدھامتٰن" ہے جو سورۃ الرحمٰن میں ہے

(۴) صرف ایک آیت کا پورا رکوع سورۃ مزمل کا آخری رکوع ہے۔

(۵) کل سورتیں معہ سورۃ فاتحہ (۱۱۴) ہیں۔

(۶) سب سے بڑی سورۃ سورۃ بقرہ ہے اور سب سے چھوٹی سورۃ کوثر ہے

(۷) تین آیتوں سے کم کی سورۃ نہیں

(۸) سورتیں اور آیتیں اور ان دونوں کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ رکوع۔ منزلیں۔ سپارے اور اعراب پہلے بزرگوں نے لوگوں کی سہولت کے لئے خود لگائے ہیں۔

(۹) سب سے پہلی وحی قرآن کی سورۃ علق کی پہلی چھ آیات ہیں بسم اللہ کو

شامل کر کے اقرأ باسم ربک الذی خلق۔ الخ

(۱۰) سب سے آخری وحی سورۃ بقرہ میں ہے "واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس بما کسبت وھم لا یظلمون۔

(۱۱) سورۃ انفال اور توبہ ایک ہی سورۃ کے دو ٹکڑوں کے نام ہے

(۱۲) مقطعات قرآنی یہ ہیں۔ الم چھ دفعہ الر پانچ دفعہ حم چھ دفعہ طسم دو دفعہ اور باقی سب ایک دفعہ المر۔ المص۔ کھیعص۔ طہ۔ طس۔ یس۔ حم۔ عسق۔ ص۔ ق۔ ن۔

(۱۳) اٹھائیس حروف تہجی میں سے چودہ حروف مقطعات میں آتے ہیں۔ جس میں سے تین (ق۔ ن۔ ی) نقطوں والے ہیں باقی بے نقطہ۔

(۱۴) یہ کتاب حکیم "حرف ب" سے شروع ہوتی ہے اور "س" پر ختم ہوتی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ بس ہے کافی ہے ہمارے لئے اور یہی آخری کتاب ہے۔

(۱۵) قرآن مجید کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں اور چار سو چوالیس رکوع ہیں

(۱۶) سب سے بڑا لفظ "فسیکفیکھم" ہے

(۱۷) کل پندرہ سجدے اسکے اندر ہیں

(۱۸) سورۃ فاتحہ دو دفعہ نازل ہوئی مکہ میں بھی اور مدینہ میں بھی

(۱۹) باقی ایک سو تیرہ سورتوں میں سے چھیاسی مکی ہیں اور ستائیس مدنی ہیں

(۲۰) قرآن شریف کے کل الفاظ اپنی تعداد ۷۷۹۳۴ ہیں جن میں سے ۲۹۰۲۰ الفاظ مکرر ہیں باقی الفاظ ۴۱۹۱۴ غیر مکرر ہیں۔

سید رشید احمد

(۲۱) متاخرین کے نزدیک معانقے ۱۴ اور متقدمین کے نزدیک ۱۶ ہیں

(۲۲) قرآن شریف کی آیات میں ۱۰۰۰ وعدہ کی ہیں ۱۰۰۰ وعید کی ہیں ۱۰۰۰ امر کی ہیں ۱۰۰۰ نہی کی ہیں ۱۰۰۰ امثل کی ہیں ۱۰۰۰ قصص کی ہیں ۵۰۰ حلال وحرام کی ہیں ۱۰۰ دعاؤں کی ہیں۔

(۲۳) کل انبیاء جن کا ذکر قران میں ہے وہ ۲۸ ہیں

۲۲ ایسے ہیں جنکا نام اور عہدہ نبوت ساتھ درج ہے } ابراہیم۔ ادریس۔ اسحاق۔ اسمٰعیل۔ الیاس۔ الیسع۔ ایوب۔ داؤد۔ زکریا۔ سلیمان۔ شعیب۔ صالح۔ عیسیٰ۔ لوط۔ موسیٰ۔ نوح۔ ہارون۔ یحییٰ۔ یعقوب۔ یوسف۔ یونس۔ محمد مصطفےٰ صلعم

۲ ایسے ہیں جنکا نام ہے مگر عہدہ نہیں۔ (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) عزیر علیہ السلام

وہ نبی جنکا نام درج قرآن ہے مگر یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ ذاتی نام ہے یا صفاتی پھر ان کی نبوت بھی زیر تحقیق ہے۔ (۱) ذوالکفل

نام درج قرآن ہے مگر انکے نام خواہ صفاتی یا ذاتی درج نہیں ہے پھر نبوت میں اختلاف ہے } (۱) ذوالقرنین (۲) تبع (۳) لقمان۔

نام قرآن میں ذکر نہیں مگر نبی کا ذکر ہے } سموئیل سورہ بقرہ آیت $\frac{۲۴۶}{۲۴۷}$ میں دو دفعہ نبی کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔

(۲) الاسباط (وہم اولاد یعقوب) انکی طرف وحی کیگئی

(۳) خضر کے متعلق } (۴) اذا ارسلنا الیھم اثنین فعززنا بثالث کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ

قرآن شریف کے آداب

(۱) تلاوت قرآن کے شروع کرنے سے پہلے "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھنا چاہیئے کیونکہ حکم ہے فاذا قرءت القران فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم

(۲) اعوذ کے بعد کسی جگہ سے بھی قرآن پڑھنا ہو تو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھے

(۳) سورہ فاتحہ سنکر یا پڑھ کر "آمین" کہنا مسنون ہے

(۴) قرآن کریم ختم کر کے یہ دعا پڑھے۔ اللھم انس وحشتی فی قبری اللھم ارحمنی بالقرآن العظیم واجعلہ لی اماما ونورا وھدی ورحمۃ۔ اللھم ذکرنی منہ ما نسیت وعلمنی منہ ما جھلت وارزقنی تلاوتہ اناء اللیل واناء النھار واجعلہ لی حجۃ یارب العالمین۔

(۵) سورۃ ملک یا تبارک الذی کی آخری آیت پڑھنے یا سننے کے بعد اللہ یاتینا وھو رب العالمین پڑھنا چاہیئے۔

(۶) سورۃ اعلیٰ کی پہلی آیت پڑھنے یا سننے پر "سبحان ربی الاعلیٰ" پکار کر کہنا چاہیئے یعنی سبح اسم ربک الاعلیٰ کو سنکر یا پڑھ کر۔

(۷) سورۃ غاشیہ کی آخری آیت "ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم" کے بعد یہ جواب دینا چاہیئے اللھم حاسبنا حسابا یسیرا۔

(۸) سورۃ التین کی آخری آیت "الیس اللہ باحکم الحاکمین" پڑھ کر یا سنکر کہنا چاہیے "بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاھدین"۔

(۹) سورۃ بنی اسرائیل کے آخری الفاظ "وکبرہ تکبیراً" کے جواب میں اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

(۱۰) سورۃ قیامۃ کی آخری آیت "الیس ذالک بقادرٍ علیٰ ان یحیی الموتیٰ" کے جواب میں "بلیٰ انہ علیٰ کل شیٍٔ قدیر" کہیں۔

(۱۱) سورۃ مرسلات کے آخری آیت "فبای حدیث بعدہ یؤمنون" کے جواب میں "امنا باللہ وحدہ" پڑھے۔

(۱۲) سورۃ رحمان میں "فبای اٰلاء ربکما تکذبان" پوری سورۃ کو ختم کر کے "لا بشیٍٔ من نعمائک ربنا نکذب فلک الحمد"

قرآن مجید کے کلمات۔ آیات۔ زیر و زبر وغیرہ

قرآن مجید کے کل کلمے ۷۶۴۳۰	قرآن مجید کے کل آیات کوفی ۶۲۳۶
" " آیات ۶۶۶۶	" " " آیات بصری ۶۲۱۶
" " آیات مکی ۶۲۱۲	قرآن کے کل حروف حضرت عبداللہ ابن مسعود
" " آیات مدنی ۶۲۱۴	کے نزدیک ۳۲۱۲۶۷۰
" " آیات شامی ۶۲۵۰	حضرت مجاہد کے نزدیک ۳۲۱۱۲۱

وجہ اختلاف یہ ہے کہ بعض نے ایک لفظ کو دو کلمہ قرار دیا ہے اور بعض ایک کلمہ اسی طرح بعض حرف مشدد کو ایک حرف شمار کرتے ہیں اور بعض دو حرف

حروف اور اُن کے زیر و زبر و پیش مدّ و تشدید اور نقطے

قرآن مجید کے کل زبر ۵۳۲۴۳	کل سورے قرآن کے ۱۱۴
" " " زیر ۳۹۵۸۲	کل رکوع ۵۴۰
" " " پیش ۸۸۰۳	سپارہ ۳۰
" " " مدّ ۱۷۷۱	قرآن مجید کی کل منزلیں ۷
" " " تشدیدیں ۱۲۵۳	فمی بشوق منزل کی پہچان ہے؟
" " " نقطے ۱۰۵۶۸۱	ف سے فاتحہ م سے مائدہ ی سے

یونس ب سے بنی اسرائیل ش سے سورۃ شعراء و سے والصافات ق سے منزل سور

اخماس بصری ۱۲۴۶ - اعشار بصری ۶۲۳ -

اخماس کوفی ۷، ۴۸ - اخشار کوفی ۴۲۳

علامات قرآن کا مفہوم

ھ سے مراد ہو یعنی کوفیوں کی پنج آیات یا کوفیوں و بصریوں کی پنج آیات

ی سے مراد دس آیات مراد ہے

خب سے مراد بصریوں کے پانچ آیات

خ سے خمس اور حب سے بصری

عب سے مراد عشری بصری دس آیات بصریوں

کی مکمل ہوئیں ۔

تب بصریوں کے نزدیک آیت پوری ہوئی

لب بصریوں کی آیت نہیں ہے

بت آیت کوفیوں کی ہے

تد آیت مدنیوں کی ہے

شاع شا سے مراد شامیوں کی

عم سے دس آیت کوفیوں کی

تک مکیوں کی آیت مراد ہے

وقف النبی صلعم یہاں پڑھنے میں ٹھیرو

وقف غفران " "

وقف منزل " "

لا ۔ ووا اوپر نیچے ہو تو اس سے مراد

اوپر والی عمل میں لاؤ اگرچہ جائز دونوں ہے مگر اوپر والی فائز ہے ۔

ایسی سورتیں جنمیں الف سے لیکری تک صرف ایک ایک ہی حرف آیا ہے

سوال	وہ سورۃ جس میں صرف ایک الف ہو	جواب	کوئی نہیں
"	" " ایک ہی ب ہو	"	تکاثر
"	" " " ت ہو	"	انا اعطیناک
"	" " " ث ہو	"	کوثر ۔ رب الفلق ۔ رب الناس
"	" " " ج ہو	"	والیل سورتیں ۔ تین ۱

انا انزلنا ۲ ۔ زلزال ۳ ۔ العادیات ۔ قارعہ ۵

			تکاثر[٦] - ھمزہ[٧] - قریش[٨] - تبت[٩] - ناس[١٠]
سوال	وہ سورۃ جنمیں صرف ایک آ ہو	جواب	پانچ سورتیں الم نشرح[١] - القارعہ[٢] - ماعون[٣] - قریش - انا اعطینا
"	" " " خ ہو	"	تیرہ سورتیں ناس فلق - نصر قریش - ھمزہ - عصر - قارعہ قدر - تین - بلد - بروج - شقت - کورت -
"	" " " د ہو	"	چار سورتیں الم نشرح - فیل - قریش - قل اعوذ برب الناس
"	" " " ج ہو	"	اٹھ فاتحہ تبت - نصر - قریش قل اعوذ برب الناس
"	" " " ر ہو	"	ایک قل یایھا الکفرون
"	" " " ز ہو	"	نو سورتیں طارق - اعلیٰ - غاشیہ - فجر - شمس - الم نشرح تین - علق - تکاثر
"	" " " س ہو	"	ہمزہ - قارعہ - بینہ - قدر (ان میں ایک سین بالا شین ہے)

سوال	جواب	
سوال وہ سورہ جنمیں صرف ایک ش ہو	جواب	قیامہ - الم نشرح - قدر - کوثر - ناس -
〃 〃 〃 ص	〃	مطففین - تین - زلزال قریش - کوثر - ہمزہ - نصر تبت - اخلاص - ناس -
〃 〃 〃 ض	〃	مرسلات - قیامہ - انشقت بروج - طارق - لیل عادیات - قارعہ - فیل ماعون

حروف تہجی کے لحاظ سے سورتوں کی کل فہرست اور تعداد

الف ۱۳ - ب ۵ - ت ۷ - ج ۳ - ح ۲ - د ۲ - ذ ۱ - ر ۳ - ز ۳ - س ۲ -
ش ۲ - ص ۳ - ض ۱ - ط ۴ - ع ۵ - غ ۱ - ف ۷ - ق ۸ - ک ۳ - ل ۳ - م ۱۴
ن ۱۰ - و ۱ - ہ ۲ - ی ۳ -

مفاتح سور میں حکمت

مفاتح سور میں ایک سر بلاغت رکھا گیا ہے جو اعجاز قرآن ہے - جس سورۃ میں جو مضمون زیادہ تر ملحوظ ہے اسی کی مناسب شروع سورہ میں الفاظ لائے

گئے ہیں۔ سورۃ کی ابتداء استقراء سے دس طرح سے فرمائی گئی ہے۔

(۱) خدائے تعالیٰ کی ثناء وصفت کے ساتھ۔ پھر ثنا کی دو قسمیں ہے (۱) صفات مدح کا ثبوت (۲) بُرے صفات سے تنزیہ و تقدیس پانچ سورتوں کو تحمید کے ساتھ۔ دو کو بلفظ تبارک اور سات کو سبحٰن سے شروع کیا پھر کہیں مصدر سے کہیں صیغہ ماضیہ سے کہیں مضارع سے شروع کیا گیا۔ حمد والی سورتیں (۱) فاتحہ (۲) انعام (۳) کہف (۴) سبا (۵) فاطر

(۲) دس سورتوں کو بلفظ نداء شروع کیا گیا پانچ کو بہ نداء رسول اللہ صلعم شروع کیا جیسے احزاب۔ الطلاق۔ تحریم۔ مزمل۔ مدثر۔ اور پانچ کو بنداء امت جیسے سورۃ نساء مائدہ۔ حج۔ حجرات۔ ممتحنہ۔

(۳) تئیس سورتوں کو جملہ خبریہ سے شروع کیا جیسے یسئلونک عن الانفال

(۴) پندرہ سورتوں کو قسم سے شروع فرمایا۔ ایک میں ملائکہ کی قسم ہے والصافات اور دو میں آسمانوں کی والسماء ذات البروج والطارق۔ اور چھ میں ان کے لوازم کی والنجم میں ستاروں کی والفجر میں مبداء نہار کی والشمس میں نشان نہار کی واللیل میں نصف زمانہ کی والضحیٰ میں نصف دن کی والعصر میں نصف اخر کی اور کل زمانہ کی دو میں ہوا کی جو ایک عنصر ہے والذاریات والمرسلات الطور زمین کی جزء کی ایک پہاڑی کی والتین نباتات کی والنازعات حیوان ناطق کی یا ایک قسم کی ملائکہ کی۔ والعادیات حیوان کی ایک قسم گھوڑوں کی قسم

(۵) سات سورتوں کو شرط سے شروع کیا گیا اذا وقعت الواقعہ اذا جاءک المنفقون۔ تکویر۔ انفطار۔ انشقاق۔ اذا زلزلۃ۔ اذا جاء نصر اللہ۔

(۶) تین سورتوں کو بددعا کے ساتھ شروع کیا گیا ہے ویل للمطففین ویل لکل۔ تبت

(۷) چھ سورتوں کو بصیغہ امر شروع کیا ہے قل اوحی۔ قل یایھا الکفرون قل ھو اللہ۔ قل برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔ اقتلک

(۸) چھ سورتوں کو بصیغہ استفہام شروع کیا ہے۔ ھل اتی عم یتساءلون ھل

(۹) ایک سورۃ کو "تعلیل" کے ساتھ شروع کیا ہے جیسے لایلف قریش

(۱۰) حروف تہجی سے انتیس ۲۹ سورتوں کو شروع کیا ہے اس میں یہ سر رکھا ہے کہ حروف کے جسقدر اقسام ہیں خواہ وہ اقسام صرفی ہوں یا اقسام تجریدی صفات حروف کے مثلاً مھموسہ شدیدہ وغیرہ سب کے نصف نصف ان حروفوں میں آگئے ہیں

تین سورتیں روم۔ عنکبوت۔ ن ایسی ہیں جہاں کہیں سورتوں کو ان حرفوں سے شروع کیا ہے وہاں ضرور ان کے بعد قرآن کا بھی کچھ نہ کچھ ذکر آیا ہی۔ جیسے الم ذالک الکتب۔ المص کتاب انزل الیک۔ الر تلک ایت الکتب المبین جس میں یہ اشارہ ہے کہ قرآن بھی انہی حرفوں و آیات سے مرکب ہے اسلئے کہیں حروف کو مفرداً ذکر فرمایا کہیں مرکباً ذکر کیا پھر کہیں دو دو سے کہیں تین تین کہیں پانچ سے ترکیب دی البتہ پانچ حرفوں سے کہیں زیادہ نہیں ہی

لئے کہ خماسی سے زائد مرکبات عرب میں نہیں ہوتے۔ بس قرآن میں زیادہ سے زیادہ خماسی ترکیب ہے اور حروف تہجی کو سورتوں سے پہلے لاکر یہ بتایا کہ تمہارے کلام اور خدا کے کلام کا مادہ اور عنصر ایک ہے یعنی یہی حروف تہجی ہیں۔

(سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۶)

ایسی سورتیں جسمیں کوئی بھی حرف صرف ایک ہی ہو

ایسی سورة میں جسمیں حرف ایک ہی ط ہو	جواب ۱۳	انفطار۔ بلد۔ لیل۔ ضحی۔ تین قدر۔ بینہ۔ عادیات۔ فیل قریش۔ ماعون۔ کوثر۔ تبت
حرف ایک ہی ظ ہو	۱۰	ملک۔ فزمل۔ نبا۔ نازعات عبس۔ فطرت۔ بروج۔ غاشیہ۔ لیل۔ الم نشرح
" " ع "	۴	قدر۔ کوثر۔ تبت۔ ناس
" " غ "	۱۶	مرسلات۔ قیامہ۔ دھر۔ کورت مطففین۔ شقت۔ بروج۔ اعلیٰ۔ فجر۔ بلد۔ ضحی۔ تین۔ عادیات نصر۔ تبت۔ فلق۔

ایسی سورۃ ہیں جسمیں حرف ایک ہی ف ہو	۷	زلزال۔ عصر۔ کوثر۔ کافرون۔ تبت۔ اخلاص۔ قل اعوذ برب الناس۔
″ ″ ″ ق ″	۸	شفا۔ الم نشرح۔ عصر۔ ہمزہ۔ قریش۔ کافرون۔ اخلاص۔ ناس
″ ″ ″ ث ″	۳	زلزال۔ تبت۔ ناس
″ ″ ″ ل ″	۰	کوئی نہیں
″ ″ ″ م ″	۱	اذا جاء نصر اللہ
″ ″ ″ ن ″	۲	فیل۔ اخلاص
″ ″ ″ و ″	۰	کوئی نہیں
″ ″ ″ ھ ″	۴	الم نشرح۔ کوثر۔ قل یایھا الکفرون
″ ″ ″ لا ″	۳	فاتحہ۔ کوثر۔ قریش
″ ″ ″ ی ″	۹	عادیات۔ شمس۔ قدر۔ فیل
		تکاثر۔ قریش۔ ماعون۔ کوثر۔ نصر
ایسی سورۃ جسمیں حرف ایک زیر ہو	۱	قل ہو اللہ احد
″ ″ ″ پیش ″	۱	انا اعطیناک
″ ″ ″ تین پیش ″	۱	والعصر

ایسی سورہ جسمیں حرف چار پیش ہو	۴	فاتحہ۔ فلق۔ لایلاف۔ فیل
" " " چھ " "	۱	واذا جاء نصر اللہ
" " " سات " "	۱	قل اعوذ برب الناس

قرآن مجید کے کل حروف حروف تہجی کے اعتبار سے

قرآن مجید کے حروف کی گنتی الف سے ے تک

الف	۴۸۸۷۲	س	۵۸۹۱	ن	۲۶۵۶۰
ب	۱۱۴۲۲	ش	۲۲۵۳	و	۲۵۵۳۶
ت	۱۰۱۹۹	ص	۲۰۱۳	ہ	۱۹۰۷۰
ث	۱۲۷۶	ض	۱۶۰۷	لا	۴۷۲۰
ج	۳۲۷۳	ع	۹۲۲۰	ء	۳۱۱۵
ح	۳۹۷۳	غ	۲۲۰۸	ی	۲۵۹۱۹
خ	۲۴۱۶	ف	۸۴۹۹		
د	۵۶۴۲	ق	۶۸۱۳	کل حروف کی گنتی	
ذ	۴۶۹۷	ک	۹۵۲۰	۳۲۱۱۸۰	
ر	۱۱۷۹۳	ل	۳۳۴۳۲		
ز	۱۵۹۰	م	۲۶۵۳۵		

مقطعات قرآنیہ کے متعلق ایک نوٹ

مقطعات کی نسبت اس زمانہ میں اعتراض ممکن تھا کیونکہ آزادی حد سے بڑھی ہوئی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے تمام متمدن قوموں (جو انتظام سلطنت کو خوب کر سکیں) میں اس کا رواج دیکر انہیں ملزم کر دیا۔ یورپ و امریکہ کے لوگوں کیلئے تو یہ مسئلہ صاف ہے کیونکہ وہ اپنی قلموں۔ دواتوں۔ پنسلوں۔ اور چھتریوں اور سلے ہوئے کپڑوں کو مقطعات کے نام سے وابستہ کرتے ہیں۔

یف اے۔بی۔اے۔ایم۔اے کو تو سب لوگ جانتے ہیں۔ ریلوں کے R . C اور G.I.P.R کو بھی اکثر سمجھتے ہیں اور بعض خطابات اور قومی دوکانوں کے مقطعات گو ذرا غور سے معلوم ہوتے ہیں مگر مخفی نہیں عرب میں بھی ان مقطعات کا رواج تھا۔

مقطعات قرآنیہ کے معانی و مطالب

جو ۲۹ سورتوں کے ابتدا میں آئی ہیں

آلم انا اللہ اعلم میں اللہ بہت جاننے والا ہوں انا کا پہلا حرف لے لیا اللہ کا درمیانی حرف اور اعلم کا آخری

ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ یہ اشارہ ہے اس طرف کہ اس سورۃ میں آدم بنی اسرائیل اور ابراہیم کا قصہ آئے گا۔

المص (۱۶۱) عدد اِنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ۔ صَادِقُ الْقَوْلِ۔ صَادِقُ الْوَعْد

الٓرٰ (۲۳۱) عدد انا اللہ اریٰ کیا دیکھتا ہوں۔ ادیٰ عمالکم یعنی جو کچھ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلوک کر رہے ہو اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے تعلقات ہیں وہ سب میں دیکھ رہا ہوں۔

الٓمّٓرٰ انا اللہ اعلم واریٰ۔ میں اللہ بہت جاننے والا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

کٓھٰیٰعٓصٓ ۱۹۵ عدد اسمائے الٰہی کریم۔ ہادی۔ یجیر و لا یجار علیہ (عالم۔ عزیز۔ عادل) کی طرف ان حروف میں اشارہ ہے۔ صادق الوعد ہے نیز ان آیات میں ان انبیاء کا ذکر ہے۔ زکریا۔ ھود۔ ادریس۔ اسمٰعیل اور ص سے مراد صداقت انبیاء ہے۔

طٰہٰ اکل عدد ۱۴ جس کو کسی کام کی دھن لگی ہوئی ہو کہ ضرور جائے اور اس میں وہ کامیاب ہو یا ناکامیاب ہو۔

طٰسٓ عدد ۶۹ ط کے معنی صحابہ رضؓ نے لطیف اور سٓ کے معنی سمیع۔ حضرت ابن جریر رضؓ نے اسے سورۃ نحل میں بیان کیا ہے

طٰسٓمّٓ ۱۰۹ عدد لطیف۔ سمیع۔ مجید۔ خدا۔

یٰسٓ ۷۱ عدد اے انسان کامل۔ اے سردار۔ کامل انسان جو بات کہتا ہے وہ سچی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے سردار بھی جھوٹ نہیں بولتے۔

صٓ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

حٰمٓ	۴۸ عدد	حمید۔ مجید۔ بادشاہ۔ حیّ کی طرف سے یہ کتاب آئی ہے حفیظ۔ حافظ الکتاب۔ م منزل الکتاب۔
عٓسٓقٓ	۲۷۸ عدد	ع سے تمام صفات الٰہی مراد ہیں جن کے پہلے ع آتا ہے جیسے علیؑ۔ علیم۔ عظیم۔ عزیز اور س سے سمیع۔ ق سے قادر۔ قدیر۔ قہار
قٓ	۱۰۰ عدد	قادر۔ قدیر۔
نٓ		دوات (ن مچھلی کو بھی کہتے ہیں)۔

قرآن کس ترتیب سے نازل ہوا

ترتیب نزول کے متعلق مختلف روائتیں ہیں ذیل کی ترتیب "اتقان" سے نقل کی جاتی ہے۔

سورہائے مکیہ علی الترتیب | اقرء باسم ربک۔ مدثر ۲ برہان میں ہے کہ سب سے پہلے سورۃ فاتحہ نازل ہوئی لیکن یہ روایت ضعیف سمجھی جاتی ہے ایک قول کے مطابق سورۃ فاتحہ یا ایھا المدثر کے بعد نازل ہوئی ن والقلم ۳۔ یا یھا المزمل ۴۔ یا یھا المدثر ۵۔ تبت یدا ۶۔ اذا الشمس کورت۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ والیل اذا یغشیٰ والفجر ۱۰۔ الم نشرح ۱۱۔ والعصر ۱۲۔ والعادیات ۱۳۔ انا اعطینٰک الکوثر ۱۴۔ الہٰکم التکاثر۔

ارایت الذی یکذب بالدین۔ قل یاایھا الکافرون۔ سورۃ الفیل۔ سورۃ فلق۔
قل اعوذ برب الناس۔ قل ھو اللہ احد۔ والنجم اذا ھوی۔ عبس وتولی۔ انا انزلنہ
والشمس۔ والسماء ذات البروج۔ والتین۔ لایلاف۔ القارعہ۔ لا اقسم بیوم القیامہ
ھمزہ۔ والمرسلات۔ ق والقران مجید۔ لا اقسم بھذا البلد۔ الطارق۔ اقتربت الساعۃ
ص والقران۔ اعراف۔ جن۔ یس۔ فرقان۔ ملائکہ (فاطر) مریم۔ طہ۔ واقعہ
شعراء۔ نمل۔ قصص۔ بنو اسرائیل۔ یونس۔ ھود۔ حجر۔ انعام۔ والصافات
لقمان۔ زمر۔ حم المومن۔ حم السجدہ۔ حم عسق۔ حم الزخرف۔ حم الدخان۔ حم الجاثیہ
حم الاحقاف۔ ذاریات۔ غاشیہ۔ کہف۔ نحل۔ نوح۔ ابراہیم۔ انبیاء۔
مومنون۔ الم تنزیل سجدہ۔ طور۔ ملک۔ حاقہ۔ سال سائل۔ عم یتساءلون۔
اذا السماء انفطرت۔ اذا السماء انشقت۔ روم۔

اس میں اختلاف ہے کہ مکہ مکرمہ میں سب سے آخر کونسی سورۃ نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ عنکبوت تھی اور ضحاک اور عطا سورۃ مومنون بتلاتے ہیں اور مجاہد ویل للمطففین قرار دیتے ہیں

سورۃ ہائے مدینہ علی الترتیب

سورۃ بقرہ۔ انفال۔ آل عمران۔ احزاب
ممتحنہ۔ نساء۔ اذا زلزلت الارض۔ حدید
سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ رعد۔ رحمان۔ ہل اتی علی الانسان۔ الطلاق۔
لم یکن۔ حشر۔ اذا جاء نصر اللہ۔ نور۔ حج۔ المنافقون۔ مجادلہ۔ حجرات۔ تحریم۔ صف

جمعہ۔ تغابن۔ فتح۔ توبہ۔ مایدہ

نوٹ مایدہ بعض لوگ سورۃ مایدہ کو توبہ سے پہلے نازل ہونا بتاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں سورۃ مایدہ پڑھی اور فرمایا کہ ازروئے نزول یہ آخر قرآن ہے (اتقان)

قرآن مجید کی آیتوں کی تقسیم

قرآن مجید میں دو قسم کی آیتیں ہیں۔ ایک محکم دوسری متشابھات

محکم آیات (واضح المعنی صریح الدلالت) نے اصول کی اسطرح وضاحت کی ہے کہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں (منه اٰیٰتٌ محکمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الکتاب)

آیات متشابھات واخر متشابھات (جو بہت سے معنوں کی متحمل ہوسکتی ہیں) کے اندر ذخائر علوم پنہاں ہیں ان آیات سے دنیا قیامت تک فایدہ اٹھاتی رہیگی (ما یعلم تاویله الا اللّٰہ والراسخون فی العلم یقولون اٰمنا به)۔

قرآن کے قاری صحابہ میں بڑے سات قاری تھے

حضرت عثمان رض۔ علی رض۔ ابی ابن کعب رض۔ زید بن ثابت رض۔ عبداللہ مسعود رض۔ ابوالدرداء رض۔ ابوموسیٰ اشعری رض رضوان اللہ علیہم اجمعین

قرآن کی سات قرءتین اور ان کے امام

سات قاری جنکی طرف سات قرءتیں منسوب ہوتی ہیں اور یہی اس فن کے امام مسلم رہے ہیں حضرت نافع رح۔ ابن کثیر رح۔ عاصم رح۔ حمزہ رح۔ کسائی رح۔ ابوعمرو بن العلاء رح۔ عبداللہ بن عامر رح

حفاظ قرآن صحابہ میں دس ہزار حافظ زیادہ مشہور تھے ان دس ہزار میں، ۳۲ کو خصوصیت خاصہ حاصل تھی۔

انبیاء علیہم السلام اُن کی ترتیب آمد او

دن میں قرآن ختم فرمایا کرتے
ما آپ کے روزانہ ورد
ل ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام ۵۰۰۰ سنہ ق۔م

یافث
(۷ اولاد)
غامر۔ ماجوج۔ ماوی۔ یادان۔ توبال۔ موشوخ۔ تیرس

سام
(۵ اولاد)
عیلام ارفخشد لود۔ اشور۔ آرام
مجوس۔ عاد

حام
(۴ اولاد)
کوش مصر ایم۔ کنعان۔ فوط
(پدر حبش) (پدر مصر)

اقوام عاد و ثمود (حضرت ہود و صالح علیہما السلام)

حضرت ابراہیم علیہ السلام ۲۲۰۰ سنہ قبل مسیح ..... حضرت لوط آپ کے بھتیجے

حضرت اسمٰعیل
(بارہ لڑکے ایک لڑکی)
(قیدماہ) — اصحاب الرس — حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نبایوط — اصحاب الحجر

حضرت اسحاق علیہ السلام
عیسو (ادوم)
عوض — حضرت ایوب علیہ السلام ۱۷۰۰ سنہ قبل مسیح
عمالق
حضرت یعقوب علیہ السلام (اسرائیل)
(بارہ بیٹے چار بیویوں کے بطن سے)
حضرت یوسف علیہ السلام
حضرت موسیٰ و ہارون ۱۶۰۰ سنہ قبل مسیح
حضرت داؤد ۱۰۰۰ سنہ قبل مسیح
حضرت سلیمان
حضرت یونس علیہ السلام ۸۰۰ سنہ ۷ سال (؟)
حضرت زکریا
حضرت یحییٰ علیہ السلام (قریب زمانہ)

مدیان
حضرت شعیب ۱۶۰۰ سنہ قبل مسیح

نوٹ۔ (۱) کوش کی نسل سے نمرود کا خاندان پیدا ہوا جو بابل کا پہلا بادشاہ تھا۔
(۲) قوم عاد کا بادشاہ شداد تھا۔

اصطلاحات قرآنی

جمعہ - تغابن - نوح
نوٹ مائدہ العف

(۱) **آیت** - قرآن کے اُس جملہ کو کہتے ہیں جو اپنے ماقبل و مابعد سے منقطع ہو اس کا نشان یہ (۵) یعنی یہاں جملہ قرآنی ختم ہوا - آیات کا علم توفیقی ہے (اتقان نوع ۱۹)

(۲) **سورہ** - حد کو کہتے ہیں - اصطلاح قرآن کے ہر محدود جزء کا نام سورۃ ہے - یعنی چند آیتوں کا مجموعہ

(۳) **سیپارہ** - یہ فارسی لفظ ہے - عربی میں جزو کہتے ہیں - قرآن کے تیس حصے ہیں - اس لئے ہر حصہ کو سیپارہ کہتے ہیں - عرب الجزء الاوّل، الجزء الثانی وغیرہ بولتے اور لکھتے ہیں

(۴) **حزب** - مصر و مغرب میں بجائے سیپارہ کے نصف و ثلث کے ہر جزو یعنی سیپارہ کو دو حصوں پر منقسم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو حزب کہتے ہیں -

(۵) **مقرع** قرار (حفاظ اپنے شاگردوں کو حفظ کرانے کے لئے حزب کے جو حصے مقرر کریں -

(۶) **رکوع** - قرآن کی ہر بڑی سورت منقسم ہے، اُسکے ایک حصہ کو رکوع کہتے ہیں - یعنی چند آیات کا مجموعہ -

(۷) **منزل**۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سات دن میں قرآن ختم فرمایا کرتے تھے۔ روزانہ ورد کیلئے آپ نے سورتیں تقسیم کر لی تھیں۔ آپ کے روزانہ ورد کو ایک حزب یا منزل کہتے ہیں۔ اسلئے قرآن میں سات منزل ہیں۔

(۸) **سبع طوال**۔ قرآن کی ساتھ بڑی سورتیں۔ بقر۔ آل عمران۔ نساء مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ انفال مع توبہ۔

(۹) **سبع المئین** وہ سورتیں جن میں کم و بیش سو آیتیں ہیں سورۂ یونس سے سورۂ فاطر تک

(۱۰) **سبع المثانی**۔ سورۂ یٰسین سے ق تک۔ مثانی اسلئے کہتے ہیں کہ ان میں قصص کو دہرایا گیا ہے۔ اور بار بار نصیحتیں کی گئی ہیں۔ یہ سو سے کم آیت والی سورتیں ہیں۔

(۱۱) **مفصل**۔ سورۂ ق سے آخر قرآن تک کو کہتے ہیں۔ سورۂ ق چھبیسویں سیپارہ میں ثلث کے بعد ہے اسلئے تقریباً سوا چار سیپارے مفصل کے ہیں۔ مفصل اسلئے کہتے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی سورتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مفصل کی تین قسمیں ہیں۔

طوال مفصل۔ ق سے مرسلات تک

اوساط مفصل۔ سورۂ نبا سے ضحیٰ تک

قصار مفصل۔ الم نشرح سے ناس تک

(۱۲) **تعوذ و استعاذہ**۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

(۱۳) تسمیہ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن کی تقسیم استدلال کے اعتبار سے؟

اصولیین نے استقراء کر کے فرض واجب، مستحب، مباح، حلال، حرام، مکروہ تحریمی وغیرہ قرآن سے ثابت کرنے کیلئے قرآن کی اس طرح تقسیم کی ہے یعنی احکام قرآن مجید اسوقت سمجھ میں آسکتے ہیں جب قرآن کے الفاظ وحروف کی تقسیم کیجائے۔ اسکی چار قسمیں ہیں خاص۔ عام۔ مشترک۔ ماؤل۔ جب ان کے استعمال پر غور کیا گیا تو وہ بھی چار قسم ثابت ہوئے۔ حقیقہ۔ مجاز۔ صریح۔ کنایہ۔ پھر اس کے بعد ان کو معنی کے ظہور وخفاء کے اعتبار سے چار قسموں پر تقسیم کیا۔ ظاہر۔ نص۔ مفسّر۔ محکم۔ اور ان کے مقابل والوں کا نام خفی مشکل مجمل۔ متشابہ رکھا۔ اسکے بعد عبارت قرآن کے معنی سمجھنے اور اس کے استدلال کرنے کی چار قسمیں کیں۔ عبارۃ النص۔ اشارۃ النص۔ دلالۃ النص۔ اقتضاء النص۔ نص سے مراد عبارت قرآن ہے۔

عبارۃ النص وہ معنی جو کلام سے ثابت ہوں اور سیاق کلام بھی اسکے لئے ہو۔

اشارۃ النص جو الفاظ کلام سے بغیر زیادتی کے ثابت ہوں اور سیاق کلام انکے لئے نہ ہو۔

دلالۃ النص حکم کی علت بروئے لغت معلوم ہو۔

اقتضاء النص۔ نص کے کسی ایسی چیز کے چاہنے کو کہتے ہیں جو اُس پر زیادہ ہو اور نص کے معنی بغیر اس کے صحیح و متحقق نہ ہو سکیں۔

وہ آیات جن سے مادی علوم کا استنباط ہوا ہے (۷۵۰) ہیں۔ یہ علوم بھی تعداد میں بے شمار ہیں، امام قاضی ابوبکر محمد بن عبد المعروف ابن العربی متوفی ۵۴۳ھ نے لکھا ہے کہ قرآن سے جن علوم کا استنباط ہوا ہے اُنکی تعداد ستر ہزار ہے (تاریخ التفسیر ص ۱۱۴)

معلوماتِ قرآنی

(۱) حضرت امام شافعی کا قول ہے کہ بسم اللہ ہر سورت کا جزو ہے اور خاص سورۂ فاتحہ کا۔ حضرت امام اعظم کا قول ہے کہ نہ کسی سورت کا جزو ہے نہ الحمد کا البتہ جزوِ قرآن ہے یا آیت سورۂ نمل۔

(۲) تعوذ دعا ہے۔ قرآن نہیں۔

(۳) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ کثرت سے صحیح روایات میں یہی الفاظ آئے ہیں (بخاری مسلم۔ ترمذی)

(۴) لفظ اللہ، قرآن میں (۲۵۸۴) مرتبہ آیا ہے۔

(۵) بعض نے لکھا ہے کہ جن سورتوں کی ابتدا حروف مقطعات سے ہے بجز بقرہ اور آل عمران کے وہ سب مکی ہیں۔ علقمہ سے روایت ہے کہ جن سورتوں میں

یا ایھا الناس یا یا بنی آدم سے خطاب کیا گیا ہے وہ مکی ہیں اور جن میں
یا ایھا الذین امنوا سے خطاب ہے وہ مدنی ہیں۔ ایسی ہی روایت میمون بن
مہران سے ہے (گو یہ اصول کلیہ کے طور پر نہیں)

(۶) مکی سورتوں میں اعتقادیات زیادہ ہیں مثلاً تعلیم توحید ذات وصفات
واثبات رسالت اور بت پرستی اور اوہام پرستی کی مذمت، مدنی سورتوں میں
احکام زیادہ ہیں۔

(۷) چونکہ نوع انسانی کو مادیات سے زیادہ تعلق ہے اس لئے وہ آیتیں جو
مادی علوم سے تعلق رکھتی ہیں تعداد میں زیادہ ہیں ایسی آیتیں جنمیں علوم کا ذکر یا ان
کی طرف اشارہ ہے (۷۵۰) سے زیادہ ہیں۔

(۸) بعض سورتوں کے کئی کئی نام ہیں۔ ان سب ناموں کی کوئی وجہ تسمیہ یا تو خود
متن سورہ میں موجود ہے یا یہ کہ سورت کے صفات یا اُس کے منافع بنیاد تسمیہ ہیں
جیسے سورۂ اخلاص کو اس لئے کہ یہ سورۃ اعتقاد کو مضبوط کرنے والی ہے سورۃ الاساس
بھی کہتے ہیں۔

(۹) تمام سورتوں میں سب سے زیادہ نام سورۂ فاتحہ کے ہیں

(۱۰) نساء صالحات جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ مریم بنت عمران

(۱۱) ملائکہ ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے

(۱۲) جبرئیل۔ میکائیل۔ ہاروت، ماروت، (بعض کے نزدیک فرشتے ہیں اور بعض کے
نزدیک نہیں) رعد۔ ملک الموت۔

(۱۳) کفار ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے۔

ابلیس۔ فرعون۔ قارون۔ ہامان۔ آزر۔ سامری۔ ابولہب

(۱۴) اشخاص ذیل کا تذکرہ بضمن واقعات آیا ہے۔

عمرلاہا۔ تبع۔ طالوت۔ جالوت

(۱۵) صحابی جس کا نام قرآن میں آیا ہے زید بن ثابت رض

(۱۶) حسب ذیل اشخاص کی شخصیت کی طرف قرآن میں اشارہ ہے۔

ابنائے آدم۔ امراۃ نوح۔ ابن نوح۔ امراۃ لوط۔ امراۃ فرعون۔ امراۃ عزیز۔
ابن لقمان۔ امراۃ عمران۔ اُم موسیٰ۔ امراۃ ابراہیم۔ امراۃ ابی لہب۔ خولہ زوجہ
عبادہ بن صامت۔ انکے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ
تُجَادِلُکَ (خدا نے اس عورت کی بات سن لی جو تم سے جھگڑتی تھی)۔

(۱۷) قومیں جن کا ذکر قرآن میں ہے اور لوگ؛

بنی اسرائیل۔ قوم نوح۔ قوم فرعون۔ قوم ہود۔ قوم ثمود۔ قوم مدین۔ اصحاب الایکہ
قوم سبا۔ اصحاب کہف۔ اصحاب اخدود۔ اصحاب رقیم۔ اصحاب الرس۔ اصحاب الفیل
۲ قطعے باغ والونکے۔ بنو اسماعیل۔

قرآن مجید میں سب علوم ہیں بعض نمونے ملاحظہ فرمائیے

علم الحساب

اس علم کے اُصول میں دو چیزیں ہیں۔ عدد صحیح۔ عدد مکسر۔ جو عدد صحیح

وہ حساب ہیں یا جمع کی صورت میں ہیں یا تفریق کی یا ضرب کی، یا تقسیم یا تنصیف یا تضعیف کی۔ باقی قواعد انہیں کی فروع ہیں۔

تفریق۔ عَاشَ مِنْهُمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا۔

ضرب۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الخ

تقسیم۔ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ

علم تعبیر رؤیا

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا الخ۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا الخ

علم بدیع

صنعت مراعاۃ النظیر۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ الخ

صنعت عکس۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ۔

علم عروض

بحر رمل۔ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ (فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن)

بحر متقارب۔ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (فعلن فعلن فعولن فعولن)

علم الامثال

اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ الاٰية

علم القیافہ

فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ الخ

علم الصرف

قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا کی اصل دسّس ہے۔ جب کئی حرف ایک صورت کے جمع ہوں تو تخفیفاً ایک کو بدلنا کسی دوسرے حرف سے منجملہ حروف ابدال کے بہتر ہوتا ہے لہٰذا ایک سین کو الف سے بدلا۔

علم الرجال

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ

علم الاخلاق

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ۔ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

یہ علم ایسی وسعت کے ساتھ قرآن مجید میں ہے کہ یہ مختصر اسکے مجمل بیان کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا ہے:۔ اخلاقی احکام جو قرآن میں ہیں اپنی جگہ پر کامل ہیں (پریچنگ آف اسلام)

علم التشریح

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ الخ

علم النفس

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الخ۔

جغرافیہ

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ہیئت

تَبَارَكَ الَّذِی جَعَلَ فِی السَّمَاءِ بُرُوجًا وَّجَعَلَ فِیهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیرًا الآیۃ

علم التاریخ

لَقَدْ كَانَ فِی قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِی الْأَلْبَابِ الخ

علم المعیشت

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِی الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیهَا مَعَایِشَ الخ

علم درایت

اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ الخ

علم تجوید

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلًا۔

غرض کثیر التعداد علوم ہیں جو قرآن سے لئے گئے ہیں۔ اگر کوئی بنظر انصاف تاریخ و فقہ اسلام پر نظر کرے تو یہ امر اُس پر کماحقہٗ ظاہر و باہر ہو جائے گا۔

قرآن کے بعض سورتوں کے فضایل

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لکل شیٍٔ قلباً وقلب القرآن یٰس؂ یعنی رسول کریم نے فرمایا کہ ہر شے کا قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰس ہے (ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ دارمی۔

(۲) عن علی قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم یقول لکل شئی عروس و عروس القرآن الرحمٰن۔ حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول کریم نے فرمایا کہ ہر شے کی زینت ہے اور قرآن کی زینت رحمٰن ہے۔

(۳) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم من قرأ سورۃ الواقعۃ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابداً۔ رسول کریم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۂ واقعہ پڑھے گا اسکو فاقہ نہ ہوگا (مشکوٰۃ)

(۴) واخرج الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابن مسعود عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لقد انزل علی ایات لم ینزل مثلھن المعوذتین۔ رسول کریم نے فرمایا کہ مجھ پر چند آیات بے مثل نازل ہوئی ہیں یعنی معوذتین (درمنثور جلد ششم)

(۵) عن عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ اقرأ سورۃ ھود و سورۃ یوسف قال لن تقرأ شیئاً ابلغ عند اللہ من قل اعوذ برب الفلق۔ عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں سورہ ہود اور سورۂ یوسف پڑھا کروں آپ نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق ان سے بلیغ ہے (نسائی مشکوۃ دارمی۔ مسند احمد بن حنبل)

(۶) رسول کریم نے فرمایا سورۂ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طٰہٰ، انبیاء یہ میرا خزانہ ہیں (بخاری)

(۷) رسول کریم نے فرمایا سب سے افضل سورۃ الحمد ہے (بخاری)

(۸) رسول کریم نے فرمایا مجھ کو تمام سورتوں سے محبوب سورۃ فتح ہے (بخاری)

کاتبان وحی

حضرت رسول کریم صلعم نے چالیس صحابہ کو کتابت کی خدمت پر مامور کر رکھا تھا (روضۃ الاحباب)

ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں حضرات ابو بکر صدیق رض۔ عمر فاروق رض۔ عثمان بن عفان رض۔ علی ابن ابی طالب رض، زید بن ثابت عبداللہ بن سعد۔ زبیر بن العوام۔ خالد بن سعید حنظلہ بن ربیع۔ علاء۔ خالد بن ولید۔ عبداللہ بن رواحہ۔ محمد بن مسلمہ۔ عبداللہ بن عبداللہ بن سلول۔ مغیرہ بن شعبہ۔ عمرو بن العاص۔ معاویہ بن ابی سفیان جہم بن الصلت۔ معیقیب بن فاطمہ۔ شرحبیل بن حسنہ۔ عبداللہ بن ارقم الزہری، ثابت بن قیس بن شماس۔ حذیفہ بن الیمان۔ عامر بن فہیرہ۔ عبداللہ بن ابی سرح۔ سعید بن جبیر۔ ابان بن سعید۔ (تاریخ طبری۔ صحاح ستہ۔ طبقات ابن سعد)

قرآنی وحی کے طریقے چار ہیں

حسب ذیل طریقے نزول وحی قرآنی کے احادیث سے ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) فرشتہ وحی لیکر آئے اور ایک آواز مثل گھنٹی کے معلوم ہو

(۲) فرشتہ دل میں کوئی بات ڈال دے (۳) فرشتہ آدمی کی صورت میں آکر کلام کرے

(۴) اللہ تعالیٰ بیداری میں رسول کریم سے کلام فرمائے

تاریخ اقوام

تاریخ اقوام کی پہلی تقسیم | عرب کو جن قوموں سے تعلق ہے وہ عموماً امم سامیہ ہے وہ یہ ہے۔

۱۔ ایرانی (آیرین یا انڈو یورپین) مثلاً ہندوستان۔ ایران۔ فرنگستان۔

۲۔ تورانی (ٹیرین یا منگولین) ترکستان۔ چین۔ منگولیا وغیرہ۔

۳۔ سامی (سمیٹک) عرب۔ آرامی۔ عبرانی۔ سریانی۔ کلدانی فنیشین وغیرہ

تاریخ اقوام کی دوسری تقسیم | اقوام عالم کی علم الالوان یعنی اختلاف رنگ کی بنیاد پر (۳) تقسیم

۱۔ جنس ابیض عام امم سامیہ و فرنگستان

۲۔ جنس اسود یا احمر باشندگان افریقہ

۳۔ جنس اصفر جاپان۔ چین۔ و بقیہ امم تورانیہ

تاریخ اقوام کی تیسری تقسیم | تیسری قسم توراۃ کی یہ ہے کہ طوفان نوح کی زندگی ثانی کے بعد تمام قوموں کو تین خاندانوں پر تقسیم کرتی ہے اور وہ حضرت نوح کے ۳ بیٹے۔ یافث۔ حام۔ سام کی ساری دنیا اولاد ہے۔

نوٹ حضرت نوح علیہ السلام دور تہذیب کے بانی تھے۔ تہذیب و تمدن

نوح کا طوفان

کی بنیاد نوح سے پڑی ۔

دوسرا امر یہ ہے کہ "نہ یہ درست ہے کہ نوح کا طوفان سب دنیا پر
آیا اور نہ یہ درست ہے کہ سب قصص دطوفان نوح سے متعلق جو مختلف ملکوں میں
پھیلے ہوئے ہیں مختلف واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہیں واقعہ ایک ہی ہے
اور طوفان بھی ایک ہی ملک میں آیا۔ لیکن چونکہ نوح دور تہذیب کے انسان
اول ہیں انکی اور ان کے ساتھیوں کی اولاد طوفان نوح کے بعد مختلف ممالک
میں پھیل گئی اور اپنی اعلیٰ تہذیب و بہتر تمدن کی وجہ سے اصلی باشندوں پر
غالب آ گئے یا وہی باقی رہ گئے۔"

مختلف قوموں کے زمانے

عہد عاد و ثمود و مدین و ایکہ و ادوم از ۲۵۰۰ قبل مسیح تا ۱۸۰۰ ق م
ثمود ثانیہ سبا۔ قوم تبع اور اصحاب الحجر کا عہد از ۸۰۰ ق م تا ۲۰ ء

قوم عاد کے متعلق نوٹ

عاد بھی عربی امت تھی اور نوح بھی اور نوح عرب کے کسی علاقہ میں مبعوث ہوئے تھے اور عربی نسل سے تعلق رکھتے تھے چنانچہ تاریخ سے نوح کا مقام عراق ثابت ہوتا ہے اور عرب قوم ابتداء میں اس علاقہ میں حکومت کرتی رہی ہے۔

عاد کا وہ علاقہ ہے جو عرب جنوبی و مشرقی کے جو سواحل خلیج فارس کے ساتھ ساتھ حدود عراق تک وسیع ہے مالک تھے۔ ثمود اس کے مقابل عرب مغربی و شمالی پر قابض تھے جسکا نام اس زمانہ میں وادی القری تھا (عاد کا بادشاہ شداد تھا)

نوٹ سموری قوم سب سے قدیم ہے اُنکی حکومت سب سے پہلے تھی پھر سامی قوم بڑھی جن میں حمورابی سب سے مشہور آدمی گزرا ہے جس کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہی تھا یہ مسیح سے دو ہزار سال قبل اور موسیٰ سے چھ سو سال قبل تھا

"عاد میرے نزدیک مجموعہ قبائل کا نام ہے...... قرآن کریم سے اسقدر پتہ لگتا ہے کہ جو قومیں ثمود سے پہلے آباد تھیں ان کے مجموعہ کا نام عاد تھا"

نوٹ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ

ادرم دراصل عادرم ہے جو عاد ارم کا بگڑا ہوا ہے۔ (التفسیر کبیر)

عاد ارم قبیلے کے متعلق تاریخ سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ ان کی حکومت بہت زبردست تھی جو کہ پانچویں صدی قبل مسیح تک قائم رہی اور محققین علم الالسنہ "ارمیک" ایک زبان کا پتہ دیتے ہیں جو ارم کی قوم کی زبان تھی یہ سامی حکومت کے بعد قائم ہوئی۔

اپنے زمانہ حکومت میں یہ لوگ عراق فلسطین۔ شام اور کالڈی علاقے پر حاکم ہو گئے تھے بلکہ اس سے باہر بھی۔

عاد کی وہ قوم جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے وہ ارم نامی ہی تھی۔

یہ قوم حضرت نوح کے معاً بعد گزری ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تاریخوں میں جو سامی وغیرہ دوسری قوموں کا ذکر ہے جو کہ ارم سے پہلے حاکم تھیں وہ بھی عاد ہی کا حصہ تھیں۔ یہ عاد اونچے مقامات پر یادگاریں قائم کرنے کے عادی تھے چنانچہ

عدن سے کچھ فاصلہ پر ایسے اونچے ٹیلے ہیں لیکن اس قوم کی تاریخ پوشیدہ ہوگئی بڑی بڑی عمارتوں کے آثار باقی رہ گئے۔

ان کا مقام "عرب کے جنوب کی جانب ہے یہ علاقہ جو جنوبی احقاف (ریت کے ترچھے ٹیڑھے ٹیلوں والی جگہ) یمن سے شروع ہو کر صنعاء کے نیچے نیچے عدن سے اوپر مشرق کی طرف کو چلا گیا ہے پھر وہاں سے پھیلتا ہوا شمال کی جانب کو نکل گیا ہے"۔

دوسرا علاقہ شمالی احقاف ہے جو بصریٰ سے نیچے کی طرف عراق کے بیابان کے ساتھ چلا جاتا ہے"

عاد کی ہلاکت

(حاقہ ع۱) تیز ہوا سات دن تک بلا وقفہ چلتی رہی گویا قوم زیر زمین ہوگئی۔ آندھی کے سبب سے شہر ریت کے تودوں میں دب گئے اور علاقہ میں ٹیلے ہی ٹیلے نظر آنے لگ گئے۔

قوم ثمود کے متعلق نوٹ

ثمود کی قوم کا زمانہ ترقی عاد کے بعد کا ہے اور یہ زمانہ تقریباً ۴۰۰ اق م سے ۱۶۰۰ ق م تک کا ہے حضرت موسیٰ سے پہلے اس قوم کی بربادی عام ہو چکی تھی۔

ثمد عربی میں آب قلیل کو کہتے ہیں۔ عربی زبان میں ایک لفظ تامید ہے جس کے معنی دائم اور خالد کے ہیں عربی میں ت نہیں پس ثمود کے معنی خالد کے ہونگے ثمود کے ملک کا دارالحکومت حجر تھا (مدینہ منورہ اور تبوک کے درمیان واقع

ہے اس وادی کو جس پر حجر واقع ہے وادی قری کہتے ہیں) یہ شہر اس قدیم راستے پر واقع تھا جو حجاز سے شام کو جاتا ہے اسی راستہ پر ثمود کا ایک دوسرا مقام فج الناقہ ہے لیکن اصل شہر حجر ہی تھا اب عموماً اس شہر کو مدائن صالح کہتے ہیں

ثمود کی ایک پہاڑی کا نام عربوں میں فج الناقہ مشہور ہے۔ بطلیموس نے (جو ۱۴۰ سال قبل مسیح گذرا ہے) اس مقام کو یونانی تلفظ میں "بنداباتا" لکھا ہے اس تسمیہ سے نفس اونٹنی کے واقعہ کا ثبوت قران سے ۸۰۰ برس پیشتر ملتا ہے۔

ثمود عربی امت تھے کیونکہ صالح کا لفظ عربی زبان کا لفظ ہے۔

فتوح الشام کا مصنف لکھتا ہے کہ ثمود قوم بصریٰ (جو شام کا ایک شہر ہے) سے لیکر عدن تک پھیلی ہوئی تھی اور وہیں ان کی حکومت تھی اس قوم کے آخری دور میں حکومت شمالی عرب اور جنوبی فلسطین میں تھی اور یہ قوم موسیٰ سے پہلے تھی ثمود کا حقیقی زور آج سے قریباً تین ہزار کچھ سال پہلے ٹوٹ چکا تھا ثمود کو بعض لوگ عاد ثانیہ بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ عاد ثانیہ پہلے تباہ ہو گئے تھے بعد میں ثمود آئے گویا عاد اولیٰ حضرت ھودؑ کے زمانہ میں ہلاک ہوئے اور ان کے بعد عاد ثانیہ ہوئے اور ثمود یا ان ہی کا نام تھا یا ان کی تباہی کے بعد ان ہی میں سے نکلی ہوئی ایک قوم کا نام تھا جس نے ان کے بعد ترقی کی۔

انبیاء علیہم السلام اور اُنکی قومیں اور اُن کا انجام

نام نبی	نام قوم	زمانہ	علاقہ کہاں رہتے تھے	قوم کا کیا انجام ہوا
حضرت نوح علیہ السلام	قوم نوح	۵۰۰۰ ق م پانچہزار سال قبل مسیح۔	دجلہ اور فرات کی وادی میں نوح کا ظہور ہوا دجلہ اور فرات آرمینیاہ کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور پھر یہ خلیج فارس میں جا گرتی ہے۔	غرق آب ہوا پانی کا طوفان موسومہ طوفان نوح مشہور ہے۔
حضرت ہود علیہ السلام	قوم عاد	۲۵۰۰ ق م تا ۸۰۰ ق م	عرب جنوبی و مشرقی جو سواحل خلیج فارس کے ساتھ حدود عراق تک ہے	سات روز مسلسل آندھی سے تباہ ہوئی سخت آواز سے ہلاکت
حضرت صالح علیہ السلام	قوم ثمود (اصحاب الحجر)	۱۸۰۰ ق م سے ۱۶۰۰ ق م تک	عرب مغربی و شمالی بصریٰ سے عدن تک	اسی قوم کیلئے اونٹنی (آیۃ اللہ) بھیجی تھی۔ قوم زلزلہ سے ہلاک کیگئی۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام	قوم ابراہیم	۲۲۰۰ ق م	فلسطین و شام "اُور" کا علاقہ جائے پیدائش حضرت ابراہیم ہے	
حضرت لوط علیہ السلام (فرزند حاران حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے)	قوم لوط	۲۲۰۰ ق م	علاقہ عراق سدوم و عمورہ جو دریائے اردن کی ترائی پر واقع ہے فلسطین کے نیچے بحر مردار (Dead Sea)	زلزلہ سے ہلاک ہوئی

حضرت اسماعیل علیہ السلام	قوم عرب		مکہ و عرب (بادیہ فاران)	
حضرت اسحٰق علیہ السلام	قوم عرب		کنعان فلسطین و شام	
حضرت شعیب علیہ السلام	قوم شعیب اصحاب الایکہ و قوم مدین۔	۱۶۰۰ ق م	حجاز کے پاس بحر احمر کے ساحل پر (بحیرہ قلزم)	ہلاک ہوئی
حضرت یعقوب علیہ السلام	قوم عرب		فلسطین و مصر	
حضرت یوسف علیہ السلام	قوم عرب		مصر	
حضرت موسیٰ علیہ السلام	قوم بنی اسرائیل	۱۶۰۰ ق م	مصر و فلسطین	لشکر فرعونی یا قبطی بحیرہ قلزم میں غرق ہوئے۔
حضرت ہارون علیہ السلام	״	״	״ ״	
حضرت داؤد علیہ السلام	قوم داؤد	۱۰۰۰ ق م		
حضرت سلیمان علیہ السلام	قوم سلیمان	״ ״		
حضرت یونس علیہ السلام	قوم یونس	۷۰ ق م		استغفار و توبہ سے ہلاکت سے بچ گئی
حضرت الیاس علیہ السلام	قوم الیاس			
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	نصاریٰ			

قرآن میں ذکر شدہ کتابوں کی کچھ تفصیل

توراۃ کیا ہے

توراۃ ایک عبری لفظ ہے جس کے معنی شریعت اور قانون کے ہیں اس نام کا اطلاق پانچ کتابوں پر ہوتا ہے

(۱) سفر تکوین (پیدائش) در ذکر بدء کائنات۔ آدم۔ حوا۔ نوح۔ ابراہیم اسحاق۔ اسمٰعیل۔ یعقوب۔ یوسف۔

(۲) سفر خروج۔ در ذکر موسیٰ۔ فرعون۔ بنی اسرائیل و (تفصیل قانون)

(۳) سفر الاحبار (شریعت۔ قانون۔ حلال۔ حرام)

(۴) سفر العدد (گنتی) ذکر تعداد بنی اسرائیل۔ وقت خروج از مصر و غزوات موسیٰ اور بعض احکام شریعت۔

(۵) سفر الاستثناء (در ذکر قوانین و احکام شریعت)

ادبیات اسرائیلیہ کا مجموعہ

توراۃ۔ کتیم۔ نبئیم۔ ترگوم۔ مدراش۔ تالمود (طالمود کہلاتا ہے)۔

نبئیم۔ نبی کی جمع بقاعدہ عبری ہے۔ انبیاء بنی اسرائیل کے کلام و مواعظ و مراثی کا مجموعہ ہے جس میں بہت سی تاریخی باتیں بھی ضمناً مذکور رہیں خصوصاً سفر یوشع سفر قضاۃ۔ سفر سموائیل۔ سفر الایام سفر الملوک کہ اس تاریخی واقعات میں اکثر توراۃ

کا اطلاق توراۃ و نبیم پر ہوتا ہے اور اس کے بعض کو کتبیم کہتے ہیں

ترگوم یعنی ترقوم - ترجمہ و بیان - ترگوم آرامی زبان میں توراۃ و نبیم کی تفسیر ہے
بطور ربیوں (ائمہ یہود) نے انبیاء کے زبانی یادداشت و روایات کی
بناء پر کی اسکی تصنیف کا زمانہ ۶۰۰ قبل مسیح سے ۱۰۰ تک ہے

مدراش کا درجہ ہمارے (مذہب اسلام میں) کے احادیث کا درجہ سمجھا جاتا ہے لفظ
مدراش اور عربی درس ایک ہی چیز ہے

تالمود یا طالمود فقہ اسرائیلی ہے جسکی بنیاد کتب سابقہ پر ہے جس کی ترتیب
ابواب پر قائم کی گئی ہے لفظ تلمود عربی میں تلمیذ ہے جس
کے معنی تعلیم و علم کے ہیں یہود کے ہاں یہ تمام کتابیں مستند ہیں نصاریٰ صرف توراۃ
کتبیم نبیم کو تسلیم کرتے ہیں اور ان ہی کے مجموعہ کو وہ عہد عتیق کہتے ہیں

انجیل کیا ہے جس مجموعہ کو انجیل کہتے ہیں وہ دراصل چار بڑے صحیفوں
پر مشتمل ہے۔

متی[۱] - مرقس[۲] - لوقا[۳] - یوحنا[۴] (اصل زبان انجیل کی عبرانی ہے)

(۱) پہلی کتاب متی مسیح کے حواری متی کی طرف منسوب ہوتی ہے دوسری کتاب
مرقس کی طرف منسوب ہوتی ہے تیسری کتاب لوقا کی طرف منسوب ہے چوتھی کتاب
جو یوحنا کی انجیل کہلاتی ہے۔

مسیحی علماء کا خیال ہے کہ متی سن ۷۰ء یا سنہ ۹۰ء کی لکھی ہوئی ہے ا

مرقس سنہ ۶۳ء یا سنہ ۷۰ء کی لکھی ہوئی ہے اور لوقا سنہ ۵۷ء یا سنہ ۷۴ء
کی تصنیف ہے اور یوحنا سنہ ۹۰ء یا سنہ ۱۱۰ء کی لکھی ہوئی ہے

زبور کیا ہے	حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب ہے جو دعاؤں اور مناجات کا مجموعہ ہے۔
صحف ابراہیم کیا ہیں	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا نام ہے۔

قرآن پاک میں کس کا کتنی مرتبہ ذکر آیا ہے

آسمان وزمین کا ذکر ۳ جگہ - انسان کی پیدائش کا ذکر ۳ جگہ - آدم و حوا ۴ جگہ - ابلیس ۹ جگہ

ہابیل وقابیل ۲ جگہ - حضرت نوح علیہ السلام ۱۹ جگہ - حضرت ابراہیم علیہ السلام ۲۵ جگہ -

حضرت اسحٰق علیہ السلام ۶ جگہ - حضرت لوط علیہ السلام ۱۲ جگہ - یعقوبؑ و یوسفؑ اور انکے بھائی ۷ جگہ

ہود علیہ السلام اور قوم عاد ۱۱ جگہ - صالح علیہ السلام وقوم ثمود ۱۴ جگہ - شعیبؑ ۵ جگہ - داؤدؑ و سلیمانؑ ۸ جگہ

موسیٰؑ ہارونؑ - فرعون وہامان وقارون ۵۵ جگہ - یونسؑ ۵ جگہ - ادریسؑ ۴ جگہ - ایوبؑ ۳ جگہ - زکریاؑ اور یحییٰؑ ۴ جگہ

ذوالکفل - عزیز علیہ السلام - عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام - حضرت لقمان

۲ جگہ ۲ جگہ ۱۸ جگہ ۲ جگہ

ذوالقرنین - اصحاب کھف - ہاروت وماروت - اصحاب الفیل

ایک جگہ ایک جگہ ایک جگہ ایک جگہ

حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۳ جگہ

الیسع علیہ السلام - نماز - زکوٰۃ صدقات - روزے - حج - دعائیں

۲ جگہ ۳۵ جگہ ۱۲ جگہ ۹ جگہ ۱۱ جگہ ۲۳ جگہ

نصائح اور مواعظ قرآن مجید کی حقیقت - آنحضرت صلعم کا نبی برحق ہونا فرشتوں کے حالات

۳۳ جگہ ۶ جگہ ۵ جگہ ۳ جگہ

جنت کے حالات - دوزخ کے حالات - اصلاح عقائد

۸ جگہ ۹ جگہ ۴۴ جگہ

غیر اقوام کے ساتھ معاملہ - حقوق زوجین - والدین وغیرہ ہمالے حقوق - حلال وحرام

۱۱ جگہ ۹ جگہ ۱۲ جگہ ۱۰ جگہ

بیع وتجارت - میراث ووصیت - قسم اور اسکا کفارہ - ایلاء وظہار - لعان

۵ جگہ ۵ جگہ ۶ جگہ ۳ جگہ ایک جگہ

نکاح طلاق وغیرہ -

۱۷ جگہ

(نوٹ) مختصر تفصیل ہی پر اکتفا کیا ہے مزید تفصیلی معلومات کیلئے خود قرآن ملاحظہ ... کیجئے

سورۂ فاتحہ کے (۱۷) نام اور سورۂ فاتحہ کا کمال

سورۃ الحمد کے نام (۱) فاتحہ (۲) الحمد (۳) الشکر (۴) الکنز (۵) المناجات
(۶) وافیہ (۷) التفویض (۸) شفا یا شافیہ (۹) رقیہ (۱۰) اساس (۱۱) الصلوٰۃ
(۱۲) سبع مثانی (۱۳) قرآن عظیم (۱۴) تعلیم المسئلہ (۱۵) کافیہ (۱۶) ام الکتاب اور
ام القرآن (علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورۃ سے دس ہزار مسئلے نکالے ہیں)

حمد سے مالک یوم الدین تک علم اصول کی طرف اشارہ ہے یعنی الحمد
سے آخر رحیم تک اسکے اوصاف بیان ہوئے ہیں مالک یوم الدین میں معاد
کو بخوبی ثابت کیا گیا ہے
انعمت علیہم میں معرفت کو بیان کیا گیا اس مجموعہ کو علم اصول کہتے ہیں
ایاک نعبد میں علم فروع کی تشریح کیگئی ہے کیونکہ فروعات میں سب
سے بڑی چیز عبادت ہے خواہ مالی ہو یا بدنی۔
ایاک نستعین سے مستقیم تک علم اخلاق بیان کیا گیا ہے اور انعمت علیہم
سے آخر تک کو ثابت کیا گیا ہے کہ اگلی امتوں میں فلاں جماعت سعید اور فلاں
شقی تھی اور اسی کا نام علم التواریخ ہے۔
بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سورۃ میں (۳) قسم کے علوم مضمر ہیں
یعنی (۱) علم شریعت (۲) علم حقیقت (۳) علم طریقت

علم شریعت اسی کا نام ہے جس کے موافق بندوں کو عمل کرنا ضروری ہے
علم حقیقت اُس علم کو کہتے ہیں جس سے ارواح کے مکاشفات دریافت ہوتے ہیں۔

علم طریقت۔ دلوں کے معاملات شناسی کا نام ہے
علم شریعت کے دو قسمیں ہیں (۱) اصول عقائد (۲) فرض عقائد۔
اصل یہ ہے کہ اسلام کا پہلا اصول توحید اور انکساری ہے جو اس سورۃ میں کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا ہے اور اس سے بہتر توحید کی تعلیم دنیا کے کسی الہامی کتاب میں نہیں مل سکتی۔ اس سورۃ سے قرآن کریم کا جلال اور بزرگی پائی جاتی ہے اور یہی سورۃ اسلام کا زبردست ستون ہے۔

قومی ترقی کے سات گر

اجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلواۃ وبشر المؤمنین (سورہ یونس ع ۹ سپارہ ۱۱)
آیت بالا میں قرآن کریم نے قومی ترقی کے سات گر بتائے ہیں جن پر عمل کر کے دنیا کی ہر قوم ترقی کر سکتی ہے (۱) اجتماع (۲) اتحاد (۳) تعاون (۴) نظام (۵) بڑے چھوٹوں میں [illegible] (۶) دعاء، استقلال اور آخری گر نگران کیلئے بتایا کہ وبشر المؤمنین کہ جو لوگ اطاعت کے حلقے میں آ جائیں انکو کامیابی کی خوشخبری دے دے کر ان کا حوصلہ بڑھاتے رہنا چاہیئے کیونکہ مایوسی اور ناامیدی سب آفتوں سے بڑی آفت ہے۔
(تفسیر کبیر صفحہ ۱۳۱ جلد ۳)

اصحاب الحجر سے متعلق معلومات

اصحاب الحجر حجر سے مراد وہ احاطہ یا قلعہ یا شہر ہوتا ہے جس کے گرد پتھروں کی دیوار ہو اصحاب الحجر سے مراد ثمود و قوم صالح کا شہر ہے اسے حجر اس لئے کہتے تھے کہ مضبوط فصیلوں کا شہر تھا اور اس کی تعمیر میں پتھروں سے بہت کام لیا گیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو جاتے ہوئے اس مقام کے پاس سے گزرے تھے آپ نے صحابہ کو وہاں کا پانی استعمال کرنے سے منع فرمایا کہ یہ بستی الہی عذاب کا مقام ہے۔ اس قوم کو فن تعمیر میں بڑا دخل تھا اور یہ متمدن اور متمول قوم تھی۔

اصحاب الایکہ یا قوم مدین سے متعلق معلومات

اصحاب الایکہ یا قوم مدین حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا دوسرا نام ہے ایکہ گھنے درخت کو بھی کہتے ہیں اور ویسے جنگل کو بھی جس میں بیری اور پیلو کے درخت بکثرت ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدین کے پاس کوئی گھنا جنگل تھا جس میں ان دونوں قسموں کے درخت بکثرت پائے جاتے تھے اس وجہ سے مدین کے باشندے اصحاب الایکہ بھی کہلاتے تھے اور غالباً یہ نام عربوں نے (رکھا) ہو(سکتا) ہے حضرت شعیب علیہ السلام دو قوموں کیطرف مبعوث ہوئے۔ اصحاب الایکہ قوم مدین۔

یہ ایک ہی نسل کے دو حصے تھے کچھ کا گزارہ شہری تجارت پر تھا اور کچھ کا گھی۔ دودھ اون فروخت کرنے پر۔

مدین اس شہر کا نام تھا جو ایکہ کے سر پر تھا اور یہ مدین قوم کی وجہ سے ہی پڑا تھا پس شہر کا نام بھی مدین اور قوم کا نام بھی مدین۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تیسری بیوی قتورہ سے چھ اولاد ہوئی۔ زفران (۱) یقسان (۲)۔ مدان (۳) اور مدیان (۴)۔ اسباق (۵)۔ شوخ (۶)۔ ان میں سے دوسرے لڑکے یقسان کی نسل میں انکے لڑکے ودان قوم ہی کے لوگ تھے جو مدین کیساتھ ایکہ میں رہتے تھے انکا گزارہ گلہ پالنے پر تھا اصحاب الایکہ یا اصحاب مدین کا مُقام ایسا تھا کہ شام اور مصر کو جانے والے قافلے انکے پاس سے گزرتے تھے۔ اصحاب الایکہ و مدین ایک ہی قوم ہیں کیونکہ انکے عیوب بھی قرآن نے ایک ہی رنگ کے گنائے ہیں۔

اصحاب الکہف سے متعلق معلومات

اصحاب الکہف وہ ابتدائی رومی مسیحی ہیں جنہوں نے دین کی خاطر بڑی بڑی تکالیف اُٹھائیں اور آخر اللہ تعالیٰ کیطرف سے انکی قربانیوں کا بدلہ ملا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کر کے دینی اور دُنیوی ترقیات انھیں دیں۔ ان پر سینکڑوں سال تک ظلم ہوتا رہا جسکی ابتداء ایک مسیح کے حواری کے زمانہ میں ہوئی گویا ہیرودوٹس کے واقعہ سے فلسطین میں اور نیرو کے زمانہ سے لیکر ۳۱۱ء تک روم میں مسیحی

پر سخت ظلم ہوئے اور یہ کہ مظالم کے زمانہ میں وہ وہاں سے بھاگ کر ادھر اُدھر غاروں
میں پناہ لیا کرتے تھے ڈیسس کے زمانہ حکومت (۲۴۹ء و ۲۵۱ء) میں ظلم انتہا کو
پہونچا اور گالیس زمانہ ۳۱۱ء میں انکو معاف کیا گیا قسطنطین کے زمانہ (۳۳۷ء) میں
انکے مظالم قانونی طور پر روکے گئے اور تھیوڈس مشرقی رومی حکومت کے زمانہ میں انھیں
عام ترقی حاصل ہو گئی۔ کہف سے مراد کٹیا کومبز ہیں جو زمین دوز تہ خانوں کا نام ہے
رومیوں اور یہود میں رواج تھا کہ وہ مُردوں کو کمروں میں رکھتے تھے رومی حکومت کے
بڑے بڑے شہروں میں شہروں سے باہر ایسی جگہ بنی ہوئی تھیں اور کٹیا کومبز کہلاتی
تھیں جب مسیحیوں پر ۳ سو سال تک ظلم ہوتے رہے تو انہوں نے جان بچانے کیلئے
ان قبرستانوں میں پناہ لینی شروع کی۔ تہ خانوں کا مجموعی اندازہ (۸۷۰) میل کا لگایا گیا
ہے یہ تہ خانے بعض جگہ ۴ منزل میں بنے ہوئے ہیں اور پندرہ پندرہ میل لمبے دکھائی
دیتے ہیں یہ تہ خانے بھول بھلیوں کے طرز پر تھے یہ کٹیا کومبز روم کے پاس اسکندریہ
جو مصر کا شہر ہے اسکے پاس سسلی میں مالٹا میں نیپلز کے پاس اسوقت تک دریافت ہوئے ہیں
انگریزی میں غار کو (Cave) کہتے ہیں جو کہف کا ہی بگڑا ہوا ہے۔
اصحاب کہف کا واقعہ ایک جماعت کا واقعہ نہیں بلکہ کئی جماعتوں کا واقعہ ہے جو مختلف زمانوں
میں گزرے ہیں اصحاب کہف رومی و انگریز ہیں جنکی خاص نشانی علاوہ اور دیگر امور کے
رُک رکھنا ہے۔ اس قوم کی ابتداء تو بت پرستی و شرک کیخلاف جہاد کے رنگ میں ہے جس کیلئے
انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں دیں لیکن انتہا اسطرح ہوئی ہے کہ اصل دین کا کوئی نشان بھی
انکے گھروں میں نہیں پایا جاتا۔

اصحاب الرقیم سے متعلق معلومات

اصحاب الرقیم

رقیم کے متعلق بھی مختلف روایات ہیں بعض کہتے ہیں کہ تختے اور پتھر کی لوح پر ان کے نام لکھے تھے اس لئے ان کا نام رقیم ہوگیا۔ بعض کے نزدیک ان کے شہر کا نام رقیم تھا بعض کے نزدیک درہموں کا نام تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے کتے کا نام تھا اور بعض کہتے ہیں کہ انکی شریعت کا نام تھا اور بعض کے نزدیک ان کی وادی کا نام تھا اور بعض کے نزدیک پہاڑ کا نام تھا جس پر وہ غار تھی۔

اصحاب الاخدود کے متعلق معلومات

اصحاب الاخدود یعنی (خندقوں میں آگ بھڑکانے والے جو ہلاک ہوگئے)

اصحاب الاخدود

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ایبے سینیا کا ایک بادشاہ تھا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے بعض لوگوں کو جو توحید پر قائم تھے عذاب دیا اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ دانیال اور اس کے ۲ ساتھیوں کے متعلق ہے جن کو بخت نصر نے عذاب دیا یہ واقعات صحیح معلوم نہیں ہوتے۔ الاخدود کے معنی ہیں زمین میں لمبا کھدا ہوا گڑھا (اقرب)، اسکی جمع اخادید آتی ہے البتہ واقعہ ذیل کی صحت معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ

دانی ایل باب ۳ میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ بنوکد نضر بادشاہ نے ایک سونے
کی مورت بنائی جس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ اور چوڑائی چھ ہاتھ تھی اور اُسے
دورا کے میدان صوبہ بابل میں نصب کیا اور بادشاہ نے چاہا کہ تمام لوگ اس
کی پوجا کریں اور اسکے سامنے سجدہ کریں سو تماموں نے تو سجدہ کیا مگر چند
یہودی سدرک۔ میسک۔ عبیدنجو نے نہیں کیا۔ تب بادشاہ نے اُنھیں طلب
کر کے کہا کہ تم اسکی سجدہ کرو ورنہ آگ کی جلتی ہوئی بھٹی میں تم کو ڈال دیا
جائے گا مگر انھوں نے کہا کہ ہمارا ایک خدا ہے جس کی ہم عبادت کرتے ہیں
وہ ہمیں آگ سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے ہم اس مورتی کا سجدہ نہیں
کریں گے چنانچہ بادشاہ وقت نے خفگی سے اُن کو باندھ کر آگ میں ڈالنے
کا حکم دے دیا سو یہ تینوں آگ میں ڈال دیئے گئے لیکن آگ ان تینوں پر
اثر انداز نہ ہوئی بلکہ ڈالنے والوں کو کھا گئی۔ تب بادشاہ حیران ہوا اور وہ
اس بات کا قائل ہوا کہ فی الواقع ان کا معبود حقیقی ہے جو اس قابل ہے کہ اس
کی تعظیم کی جائے بالآخر ان تینوں صاحبان کو صوبہ بابل میں سرفراز کیا گیا۔
(واقعہ خلاصہ دانی ایل باب ۳)۔

لیکن قرآن نے اُن کے آگ سے زندہ نکل آنے کا واقعہ نہیں بتایا یہ
بائیبل کا مبالغہ ہے۔ بہرحال بعض انسانوں کو اس لئے تکلیف دی گئی کہ وہ
بھی ہمیں... کو ماننے تھے اس حد تک واقعہ کی قرآن تصدیق کرتا ہے اور ہمینہ

حق و صداقت تسلیم کرنے والوں کو دنیا تکالیف دیتی رہی ہے

اصحاب الرس اصحاب الرس بھی اصحاب الاخدود ہی ہیں۔ رس کے معنی ہیں (۱) پرانا کنواں (۲) بن (۳) نشان (۴) کان کنی کھدائی (سورۃ ق)۔

اصحاب الفیل کے متعلق معلومات

اصحاب الفیل (یعنی ہاتھیوں والوں کا واقعہ) جو ہلاک ہو گئے

اصحابُ الفیل (ہاتھیوں والے) یہ واقعہ درحقیقت اسی سال کا ہے جس سال میں رسول کریم صلعم پیدا ہوئے۔ یہ واقعہ محرم میں ہوا تھا جو اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور رسول اللہ صلعم ماہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے۔ پچاس دن پہلے کا یہ واقعہ بتایا جاتا ہے (اور بعض لوگ مختلف دن۔ مہینہ۔ سن بتاتے ہیں)۔

ابرہہ یمن کا گورنر چاہتا تھا کہ وہ مسلمانوں کی توجہ کو خانہ کعبہ سے ہٹا کر صنعاء گرجہ کی طرف پھیر دے جو اس نے یمن میں بنایا تھا لیکن مسلمانوں نے توجہ نہیں کی تب وہ خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ جس میں اٹھ یا بارہ ہاتھی تھے اور ایک ہاتھی محمود نامی بھی تھا بہ نیت فاسد خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ اسکی اینٹ سے اینٹ بجا دے لیکن خدا تعالیٰ نے اسکو اس مقصد میں ناکام کیا اور پرندوں کے ذریعہ جو ایسے علاقہ سے اپنے منہ میں کنکریاں اٹھا اٹھا کر لاتے تھے جہاں متعدی مرض چیچک تھا تباہی ڈالی۔ جس کی وجہ سے مرض چیچک یا کسی اور سبب سے جو خدائی عذاب کا نتیجہ تھا

اس کا لشکر اور بالآخر وہ خود بھی ہلاک ہوا۔

اصحاب الفیل صرف وہ ہی نہیں تھے جو ابرہہ کے ساتھ تھے بلکہ فیل والی قوم بھی جو یمن کی حاکم قوم تھی جس کی تباہی کا ذکر سورۃ الم تر کیف فعل ربک میں مرقوم ہے نتیجہ اس واقعہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلعم کے لائے ہوئے حق کو دنیا کی تمام طاقتوں کے مقابلہ میں بچائے گا اور صلیب اور توحید کی جنگ میں توحید ہی غالب آئے گی۔

ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ کہنے کی وجہ

دنیا میں لوگ اپنی ذمہ داریاں کم کیا کرتے ہیں مگر قرآن کریم نے بار بار بسم اللہ نازل کر کے اپنی ذمہ داریوں کو بہت بڑھا لیا ہے اگر ایک دفعہ بسم اللہ آتی تو خیال کیا جا سکتا تھا کہ قرآن کے کچھ ٹکڑے ایسے بھی ہوں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوں مگر ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ کوئی ٹکڑہ بھی ایسا نہیں جس کی صداقت کی ذمہ داری ہم لیتے ہوں (تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کیا مفہوم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اسلامی عقیدہ کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی اس دنیا میں ہے وہ خدا کا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ خدا کرتا ہے۔ کوئی چیز خدا تعالیٰ کے اختیار سے باہر نہیں اور کسی بات میں خدائے تعالیٰ کسی دوسرے کی امداد کا محتاج نہیں۔ ہر چیز ماسوی اللہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتی اسی کو عربی زبان میں توکل کہتے ہیں یعنی اسی عقیدہ کے مطابق انسانی عمل کا نام اسلامی اصطلاح میں توکل ہے پس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں توکل علی اللہ ہی تفسیر بیان کی گئی ہے (تفسیر کبیر)

یاجوج وماجوج سے متعلق معلومات

دونوں لفظ اپنے مادہ کے لفظ سے اجیج سے ماخوذ ہیں اجیج کے معنی آگ کے شعلہ کے ہیں۔ یاجوج اور ماجوج اپنے ماخذ کے لحاظ سے آگ سے کام لینے والی دو قومیں ہیں۔ ان کے شر اور فساد کی وجہ سے ان کی ہلاکت بھی تباہ کن آگ کے ذریعہ سے ہونیوالی ہے اور ان کا انجام بھی جہنم کی آگ ہے انھیں شعلہ زن آگ اور موجیں مارنے والے سمندروں سے مشابہت دیگئی کیونکہ یہ قوم میں کثرت سے حرکت کرینگی (مفردات)

یاجوج وماجوج روس اور جزیروں میں بسنے والے انگریز ہیں۔ ان کے متعلق حسب ذیل امور کا پتہ دیا گیا ہے۔

(۱) یہ دو مفسد گروہ ہیں (۲) آخری زمانہ میں انکی کثرت ہوگی
(۳) قومیں ان کے فساد سے تنگ آجائیں گی۔
(۴) یاجوج وماجوج کو آخری زمانہ میں اقتدار و شوکت حاصل ہوگی اور
اُنکی سلطنت زمین پر پھیل جائیگی۔
(۵) ذوالقرنین یا موعود حق یاجوج وماجوج کے فتنہ استیصال کیلئے برپا ہوگا
(۶) اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو تباہ کر دیگا اور اُن کا انجام جہنم ہوگا
(نوٹ) توریت سے معلوم ہوتا ہے کہ یافث بن نوح کے سات
بیٹے تھے جسمیں سے ایک بیٹا ماجوج تھا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے چار بیویوں کے بطن سے ہوئے

(یوسفؑ اور بن یامین کی والدہ ایک ہی تھی)

یوسفؑ کے گیارہ بھائی اور اُن کے نام (گیارہ ستاروں کی تعبیر)

(۱) روبن (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہوداہ (۵) دان (۶) نفتالی (۷) جد
(۸) آشر (۹) اشکار (۱۰) زبلون (۱۱) بن یامین۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم

مریم کے نام کی وجہ تسمیہ | بائیبل میں مریم نام کا ذکر سب سے پہلے حضرت موسیٰ

کی بہن کے طور پر آیا ہے۔

مریم کے معنی (۱) تلخ سمندر (۲) ستارہ (۳) دن کی ملکہ (۴) ماسٹر کی مہر (۵) اتھاہ سمندر (۶) دھند وغیرہ۔

عبرانی لفظ کے وضع کے لحاظ سے مریم کے معنی باغیہ یعنی خودسر یا موٹی کے ہوتے ہیں۔ عام طور پر موٹے بچے مشکل سے پیدا ہوتے ہیں شاید اسلئے ایسے بچوں کا نام مریم رکھا جاتا ہو۔ یہودیوں کے ہاں موٹا یا خوبصورتی کا معیار تھا اسلئے خوبصورت بچوں کو مریم کہتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

قرآن مجید میں ذکر شدہ حیوانات

"قرآن مجید میں حیوانات کا ذکر خاصی کثرت و تکرار سے آیا ہے گھوڑا۔ گدھا۔ کتا۔ مویشی۔ بندر۔ اونٹ۔ سور۔ پرندے۔ چوپائے۔ سانپ۔ مچھلی۔ ہدہد۔ ٹڈی۔ مینڈک۔ چیونٹی۔ مکھی۔ ہاتھی۔ مچھر۔ بکری۔ اونٹنی۔ بھیڑ۔ گائے۔ کوا۔ بچھڑا۔ بھیڑیا۔ شیر۔ مکڑی وغیرہ اور ان میں سے بعض کیلئے عربی کے کئی کئی نام استعمال ہوئے ہیں اور ان میں اسماء کے علاوہ انکے متعلقات بھی بیان ہوئے ہیں مثلاً ناخن۔ دودھ۔ خون۔ پیٹ۔ کھال۔ چمڑا۔ اون۔ گوشت۔ شکار۔ ذبیحہ وغیرہ پھر ان کی صفات اور فضیلت کا بھی ذکر کیا گیا سوجھ بوجھ ہے مثلاً اڑنا۔ زمین جوتنا۔ گدھے کا بدکنا۔ گھوڑے کا سرپٹ دوڑنا۔ سواری کا کام دینا۔ باربرداری کے کام میں آنا وغیرہ۔" (صدق ۲۸ ستمبر ۱۹۵۱ء)

مختلف معلومات

(۱) ہر کام کی کامیابی کا انحصار اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنے اور انشاء اللہ کہنے پر منحصر ہے ورنہ باوجود پورے اسباب و نتیجہ موجود ہونے کے انسان اس نعمت سے محروم ہو جاتا ہے گویا فخر و اکڑ انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔ قرآن میں بنی اسحاق اور بنی اسماعیل کا گویا دو بھائیوں کا واقعہ باغ والا پڑھیے۔

(۲)۔ حضرت ابراہیم تابع شریعت نوح ہے (۳) حضرت داؤد۔ سلیمان۔ تابع موسوی شریعت تھے

(۴) بغیر کسی عمل ظاہری تدبیر کے بھی خدا قادر ہے کہ وہ بندے کے مقصد کو پورا کرے حضرت ذکریا حضرت مریم حضرت عیسیٰ کے واقعات قرآن میں پڑھیے۔ (۵) انبیاء علیہم السلام کی ازواج یا اولاد بھی محض خدا کے فضل سے ہی مومن ہو سکتی ہیں ورنہ بصورت دیگر وہ بھی خدا کے عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ حضرت لوط کی بیوی حضرت نوح کی بیوی حضرت نوح کے بیٹے کا واقعہ قرآن میں پڑھیے۔ (۶) جب اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت کسی کو ایمان طلب ہے تو وہ ظالم بادشاہ کے پنجہ میں بھی رہ کر نیکی کا یادگاری کام کر جاتا ہے فرعون کی بیوی آسیہ کا واقعہ قرآن میں پڑھیے

(۷) حضرت زردشت علیہ السلام پیغمبر تھے اوستا کتاب شریعت کے طور پر نازل کی گئی تھی۔

صحیفہ صحیفہ سے مراد ایک پیغام حقیقت ہے جو اس وقت کے مناسب حال ہو اور کوئی نبی ایسا نہیں جو صحیفہ نہ لایا ہو مگر صحیفہ سے مراد شریعت نہیں ہے۔ **قوم سبا** سبا کی قوم ملک یمن پر رہتی تھی اور انکی تباہی کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قریب ہی تھا یعنی پہلی یا دوسری صدی عیسوی کا واقعہ ہے اور انکے متعلق بتایا گیا ہے کہ انکو بہت بڑی نعمتیں دی گئی تھیں مگر انہوں نے ناشکری کی اسلئے ان پر تباہی آئی۔

قرآن کا تعلق رمضان سے اور دیگر کتب کا رمضان سے
رمضان میں ہی نسبت نزول کی وحی اتری

پہلی رمضان کو حضرت ابراہیم پر چھٹی رمضان کو حضرت موسیٰ پر بارہویں رمضان کو حضرت داؤد پر اٹھارہویں رمضان کو حضرت مسیح علیہ السلام پر اور چوبیسویں رمضان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری۔

مضامین القرآن

فہرست مطالب قرآنیہ بحوالہ پارہ و سورة و رکوع

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
				باب اوّل۔ اصلاح عقائد
الم	فاتحہ	١	الحمد للہ	اللہ پاک کی حمد وثنا
"	"	"	ایاک نعبد	خدا ہی کی پرستش اور اُسی سے مدد مانگنا
"	بقرہ	"	ذلک الکتب	قرآن مجید کی حقیقت اور اُسکا رہنما ہونا
"	"	"	ومن	منافقوں کی مذمت نفاق کی بُرائی
"	"	٢		خدا کی عبادت کا حکم شرک کی ممانعت
"	"	"		قرآن مجید کا کلام خدا ہونا
"	"	۴		ایمانداروں کے اُخروی مدارج
"	"	"		قیامت میں مُردوں کا زندہ کیا جانا
"	"	٣		اللہ کا عالم الغیب ہونا
تلک الرسل	"	٣٣		اللہ پاک کی توحید اور اُسکے صفات
"	"	٣۴		اللہ پاک کی قدرت کا ایک نمونہ

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
تلک الرسل	آل عمران	۱		اللہ پاک کی توحید اور قرآن مجید کا برحق ہونا
"	"	۲		اللہ پاک کی قدرتیں
لن تنالوا	"	۱۰		تمام چیزوں کا مالک خدا ہے
"	"	۱۲		تمام چیزوں کا مالک خدا ہے وہ جسے چاہے عذاب کرے جسے چاہے بخشے
"	"	۱۳	ومن یغفر	خدا کے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا
والمحصنت	نساء	۶	ان اللہ	مشرک کی بخشش نہ ہوگی
"	"	۱۵	وھو معھم	خدا ہر جگہ ہے ہر بات کو سنتا ہے
"	"	۱۷	ان اللہ	شرک کی بخشش نہ ہوگی اسکے سوا جس گناہ کو خدا چاہے بخشے
لا یحب اللہ	"	۲۲	ورسلاً	تمام پیغمبروں کا ذکر قرآن میں نہیں ہے
"	"	۲۳	انما اللہ	خدا ایک ہے اسکے سوا سب اسکے بندے ہیں تثلیث باطل ہے
"	مائدہ	۱	الیوم	اسلام خدا کا پسندیدہ دین ہے
واذا سمعوا	انعام	۱	وھو اللہ	خدا کا ایک ہونا اور تمام پوشیدہ اور ظاہر باتوں سے اسکا واقف ہونا
"	"	۲	وان یمسسک	جسکو اللہ فائدہ پہنچانا چاہے اسکو کوئی روک نہیں سکتا اسی طرح جسکو مضرت پہنچانا چاہے
"	"	"	اینکم	خدا کا ایک ہونا
"	"	۳	قل لا اقول	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں ہیں
"	"	۵	قل انی نھیت	غیر خدا کی پرستش سے ممانعت

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
واذا سمعوا	انعام	۶	وعندہٗ مفاتح	خدا کے سوا کوئی غیب دان نہیں ہے
"	"	۸	مالا ینفعنا	خدا کے سوا کوئی کسیکو نفع ضرر نہیں پہنچا سکتا
"	"	۱۲	جعلوا للّٰہ	خدا کا کوئی شریک نہیں نہ اُسکے اولاد ہے
قال الملا	اعراف	۱۹	لہٗ الملک	خدا ہی زمین و آسمان کا بادشاہ ہے وہ ایک جلاتا ہے اور مارتا ہے
واعلموا	توبہ	۶	قل لن یصیبنا	تقدیر کا مسئلہ جو کچھ اللہ نے جسکے لیے مقدر کر دیا ہے اسکا ہونا ضروری ہے
یعتذرون	یونس	۱۶	استوٰی	خداوند عالم عرش پر جلوہ فرما ہے
"	ہود	۱	علیم	خدا دل کی بات جانتا ہے
وما من دابۃ	"	"	وما من دابۃ	خدا سب کی رزق رسانی کا ذمہ دار ہے
عم	اخلاص	۱	قل ھو اللّٰہ احد	خدا ایک ہے وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا نہ اسکے اولاد ہے اسکا کوئی ہمسر نہیں
الم	بقرہ	۹	اضربوہ ببعضہا	قیامت کا ثبوت
تلک الرسل	"	۳۴	انی یحیی	"
"	"	"	کیف تحیی	"
ولو اننا	اعراف	۶	کذلک نخرج	"
ربما	نحل	۴	بلٰی وعدا	"
قال الم اقل	طٰہٰ	۱	ان الساعۃ	قیامت آنیوالی ہے اُسدن ہر شخص کو اُسکے اعمال کا بدلہ ملیگا
لا یحب اللہ	مائدہ	۶	ان الذین کفروا	قیامت میں کافروں کو سخت عذاب ہوگا ہمیشہ دوزخ میں رہینگے

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
وما ابری	ابراہیم	٦	تشخص فیہ	قیامت کے دن خوف کے مارے آنکھیں پھٹ جائینگی
			دوزخ کے حالات	
والمحصنٰت	نساء	۸	کلما نضجت	دوزخیوں کی کھالیں جب جلکر پک جایا کرینگی تو انکی دوسری کھالیں اُنکو بدل دیجائینگی۔
ربما	الحجر	۳	لها سبعة	دوزخ میں سات دروازے ہیں
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	۱۱	کلما خبت	دوزخ کی آگ کبھی دھیمی نہ ہونے پائیگی
اقترب	الحج	۲	قطعت لهم	دوزخیوں کو آگ کا لباس پہنایا جائیگا
قد افلح	المؤمنون	٦	تلفح	دوزخیوں کے چہرے آگ سے جھلس جائینگے
فمن اظلم	المؤمن	۸	اذ الاغلٰل	دوزخیوں کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ڈالی جائینگی
الیہ یرد	دخان	۴	ان شجرة	دوزخیوں کو تھوہر کھلایا جائیگا
تبارک الذی	الحاقة	۱	الا من غسلین	دوزخیوں کو پیپ کھلایا جائیگا
ومن یقنت	الفاطر	۴	وهم یصطرخون	دوزخی دوزخ میں چلائینگے۔
			جنت کے حالات	
لن تنالوا	آل عمران	۱۴	وجنة	جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے
ولو اننا	الاعراف	۵	ونزعنا	جنت والوں میں باہم کچھ رنجش وغیرہ نہوگی
وما ابری	رعد	۵	مثل الجنة	جنت میں نہریں جاری ہیں اُسکے میوے ہمیشہ رہینگے
اتل ما اوحی	السجدہ	۲	فلا تعلم	جو جو نعمتیں جنت میں ملینگی اُنکو تمامہ کوئی نہیں جانتا
فمن اظلم	الزمر	۴	لهم ما یشاءون	جنتیوں کو جس چیز کی خواہش ہوگی وہ چیز اُنکے لیے مہیا ہو جائیگی

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
	البقر	۳	ولھم فیھا	جنتیوں کو نہایت پاکیزہ بیبیاں ملینگی
الیہ یرد	الدخان	۳	وزوجناھم	حوران بہشتی سے جنتیوں کا بیاہ کردیا جائیگا
عم	النبا	۲	وکواعب	جنت میں عورتیں کنواری اور نوجوان ہونگی
				فرشتوں کے حالات
ربما	النحل	۶	والملٰئکۃ	فرشتے سرکشی اور نافرمانی نہیں کرتے
اقترب	انبیا	۲	ومن عندہ	فرشتے خدا کی عبادت سے کبھی نہیں تھکتے
ومن یقنت	الفاطر	۱	جاعل الملٰئکۃ	فرشتوں کے پر ہوتے ہیں دو دو تین تین چار چار
				آنحضرت علیہ السلام کا نبی برحق ہونا
الم	البقرہ	۱۷	الذین اتینٰھم	اہل کتاب آپ کا نبی ہونا بہ یقین جانتے تھے
لایحب اللہ	النسا	۲۳	انا اوحینا	آنحضرت علیہ السلام پر خدا کی وحی اترتی تھی جیسے نوح اور دوسرے نبیوں پر
قال الملا	الاعراف	۱۹	الرسول النبی	آنحضرت علیہ السلام کی صفت تورات میں مذکور ہے
"	"	۲۴	ولم یتفکروا	آنحضرت علیہ السلام مجنون نہ تھے بلکہ خدا کے پیغمبر تھے
وما ابری	رعد	۶	قل کفیٰ	جن لوگوں کو توراۃ کا علم تھا وہ آنحضرت کی نبوت کی شہادت دیتے تھے
				قرآن مجید کی حقیقت
الم	البقر	۳	وان کنتم	قرآن خدا کا کلام ہے اسکی مثل کوئی دوسرا نہیں کہہ سکتا

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
والمحصنٰت	النساء	۱۱	ولو کان	قرآن اگر خدا کا کلام نہ ہوتا تو اسمیں بہت اختلاف ہوتے
ولو اننا	الانعام	۱۴	والذین	اہل کتاب قرآن کی حقیقت سے خوب واقف ہیں
یعتذرون	یونس	۴	وما کان هذا	قرآن خدا کا کلام ہے اور اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	۱۰	قل لئن	اگر جن و انس سب ملکر چاہیں تب بھی قرآن کی مثل عبارت نہیں بنا سکتے
قال فما خطبکم	الطور	۲	فلیاتوا	اگر قرآن خدا کا کلام نہیں ہے تو کافر اسکی مثل عبارت کیوں نہیں بنا لاتے

باب دوم - نصائح اور مواعظ

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
تلك الرسل	آل عمران	۲	لن تغنی	آخرت میں مال و اولاد کچھ کام نہ آئینگے
لتبلون	"	۱۹	کل نفس	ہر شخص مرنے والا ہے
"	نساء	۱۱	قل متاع	دنیا کا فائدہ آخرت کے سامنے بہت کم ہے
واذا سمعوا	انعام	۴	وما الحیوٰۃ	دنیاوی زندگانی کھیل کود ہے
ولو اننا	"	۲۰	ولا تکسب	جو شخص گناہ کریگا اسکا وبال اسی پر ہوگا
قال الملا	انفال	۳	واعلموا انما	مال اور اولاد بغرض آزمائش عنایت ہوتے ہیں
یعتذرون	یونس	۳	یایها الناس	خدا سے سرکشی کرنے میں اپنا ہی نقصان ہے
وما ابری	الرعد	۳	وما الحیوٰۃ	دنیا کی زندگی آخرت کے سامنے بہت تھوڑی چیز ہے
ربما	النحل	۱۳	انما عند الله	اللہ کے ہاں مسلمانوں کے لئے بہت فائدہ ہے
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	۱	ان احسنتم	جو کوئی نیکی کریگا اپنے لئے اور جو کوئی برائی کریگا اپنے لئے
اتل ما اوحی	لقمان	۴	ان وعد الله	خدا کا وعدہ سچا ہے دنیاوی زندگی اور شیطان کے فریب میں نہ آجانا
"	احزاب	۲	قل لن ینفعکم	موت سے کوئی بھاگ کر بچ نہیں سکتا

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
سیقول	بقرہ	۲۴	ولا تعتدوا	کسی پر زیادتی نہ کرو
〃	〃	۲۷	قل اصلاح	کسی کا کام بنا دینا بہت اچھا ہے
〃	〃	۳۱	وان تعفوا	اپنا حق دوسرے سے معاف کر دینا اچھی بات ہے
لن تنالوا	نساء	۱۱	من یشفع	جو کوئی کسی کی خیر خواہی کریگا اسکو ثواب ملیگا
〃	〃	〃	واذا حییتم	جب تم کو سلام کیا جائے تو تم اسکا جواب اس سے بہتر یا اسکے مثل دو
لا یحب اللہ	〃	۲۱	لا یحب	اللہ کسی کی برائی بیان کرنے کو پسند نہیں کرتا
〃	مائدہ	۱	ولا یجرمنکم	کسی قوم کی عداوت میں انصاف کو ہاتھ سے نہ دو
واعلموا	انفال	۶	ولا تنازعوا	آپس میں اختلاف کرنے سے جمعیت کی قوت کم ہو جاتی ہے
	نحل	۱۳	ان اللہ یأمر	اللہ انصاف کرنے اور نیکی کرنے اور اعزہ کے ساتھ سلوک کرنے اور تمام بری باتوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے
سبحن الذی	بنی اسرائیل	۳	اوفوا	وعدہ کو پورا کرو
〃	〃	〃	ولا تمش	زمین پر اکڑ کر نہ چلو
قد افلح	المؤمنون	۶	ادفع	برائی کا جواب بھلائی سے دو
〃	نور	۳	ولا یأتل	اپنے عزیزوں اور مسکینوں کیساتھ نیکی کرنے سے نہیں رکنا چاہیئے
وقال الذین	فرقان	۶	یمشون	زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلوں کے منہ نہ لگنا چاہیئے
امن خلق	القصص	۹	لا یریدون	دار آخرت انکے لئے ہے جو دنیا میں سرکشی اور فساد کرنا نہ چاہتے
اتل ما اوحی	لقمان	۲	ولا تصعر	غرور نہ کرنا چاہیئے
الیہ یرد	شوری	۴	واذا ما غضبوا	غصہ کیوقت بخشدینا بہت عمدہ خصلت ہے
〃	〃	〃	وامرھم شوری	ہر کام باہمی مشورہ سے کرنا چاہیئے

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
حم	حجرات	۲	لا یسخر	کوئی کسی سے تمسخر نہ کرے کسی کی بدگمانی نہ کرو کسی کے حال کی جستجو نہ کرو کسی کی غیبت نہ کرو
قد سمع اللہ	طلاق	۱	واتمروا	باہم ایک دوسرے کو اچھے کام کا حکم کرتے رہو
تبارک الذی	المدثر	۱	ولا تمنن	معاوضہ لینے کی غرض سے کسی کے ساتھ احسان نہ کرو
			باب سوم - ادعیہ	
الم	بقرہ	۱۵	رب اجعل	شہر کے آباد ہونے کے لئے
"	"	"	ربنا تقبل	کسی عبادت کی قبولیت کے لئے
سیقول	"	۲۵	ربنا آتنا	دنیا و آخرت دونوں کی خوبی کے لئے
تلک الرسل	"	۴۰	ربنا لا تواخذنا	بھول چوک کی معافی اور اللہ پاک سے آسانی کی درخواست
"	آل عمران	۱	ربنا لا	ہدایت پر قائم رہنے کے لئے
"	"	۲	ربنا اننا	گناہوں کی معافی اور عذاب دوزخ سے بچنے کیلئے
"	"	۳	اللھم مالک	رزق کی زیادتی اور عزت و آبرو کی حفاظت کیلئے
واذا سمعوا	مائدہ	۱۵	اللھم ربنا	رزق کی زیادتی کے لئے
قال الملا	اعراف	۱۱	ربنا افتح	باہمی خصومت رفع کرنے کے لئے
"	"	۱۴	ربنا افرغ	مصیبت میں ثابت قدم رہنے کے لئے
"	"	۱۸	رب اغفر	گناہوں کی بخشش کے لئے
یعتذرون	یونس	۹	ربنا اطمس	دشمنوں کی بربادی اور ہلاکت کے لئے
وما من دابہ	ہود	۴	رب انی	خطا کی معافی کے لئے

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
وما ابری	ابراہیم	۶	رب اجعل	شہر کی آبادی کے لئے
سبحن الذی	بنی اسرائیل	۳	رب ارحمھما	ماں باپ کی مغفرت کے لئے
”	”	۹	رب ادخلنی	اپنی جائے قیام کے امن کے لئے
”	کہف	۱	ربنا اتنا	اللہ پاک کی رحمت کی درخواست
قال الم	مریم	۱	فھب لی	حصول اولاد کے لئے
”	طٰہٰ	۲	رب اشرح	ذہن کی تیزی اور فہم کی روانی کے لئے
”	”	۶	رب	علم کی زیادتی کے لئے
اقترب	انبیا	۶	رب انی	مرض کے دور ہونے کے لئے
”	”	”	لا الہ الا انت	ہر قسم کی مصیبت و آفت کے دفعیہ کے لئے
”	”	”	رب لا تذرنی	حصول فرزند کے لئے
قد افلح	المومنون	۲	رب انزلنی	سفر کیوقت منزل میں آرام پانے کے لئے
”	”	۶	رب اعوذبک	شیاطین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے
وقال الذین	فرقان	۶	ربنا اصرف	عذاب دوزخ سے محفوظ رہنے کے لئے
”	”	”	ربنا ھب	عمدہ بی بی اور عمدہ اولاد کے حاصل ہونے کیلئے
”	شعرا	۵	رب ھب لی	علم اور صلاحیت کے حاصل ہونے کے لئے
”	”	۹	رب نجنی	بدکاروں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے
”	النمل	۲	رب اوزعنی	شکر کی توفیق حاصل ہونے کے لئے
”	”	۳	رب انی	گناہ کی مغفرت کے لئے
”	ص	۳	رب اغفر	گناہ کی بخشش اور حصول دولت کے لئے

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
قال فما خطبکم	قمر	۱	انی	دشمنوں پر غلبہ پانے کے لئے
قد سمع اللہ	ممتحنہ	۱	ربنا لا	دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے
″	تحریم	۳	رب ابن	جنت کی خواستگاری
عم	الفلق	۱	اعوذ	تمام مخلوقات کی مضرتوں اور جادو اور حسد کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے
″	الناس	۱	اعوذ	شیاطین کے وسوسوں سے محفوظ رہنے کے لئے

باب چہارم مسائل نماز

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
الم	بقرہ	۴	واستعینوا	نماز سے استعانت کا حکم
″	″	″	وانہا	جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان پر نماز دشوار اور جو رکھتے ہیں ان پر نہیں
″	″	۱۴	ومن اظلم	مساجد میں اس کا نام لینے سے روکنا اور ان کی ویرانی کی کوشش کرنا بڑا گناہ ہے
سیقول	″	۱۸	ومن حیث	کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا چاہیئے
″	″	۳۱	حافظوا	نمازوں کی پابندی کی تاکید
″	″	″	فان خفتم	خوف کی حالت میں سواری پر نماز کی اجازت
والمحصنت	نساء	۷	لا تقربوا	نشہ کی مستی کی حالت میں نماز کی ممانعت
″	″	″	او جنبا	غسل کی ضرورت کی حالت میں نماز کی ممانعت
″	″	۱۵	واذا ضربتم	سفر میں نماز کے قصر کا حکم
″	″	″	واذا کنت	نماز خوف کے باجماعت پڑھنے کا طریقہ
لا یحب اللہ	مائدہ	۲	اذا قمتم	نماز کیلئے وضو کرنے کا حکم اور وضو کا طریقہ اور جنابت کے بعد غسل کا حکم

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
لا یحب اللہ	مائدہ	٢	وان کنتم	معذوری کیوقت بجائے وضو اور غسل کے تیمم کی اجازت
ولو اننا	اعراف	٣	یا بنی آدم	نماز کے وقت کپڑا پہننے کا حکم
وما من دابۃ	ہود	١٠	واقم	پنجوقتی نمازوں کی اوقات کیطرف اشارہ اور نماز کی تعریف
سبحن الذی	بنی اسرائیل	٩	اقم الصلوۃ	ظہر۔ فجر۔ تہجد کی نماز کا حکم
″	″	١٢	ولا تجہر	نماز میں آواز کے بہت بلند کرنے اور بہت پست کرنے کی ممانعت
قال الم	طٰہٰ	١	واقم	نماز پڑھنے کا حکم
″	″	٨	وسبح	نماز کے اوقات پنجگانہ کیطرف اشارہ اور نماز کا عمدہ نتیجہ
اقترب	حج	٦	اقاموا	نمازیوں کی تعریف
قد افلح	المومنون	١	الذین ھم	نماز میں خشوع کرنیوالے یقیناً کامیاب ہونگے
″	″	″	والذین ھم	نماز کی پابندی کرنیوالے یقیناً کامیاب ہونگے
″	نور	٥	فی بیوت	مسجدوں کی عظمت اور انمیں اللہ کا نام لینے کا حکم
″	″	″	رجال	نماز کے پابند لوگوں کی تعریف
″	″	٧	واقیموا	نماز پڑھنے کا حکم
اتل ما اوحی	عنکبوت	٥	واقم	نماز پڑھنے کا حکم۔ نماز بری باتوں سے روکتی ہے
″	روم	٢	فسبحان	فجر، مغرب کی نماز کی طرف اشارہ
″	لقمن	١	اقم	نماز پڑھنا اعلیٰ درجے کے کاموں میں ہے
حم	ق	٣	وسبح	پنجوقتی نمازوں کے اوقات کیطرف اشارہ
″	ذاریات	١	کانوا	تہجد پڑھنے والوں کی تعریف
قال فما خطبکم	طور	٢	وسبح	نماز کے اوقات کی طرف اشارہ

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
قد سمع اللہ	جمعہ	۲	اذا نودی	نماز جمعہ کی اذان کے بعد خرید فروخت چھوڑ کر نماز کیلئے جانیکا حکم
تبارک الذی	مزمل	۱	قم اللیل	نماز تہجد کا حکم
〃	دھر	۲	واذکر	نماز پڑھنے کا حکم۔ اُنکے اوقات کیطرف اشارہ
عم	اعلیٰ	۱	وذکر	اللہ کا نام لیکر (یعنی تکبیر تحریمہ کہکر) نماز شروع کرنیکا ذکر
	ماعون	۱	فویل	نماز سے غفلت کرنیوالوں کی برائی۔
			زکوٰۃ صدقات	
سیقول	بقرہ	۶	قل ما انفقتم	مال کے خرچ کرنے کی ترغیب
〃	〃	۳۷	یاایھا الذین	پاک کمائی سے خیرات کرنیکا حکم
〃	〃	〃	مما اخرجنا	زمین کی پیداوار میں سے صدقہ دینے کا حکم
〃	〃	〃	ان تبدوا	آشکار طور پر صدقہ دینا جائز ہے مگر چھپا کر دینا بہتر ہے
〃	〃	〃	ولا تیمموا	بُرے مال کے صدقہ دینے کی ممانعت
〃	〃	۳۸	وما تنفقون	صدقہ دینے کی فضیلت
ولو اننا	انعام	۱۷	واٰتوا	عُشر یعنی زمین کے پیداوار کی زکوٰۃ کا حکم
واعلموا	توبہ	۸	انما الصدقٰت	زکوٰۃ کا مال کن کن لوگوں کو دینا چاہیے
قد افلح	نور	۷	واٰتوا الزکوٰۃ	زکوٰۃ دینے کا حکم
وقال الذین	فرقان	۶	والذین	خرچ کرنے میں اعتدال کا حکم
اتل ما اوحی	روم	۴	وما اٰتیتم	زکوٰۃ دینے کا ثواب
تبارک الذی	دھر	۱	ویطعمون	خدا کیلئے مسکینوں یتیموں قیدیوں کو کھلانے کی فضیلت

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
			صیام	
سیقول	بقرہ	۲۳	کتب	روزے کی فرضیت روزہ اگلی امتوں پر بھی فرض تھا
"	"	"	فمن	روزے کی قضا کا بیان
"	"	"	وعلی الذین	فدیہ کا بیان
"	"	"	شھر	ماہ رمضان کی فضیلت
"	"	"	احل لکم	رمضان کی راتوں میں مباشرت کی اجازت
"	"	"	کلوا واشربوا	سحور کا بیان اور روزے کی ابتدا انتہا کی تعین
"	"	"	ولا تباشروھن	حالت اعتکاف میں مباشرت کی ممانعت
الیہ یرد	دخان	۱	انا انزلنٰہ	شب قدر کی فضیلت
عم	قدر	۱	انا انزلنٰہ	شب قدر کی عبادت کا ثواب ہزار راتوں کی عبادت کے برابر ہے
			حج	
الم	بقرہ	۱۵	واذ جعلنا	کعبہ مکرمہ کی فضیلت
سیقول	"	۱۹	ان الصفا	صفا مروہ (پہاڑ) اور انکے طواف کا بیان
"	"	۲۴	واتموا	حج کے مسائل
لن تنالوا	آل عمران	۱۰	ان اول	کعبہ مکرمہ کی بزرگی
"	"	"	وللہ	حج کی فرضیت
لا یحب اللہ	مائدہ	۱	غیر محلی	حالت احرام میں شکار کی ممانعت
واذا سمعوا	"	۱۳	لا تقتلوا	حالت احرام میں شکار کی ممانعت اور اسکا فدیہ

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
اقترب	حج	۳	ویذکروا	قربانی اور احرام سے باہر ہونیکا بیان
امن خلق	نمل	۷	ھذہ البلدۃ	مکہ معظمہ کی بزرگی
"	قصص	۶	اولم نمکن	"
	التین	۱	ھذا البلد	"

نکاح طلاق وغیرہ

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
سیقول	بقرہ	۲۷	ولا تنکحوا	مشرکوں سے نکاح کی ممانعت
"	"	۲۸	والمطلقات	مطلقہ عورتوں کی خدمت
"	"	۳۰	والذین یتوفون	بیوہ کی عدت
"	البقرہ	۲۹	الطلاق	طلاق کا طریقہ اور اسکا نتیجہ
"	"	"	فان طلقہا	تیسری طلاق کے بعد کا نتیجہ
"	"	۳۰	واذا طلقتم	عدت کے بعد اگر باہمی رضامندی ہو تو پھر نکاح کرنا چاہیں تو [illegible]
"	"	۳۱	وان طلقتموھن	قبل یکجائی کے اگر طلاق دیجائے تو نصف مہر دینا ہوگا
لن تنالوا	نساء	۱	مثنیٰ	اگر مقدرت ہو تو چار عورتوں تک نکاح ہو سکتا ہے
"	"	"	فان طبن	عورت اگر مہر معاف کر دے تو ہو سکتا ہے
"	"	۳	ولا تنکحوا	اُن عورتوں کا بیان جن سے نکاح جائز نہیں
قد افلح	نور	۴	وانکحوا	بے شوہر والی عورتوں اور لونڈی غلاموں کے نکاح کر دینے کا حکم
امن خلق	قصص	۳	قال انی ارید	نکاح سے پہلے کچھ شرط کرنا
اتل ما اوحی	احزاب	۱	وما جعل	متبنے کی بی بی سے نکاح کی اجازت

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
قدسمع اللہ	ممتحنہ	۲	لاھن	کافر کا نکاح مومن سے باقی نہیں رہتا
والمحصنت	نساء	۴	باموالکم	نکاح میں مہر ہونا ضروری ہے
"	"	"	غیر مسافحین	متعہ کی حرمت
قدسمع اللہ	طلاق	۱	والائی	جن عورتوں کو حیض نہیں آتا اور حمل والی عورتوں
			لعان	
قدسمع	نور	۱	والذین یرمون	جو لوگ اپنی بیبیوں کو تہمت لگائیں
			ایلاء وظہار	
سیقول	بقرہ	۲۸	للذین یؤلون	ایلاء کا حکم
اتل ما اوحی	احزاب	۱	وما جعل ازواجکم	جن سے ظہار کیا جائے درحقیقت مائیں نہیں ہو جاتیں
قدسمع اللہ	مجادلہ	۱	الذین یظاھرون	ظہار کا کفارہ
			قسم اور اُس کا کفارہ اور نذر	
واذا سمعوا	مائدہ	۱۲	لا یؤاخذکم	لغو قسم سے مواخذہ نہیں ہوتا اور منعقدہ کا کفارہ
قدسمع اللہ	تحریم	۱	قد فرض	قسم کو توڑ کر اُسکا کفارہ دیدینا جائز ہے
تلک الرسل	بقرہ	۳۷	او نذرتم	نذر کا ذکر
ربما	نحل	۷	ویجعلون	غیر اللہ کی نذر جائز نہیں
اقترب	حج	۴	ولیوفوا	نذر کے پورا کرنے کا حکم
تبارک الذی	دہر	۱	یوفون	نذر کے پورا کرنے والوں کی تعریف

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطالب
			میراث و وصیت	
سیقول	بقرہ	۲۲	فمن بدلہ	وصیت کے بدل دینے کا گناہ
	نساء	۱	للرجال	زوجین میں باہم ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے
	"	۲	یوصیکم	لڑکے لڑکیوں ماں باپ بھائیوں بہنوں زوجین کے حصے
	"	۵	والذین	جس سے قسم کی دوستی ہو اسکے حصہ کا ذکر
	انفال	۱۰	واولوا	ذوی الارحام کو بھی وراثت پہنچتی ہے
			بیع و تجارت	
سیقول	بقرہ	۲۵	لیس علیکم	تجارت کی اجازت
تلک الرسل	"	۳۸	واحل اللہ	بیع کی حلت
"	"	۳۹	اذا تداینتم	اُدھار چیز لینا درست ہے
والمحصنت	نساء	۵	تجارۃ	باہمی رضامندی سے تجارت حلال ہے
قد افلح	نور		تجارۃ ولا	سوداگری میں ایسا مشغول ہونا کہ خدا کی یاد سے غفلت ہو...
			حلال و حرام	
سیقول	بقرہ	۲۱	یاایھا الناس	پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور مردار خون سؤر کا گوشت غیر اللہ نام کا ذبیحہ حرام
لایحب اللہ	مائدہ	۱	احلت	سب چوپائے سوائے ان کے جنکی حرمت قرآن مجید میں ہے حلال ہیں
"	"	"	حرمت	مردار خون سؤر کا گوشت غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ گلا گھٹ کر گر کر یا سینگ سے مرے ہوئے اور درندے کے مارے ہوئے جانوروں کی حرمت

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
لایحب اللہ	مائدہ	۱	وما علمتم	سکھائے ہوئے کتے کا شکار حلال ہے
واذا سمعوا	″	۱۲	انما الخمر	شراب جوئے کی حرمت
ولو اننا	انعام	۱۴	فکلوا	اللہ کے نام کا ذبیحہ حلال اور غیر اللہ کے نام ذبیحہ
″	″	۱۸	قل لا اجد	مردار خون وغیرہ کی حرمت
قال الملا	اعراف	۱۹	یحل لھم	شریعت میں حقیقتاً اشیا حلال ہیں وہ اچھی ہیں اور جو حرام ہیں
ربما	نحل	۱۵	فکلوا مما	حلال چیز وہ کے کھانے کی اجازت اور مردار وغیرہ حرمت باستثنائے حالت مخمصہ
اقترب	حج	۴	واحلت لکم	چوپایوں کی حلت

والدین اعزہ وہمسایہ وغیرہ کے حقوق

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
سیقول	بقرہ	۲۲	واتی	اعزہ اور یتیم بچوں کی خبرگیری کی تعریف
″	″	۳۰	والوالدات	ماؤں کو اپنے بچوں کا دودھ پلانا
والمحصنٰت	نساء	۶	وبالوالدین	ماں باپ اعزہ وغیرہ کے ساتھ نیک سلوک کا حکم
ربما	نحل	۱۳	وایتاء	اعزہ کے ساتھ احسان کرنے کا حکم۔
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	۳	وبالوالدین	ماں باپ کا ادب
قال الم	مریم	۱	وبرا	والدین کی اطاعت کرنے والے کی تعریف
		″	بوالدتی	ماں کی اطاعت کا حکم
امن خلق	عنکبوت	″	ووصینا	خلاف حکم خدا میں والدین کی اطاعت نہ چاہئے
اتل ما اوحی	روم	۴	فات	اعزہ وغیرہ کے حقوق ادا کرنے کی تاکید

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
اتل ما اوحی	لقمان	٢	ووصینا	والدین کی اطاعت کا حکم
حٰم	احقاف	٢	ووصینا	ماں باپ کے حقوق
"	حجرات	١	انما المؤمنون	مسلمان سب باہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں

حقوق زوجین

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
سیقول	بقرہ	٢٨	نساءکم	الغرض البقائے نسل اپنی بیبیوں سے مجامعت کی اجازت
"	"	٢٢	فاعتزلوا	حالت حیض میں عورتوں سے ہم بستری کی ممانعت
"	"	٢٩	وللرجال	مردوں کے حقوق عورتوں پر
"	"	"	فامسکوھن	عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ
"	"	"	ولا تمسکو	عورتوں کو تکلیف دینے کی ممانعت
"	"	٣٠	وعلی المولود	دودھ پلانے والی کا نان نفقہ
لن تنالوا	نساء	١	فان خفتم	حقوق کی ادائی برابر نہ ہوسکے تو ایک ہی بیوی کا حکم
"	"	١٩	ولن تستطیعوا	کئی بیبیوں میں برابری کا برتاؤ
قد سمع اللہ	طلاق	١	اسکنوھن	طلاق دی ہوئی عورتوں کو بھی اپنی حسب حیثیت آرام پہنچانے کا حکم

غیر اقوام کے ساتھ معاملہ

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
تلک الرسل	آل عمران	٣	لا یتخذ	مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے الفت کی ممانعت
والمحصنٰت	نساء	١٢	فلا تتخذوا	منافقوں سے محبت کرنے کی ممانعت
لا یحب اللہ	مائدہ	٨	لا تتخذوا	یہود و نصاریٰ سے محبت کی ممانعت

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
قد سمع اللہ	مجادلہ	۳	لا تجد	اللہ رسول کے دشمنوں سے محبت کی برائی
"	ممتحنہ	۲	لا ینھاکم	جو کافر دین کے بارہ میں مسلمانوں سے نہیں لڑیں ان سے راہ رسم کی ممانعت نہیں
سیقول	بقرہ	۲۴	وقاتلوا	ان کافروں سے لڑنیکا حکم جو مسلمانوں سے لڑیں اور زیادتی […]
قال الملا	انفال	۲	فاضربوا	کفار سے قتال
"	"	۵	وقاتلوھم	کفار سے دین اسلام کے غالب […]
واعلموا	"	۸	واعدوا	کافروں کی جنگ کے لئے سامان کا مہیا […]
"	توبہ	۴	انما المشرکون	مشرکوں کا ناپاک ہونا
قد سمع اللہ	حشر	۱	ما قطعتم	کفار کے مال و متاع کے برباد کرنیکا حکم

باب پنجم - تاریخی مضامین

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
الم	بقرہ	۳	وھو الذی	تمام اشیا اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش

آسمان زمین

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
یعتذرون	یونس	۱	خلق اللہ	آسمانوں اور زمین کی چیزیں
ربما	حجر	۳	ولقد خلقنا	انسان کی پیدائش مٹی سے اور جنوں کی آگ سے
قد افلح	نور	۶	واللہ خلق	ہر جانور کی پیدائش کا بیان
فمن اظلم	حم سجدہ	۲	خلق الارض	زمین کی پیدائش

انسان کی پیدائش

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
والمحصنت	نساء	۵	خلق الانسان	

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
ولوانا	اعراف	۲	خلقتہ من	آدم علیہ السلام کی آفرینش مٹی سے
ربما	نحل	۱	خلق الانسان	انسان کی پیدائش نطفہ سے
تبارک الذی	مرسلات	۱	الم نخلقکم	″
	طارق	۱	من ای شئ	″

آدم و حوا

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
	بقرہ	۴	اذ قال	حضرت آدم کی پیدائش اور انکا امتحان
تلک الرسل	آل عمران	۴	ان اللہ	آدم علیہ السلام کی تعریف
ولوانا	اعراف	۲	ثم قلنا	حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا سجدہ کرنا
قال الملا	″	۲۴	خلقکم	سب آدمیوں کی نسل صرف ایک شخص سے
ربما	حجر	۳	اذ قال	حضرت آدم علیہ السلام کی آفرینش
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	۷	واذ قلنا	فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا
قال الم	طٰہٰ	″	ولقد عہدنا	حضرت آدم علیہ السلام کا فرمان ربانی کو بھول جانا
ومالی	ص	۵	واذ قال	آدم علیہ السلام کی آفرینش

ابلیس

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
الم	بقرہ	۴	واذ قلنا	شیطان کا آدم کے سجدہ سے سرکشی کرنا
سیقول	″	۲۱	خطوات الشیطٰن	شیطان کی پیروی نہ کرو شیطان انسان کا دشمن ہے
واذا سمعوا	اعراف	۲	الا ابلیس	شیطان کی سرکشی

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
ومامن دابۃ	یوسف	۱	ان الشیطٰن	شیطان انسان کا دشمن ہے
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	۷	قال ءاسجد	ابلیس کا فرمان الٰہی سے سرکشی کرنا
وقال الذین	شعرا	۱۱	وما تنزلت	قرآن مجید شیاطین کا اتارا ہوا نہیں
ومن یقنت	سبا	۲	ولقد صدق	کفار ابلیس کے متبع ہیں
فمن اظلم	حٰم سجدہ	۳	وقیضنا	شیاطین کافروں پر مسلط رہتے ہیں
"	"	۵	واما ینزغنک	اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنے سے شیطان کا وا[illegible]

ہابیل و قابیل

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
لا یحب اللہ	مائدہ	۵	واتل علیہم	ہابیل وقابیل کی لڑائی

نوح علیہ السلام

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
تلک الرسل	آل عمران	۴	ان اللہ	نوح علیہ السلام کا برگزیدہ ہونا
واذا سمعوا	انعام	۱۰	ونوحا	حضرت نوح کی تعریف
ولو اننا	اعراف	۸	لقد ارسلنا	نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کو تبلیغ کرنا
یعتذرون	یونس	۸	واتل علیہم	حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا غرق ہونا
ومامن دابۃ	ہود	۳	واوحی	حضرت نوح اور انکی قوم کا حال
وما ابرئ	ابراہیم	۲	قوم نوح	نوح علیہ السلام کا ذکر
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	۱	انہ کان	نوح علیہ السلام کی تعریف
اقترب	انبیا	۶	ونوحا	نوح علیہ السلام کی قوم کا غرق ہونا
قد افلح	مومنون	۲	ولقد ارسلنا	نوح علیہ السلام کا وعظ وپند اور انکی قوم کا انکار اور طوفان کا آنا

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
وقال الذین	فرقان	۴	وقوم نوح	قوم نوح کی ہلاکت
〃	شعرا	۶	کذبت قوم	نوح علیہ السلام کی تبلیغ اور آپ کی قوم کی تکذیب
[illegible]	عنکبوت	۲	ولقد ارسلنا	نوح علیہ السلام کی مدت تبلیغ
[illegible]	صافات	۳	ولقد نادانا	نوح علیہ السلام کی دعا اور اسکی قبولیت
[illegible]	ذاریات	۲	وقوم نوح	قوم نوح کا ذکر
[illegible]	قمر	۱	کذبت قبلہم	حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کا ذکر
	الحدید	۴	ولقد ارسلنا	نوح علیہ السلام کا ذکر
قد سمع اللہ	تحریم	۲	امراۃ نوح	لوط علیہ السلام کی بی بی کی سرکشی
تبارک الذی	حاقہ	۱	انا لما	نوح علیہ السلام کی کشتی کا ذکر
〃	نوح	۱	انا ارسلنا	نوح علیہ السلام کا قصہ
		ابراہیم علیہ السلام		
الم	بقرہ	۱۵	واذ ابتلی	حضرت ابراہیم کا امتحان خداوندی میں پورا اترنا اور انکی تعریف
〃	〃	۱۶	ملۃ ابراہیم	ملت ابراہیمی کی تعریف انکا مشرک نہ ہونا
تلک الرسل	〃	۳۵	الم تر	حضرت ابراہیم کا ایک کافر کو دلیل سے پست کرنا
〃	〃	〃	واذ قال	حضرت ابراہیم کا احیاء موتے دیکھنے کی درخواست کرنا
〃	آل عمران	۷	ماکان	ابراہیم علیہ السلام یہودی یا نصرانی نہ تھے
والمحصنت	نساء	۱۸	واتخذ	حضرت ابراہیم کو اللہ نے اپنا دوست بنالیا ہے
واذا سمعوا	انعام	۹	واذ قال	ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کو نصیحت کرنا

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
یعتذرون	توبہ	۱۴	وما کان	حضرت ابراہیم نے اپنے مشرک باپ کیلئے استغفار کیوں کیا
ومامن دابۃ	ہود	۷	ولقد جاءت	حضرت ابراہیم کے پاس فرشتوں کا آنا اور فرزند کی بشارت دینا
"	یوسف	۱	علی ابویک	ابراہیم علیہ السلام پر خدا نے اپنی نعمت پوری کی
وما ابری	ابراہیم	۶	واذ قال	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شہر مکہ کیلئے دعا کرنا
ربما	حجر	۴	عن ضیف	فرشتوں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بصورت [illegible]
"	نحل	۱۶	ان ابراہیم	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اوصاف جمیلہ
قال الم	مریم	۳	واذکر	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ سے گفتگو
اقترب	انبیا	۵	ولقد اتینا	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہدایت یافتہ ہونا
"	حج	۴	واذ بوانا	کعبہ کی تعمیر کا حکم
وقال الذین	شعرا	۵	نبا ابراہیم	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم سے گفتگو اور خدا کی ثنا
امن خلق	عنکبوت	۲	وابراہیم اذ	ابراہیم علیہ السلام کا وعظ
"	"	۴	ولما جاءت	فرشتوں کا فرزند کی بشارت لیکر حضرت ابراہیم کے پاس آنا
ومالی	صافات	۳	لابراہیم	ابراہیم علیہ السلام کا نوح علیہ السلام کے متبع ہونا
"	ص	۴	عبادنا	ابراہیم علیہ السلام کی تعریف
الیہ یرد	زخرف	۳	اذ قال	ابراہیم علیہ السلام کا شرک اور مشرکین سے بیزاری ظاہر کرنا
حم	ذاریات	۲	ہل اتاک	ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتوں کا اجنبی صورت میں آنا
قال فما خطبکم	حدید	۴	ولقد ارسلنا	ابراہیم علیہ السلام کا ذکر
قد سمع اللہ	ممتحنہ	۱	الی ابراہیم	"

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
			اسمٰعیل علیہ السلام	
الم	بقرہ	۱۵	وعهدنا	کعبہ کی تعمیر کا حکم
"	"	۱۶	نعبد	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا موحد ہونا
واذا سمعوا	الانعام	۱۰	اسمٰعیل	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی تعریف
[illegible]	مریم	۴	واذکر	"
اقترب	انبیاء	۶	واسمٰعیل	"
ومالی	صافات	۳	بغلام	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے علم کی تعریف
"	ص	۴	واذکر	اسمٰعیل علیہ السلام کی صفت
			اسحاق علیہ السلام	
الم	بقرہ	۱۶	واسحاق	اسحاق علیہ السلام کا موحد ہونا
واذا سمعوا	انعام	۱۰	اسحاق	اسحاق علیہ السلام کی تعریف
وما ابرئ	یوسف	۱	واسحاق	اسحاق علیہ السلام پر خدا نے نعمت پوری کردی تھی
اقترب	انبیاء	۵	ووهبنا	اسحاق علیہ السلام کی تعریف
ومالی	صافات	۳	وبشرناه	اسحاق علیہ السلام کی صلاحیت کی تعریف
"	ص	۴	واسحاق	اسحاق علیہ السلام کی صفت
			لوط علیہ السلام	
واذا سمعوا	انعام	۱۰	ولوطا	حضرت لوط علیہ السلام کی تعریف

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
ولو اننا	اعراف	١٠	ولوطا	لوط علیہ السلام کی قوم کی بربادی
وما من دابۃ	ہود	٧	الی قوم	فرشتوں کا قوم لوط علیہ السلام کی غارت کرنے کو آنا [illegible]
ربما	حجر	٤	قالوا انا	[illegible]
اقترب	انبیا	٥	ولوطا	حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر
وقال الذین	شعرا	٩	کذبت	قوم لوط علیہ السلام کی سرکشی
״	نمل	٤	ولوطا	قوم لوط کی بدکاری اور سرکشی
امن خلق	عنکبوت	٣	ولوطا	لوط علیہ السلام کا ابراہیم علیہ السلام پر ایمان [illegible]
״	״	٤	ولما ان جاءت	فرشتوں کا لوط علیہ السلام کے پاس انکی قوم کو غارت کرنیکو آنا
ومالی	صافات	٤	وان لوطا	لوط علیہ السلام کا عذاب سے بچنا اور انکی بی بی کا مبتلا ہونا
قال فما خطبکم	ذاریات	٢	قوم مجرمین	لوط علیہ السلام کی قوم کے غارت کرنیکو فرشتوں کا آنا
قد سمع اللہ	تحریم	٢	وامرأت لوط	لوط علیہ السلام کی بی بی کی برائی

یعقوب و یوسف و برادرانش علیہما السلام

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
الم	بقرہ	١٦	ووصی بہا	حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کو توحید کی وصیت کرنا
لن تنالوا	آل عمران	١٠	کل الطعام	حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک چیز حرام کر لی تھی
واذا سمعوا	الانعام	١٠	ویعقوب	حضرت یعقوب علیہ السلام کی تعریف
وما من دابۃ	یوسف	١	اذ قال	یوسف علیہ السلام کا خواب دیکھنا اور انکا قصہ
اقترب	انبیاء	٥	یعقوب	حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر
ومالی	ص	٤	ویعقوب	یعقوب علیہ السلام کی توصیف

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
فمن اظلم	مؤمن	٣	ولقد جاءکم	یوسف علیہ السلام کی نبوت میں بنی اسرائیل کا شک کرنا

ہود علیہ السلام و قوم عاد

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
[illegible]	[illegible]	٩	والی عاد	ہود علیہ السلام کا وعظ اور اُنکی قوم کی سرکشی
[illegible]	[illegible]	٥	والی عاد	حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کی نافرمانی اور اُنکی ہلاکت
[illegible]	[illegible]	٢	قوم نوح	قوم عاد کا ذکر
[illegible]	[illegible]	٧	کذبت عاد	قوم عاد کی سرکشی
امن خلق	عنکبوت	٤	وعادا	عاد کی ہلاکت
فمن اظلم	حم سجده	٢	صاعقه	قوم عاد کا ایک سخت آواز سے ہلاک ہونا
حم	احقاف	٣	واذکر	ہود علیہ السلام کا وعظ
قال فما خطبکم	ذاریات	٢	وفی عاد	قوم عاد کا آندھی سے ہلاک ہونا
"	قمر	١	کذبت عاد	قوم عاد کا ذکر
تبارک الذی	حاقه	١	کذبت	"
عم	فجر	١	الم تر	"

صالح علیہ السلام و قوم ثمود

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
ولو اننا	اعراف	١٠	والی ثمود	حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کی نافرمانی اور بربادی
ومامن دابة	ہود	٦	والی ثمود	حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت
وما ابری	ابراہیم	٢	قوم نوح	قوم ثمود کا ذکر

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
ربما	حجر	۶	ولقد کذب	اصحاب حجر کی سرکشی
وقال الذین	شعرا	۸	کذبت ثمود	قوم ثمود کی نافرمانی
″	نمل	۴	ولقد ارسلنا	صالح علیہ السلام کی قوم کی سرکشی
امن خلق	عنکبوت	۴	وثمودا	قوم ثمود کی ہلاکت
فمن اظلم	حم سجدہ	۲	وثمود	قوم ثمود کا ذکر
″	″	″	واما ثمود	″
قال فما خطبکم	ذاریات	۲	وفی ثمود	″
″	قمر	۲	کذبت ثمود	″
تبارک الذی	حاقہ	۱	کذبت	″
عم	فجر	۱	وثمود	″
″	والشمس	۱	کذبت	ثمود کی سرکشی
		شعیب علیہ السلام		
عم	اعراف	۱۱	والی مدین	حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی نافرمانی اور بربادی
وما من دابۃ	ہود	۸	والی مدین	حضرت شعیب علیہ السلام اور انکی قوم
ربما	حجر	۵	وان کان	ایکہ والوں کا ظالم ہونا
وقال الذین	شعرا	۱۰	کذب	حضرت شعیب علیہ السلام سے انکی قوم کی سرکشی
امن خلق	عنکبوت	۱	والی مدین	شعیب علیہ السلام کا سمجھانا اور ان کی قوم کا نہ ماننا

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
				داؤد سلیمان علیہما السلام
[illegible]	بقرہ	١٢	ما تتلوا	حضرت سلیمان کی تعریف
٩	نساء	٢٣	وسلیمان	حضرت سلیمان علیہ السلام کا نبی ہونا
٥	انعام	١٠	داؤد	حضرت داؤد علیہ السلام کی تعریف
٢	انبیا	٦	وداؤد	داؤد علیہ السلام کا ایک فیصلہ
مدین	نمل	٢	ولقد اتینا	داؤد و سلیمان علیہما السلام کے علم وغیرہ کی تعریف
ومن یقنت	سبا	٢	〃	حضرت داؤد علیہ السلام کے حالات اور جنوں کا سلیمان کے تابع ہونا
ومالی	ص	٢	واذکر	داؤد علیہ السلام کی تعریف اور انکی ایک آزمائش
〃	〃	٣	ووہبنا	سلیمان علیہ السلام کی تعریف اور انکا ایک واقعہ
				موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور فرعون و ہامان و قارون
الم	بقرہ	٦	واذ نجینکم	بنی اسرائیل کا فرعون سے نجات پانا اور موسیٰ علیہ السلام کا ذکر
〃	〃	٨	واذ اخذنا	بنی اسرائیل اور کوہ طور کا واقعہ
〃	〃	١٠	〃	
〃	〃	١١	ولقد جاءکم	حضرت موسیٰ کا بنی اسرائیل کے پاس آنا
〃	〃	١٣	کما سئل	بنی اسرائیل کا موسیٰ علیہ السلام سے لغو سوالات کرنا
〃	〃	١٦	وما اوتی	موسیٰ علیہ السلام کی کتاب پر بھی مسلمانوں کا ایمان ہے
سیقول	〃	٣٢	الم تر الی	بنی اسرائیل کی بے صبری کا ایک واقعہ

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
لا یحب اللّٰہ	نساء	۲۲	فقد سألوا	بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے بہت سخت درخواستیں کیں
"	"	۲۳	وکلم	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کیا
"	مائدہ	۳	ولقد اخذ اللّٰہ	بنی اسرائیل سے عہد اطاعت
"	"	۴	واذ قال	حضرت موسیٰ کا اپنی قوم کو خدا کے اح
"	"	۶	کتبنا علے	بنی اسرائیل پر قتل انسان کا گناہ
"	"	۱۰	لقد اخذنا	بنی اسرائیل سے عہد طاعت اور اُنکے پا
"	"	۱۱	لعن	کفار بنی اسرائیل کا ملعون ہونا
واذا سمعوا	انعام	۱۰	وموسیٰ	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعریف
ولو اننا	"	۱۸	وعلی الذین	بنی اسرائیل پر کیا کیا چیز حرام تھی اور کیوں
"	"	۱۹	ثم اتینا	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ ملنا اور اُسکی تعریف
"	"	۲۰	ان الذین	بنی اسرائیل نے دین میں تفریق کر دی
"	اعراف	۱۳	ثم بعثنا	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرعون کے جادوگروں کا مقابلہ
"	"	۲۰	ومن قوم	حضرت موسیٰ کی اُمت میں کچھ لوگ حق پر تھے
واعلموا	انفال	۷	کداب	فرعون وغیرہ کی ہلاکی
یعتذرون	یونس	۸	ثم بعثنا	موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا مبعوث ہونا
وما من دابۃ	ہود	۹	ولقد ارسلنا	موسیٰ علیہ السلام کا معجزوں کے ساتھ فرعون کے پاس آنا
"	"	۱۰	ولقد اتینا	توراۃ کا ذکر اور اسمیں لوگوں کا اختلاف کرنا
وما ابری	ابراہیم	۱	ولقد ارسلنا	موسیٰ علیہ السلام کی رسالت اور اُنکے مواعظ
"	"	۲	وقال موسےٰ	موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت اپنی قوم کو

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
ربما	نحل	١٦	انما جعل	سبت کے احکام صرف منکرین قیامت کیلئے ہیں
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	١	واٰتینا	موسیٰ علیہ السلام کا ذکر توراۃ کی تعریف
	"	١٢	ولقد اٰتینا	موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزوں کو دیکر فرعون کے پاس بھیجا
	کہف	٩	واذ قال	موسیٰ اور خضر علیہما السلام کی ملاقات
	مریم	٤	واذکر	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعریف اور انکی ابتدائی نبوت
	طہ	١	وھل اتاک	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ابتدائے نبوت کے حالات
	انبیا	٤	ولقد اٰتینا	موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی تعریف
قد افلح	مومنون	٣	ثم ارسلنا	موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا فرعون کے پاس بھیجا
وقال الذین	فرقان	٤	ولقد اٰتینا	حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا نبی کیا جانا
"	شعرا	٢	واذ نادیٰ	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کا پکارنا
"	نمل	١	واذ قال	موسیٰ علیہ السلام کا آگ دیکھکر کوہ طور پر جانا اور نبوت پانا
امن خلق	قصص	١	نتلوا علیک	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش و شورش وغیرہ کے حالات
"	"	٨	ان قارون	قارون کا قصہ
"	عنکبوت	٤	وقارون	قارون کا زمین میں دھنسنا
اتل ما اوحی	سجدہ	٣	ولقد اٰتینا	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کا عنایت ہونا
ومن یقنت	احزاب	٩	لاتکونوا	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک قوم کا تہمت لگانا اور اللہ کا بری کرنا
ومالی	صافات	٤	ولقد مننا	موسیٰ و ہارون علیہما السلام پر اللہ کی عنایت
فمن اظلم	مومن	٣	ولقد ارسلنا	موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ہامان قارون کی طرف مبعوث ہونا
الیہ یرد	زخرف	٥	"	موسیٰ علیہ السلام کا ذکر

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
الیہ یرد	دخان	۱	ولقد فتنا	فرعون وغیرہ کی آزمائش اور حضرت موسیٰ کی تعریف
〃	جاثیہ	۲	ولقد آتینا	بنی اسرائیل کو کتاب وحکمت و نبوت ملنے کا ذکر
قال فما خطبکم	ذاریات	۲	وفی موسیٰ	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر
〃	قمر	۳	ولقد جاء	فرعون کا ذکر
قد سمع اللہ	صف	۱	واذ قال	موسیٰ علیہ السلام کو انکی قوم [illegible]
〃	تحریم	۲	امرأۃ فرعون	فرعون کی بی بی کی تعریف
تبارک الذی	حاقہ	۱	وجاء فرعون	فرعون کا خطا کار ہونا
〃	مزمل	۱	کما ارسلنا	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر
عم	نازعات	۱	ھل اتٰک	〃
〃	فجر	۱	وفرعون	فرعون کا ذکر
			یونس علیہ السلام	
واذا سمعوا	انعام	۱۰	ویونس	یونس علیہ السلام کی تعریف
یعتذرون	یونس	۱۰	فلولا	یونس علیہ السلام کی قوم کے ایمان لانے کا ذکر
اقترب	انبیا	۶	وذا النون	حضرت یونس کے خفا ہو کر چلے جانیکا حکم
ومالی	صافات	۵	وان یونس	یونس علیہ السلام کا بھاگنا اور مچھلی کے پیٹ میں جانا
تبارک الذی	قلم	۲	کصاحب الحوت	حضرت یونس نے خدا کی مہربانی سے نجات پائی
			ادریس علیہ السلام	
واذا سمعوا	انعام	۱۰	والیاس	الیاس علیہ السلام کی تعریف

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
قال الم	مریم	۴	واذکر	ادریس علیہ السلام کی صفت
اقترب	انبیا	۶	وادریس	ادریس علیہ السلام کا ذکر
[illegible]	[illegible]	۴	وان الیاس	الیاس علیہ السلام اور اُنکی قوم کی سرکشی

ایوب علیہ السلام

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
[illegible]	[illegible]م	۱۰	ایوب	ایوب علیہ السلام کی تعریف
[illegible]	انبیا	۶	وایوب	حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا اور اُسکی قبولیت
[illegible]	ص	۴	واذکر	ایوب علیہ السلام کی تعریف

زکریا اور یحیی علیہما السلام

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
تلک الرسل	آل عمران	۴	ھنالک	حضرت زکریا علیہ السلام کا تولد فرزند کی دُعا مانگنا
واذا سمعوا	انعام	۱۰	وزکریا	زکریا علیہ السلام کی تعریف
قال الم	مریم	۱	ذکر رحمۃ	حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا اور اُسکی مقبولیت
اقترب	انبیاء	۶	وزکریا	

الیسع علیہ السلام

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
واذا سمعوا	انعام	۱۰	والیسع	الیسع علیہ السلام کی تعریف
ومالی	ص	۴		

ذوالکفل علیہ السلام

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
اقترب	انبیاء	۶		ذوالکفل علیہ السلام کی تعریف

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
ومالی	ص	۴	وذا الکفل	ذوالکفل علیہ السلام کی تعریف
				عزیر علیہ السلام
تلک الرسل	بقرہ	۳۵	او کالذی	حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ
واعلموا	توبہ	۵	وقالت الیہود	یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے
				عیسیٰ اور مریم علیہما السلام
الم	البقرہ	۱۱	واٰتینا	حضرت مسیح علیہ السلام کو معجزات اور روح القدس سے تائید
"	"	۱۶	وما اوتی	حضرت مسیح کی کتاب پر بھی مسلمانوں کا ایمان ہے
تلک الرسل	آل عمران	۴	اذ قالت	حضرت مریم کی ماں کا حضرت مریم کو بعوض شکر میں خدا کی نذر کرنا
"	"	۵	واذ قالت	حضرت مریم کی تعریف اور ان کو فرزند کی بشارت اور حضرت مسیح کے حالات
لا یحب اللہ	نساء	۲۲	وقولہم	مریم صدیقہ پر یہود نے بہتان لگایا
"	"	۲۳	انما المسیح	حضرت مسیح صرف خدا کے رسول ہیں
"	مائدہ	۷	وقفینا	حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت
"	"	۱۰	وقال المسیح	حضرت مسیح کا خدا کو اپنا پروردگار کہنا اور اسکی عبادت کا حکم دینا
"	"	"	وما المسیح	حضرت مسیح صرف خدا کے پیغمبر تھے
واذا سمعوا	"	۱۵	اذ قال اللہ	قیامت میں حضرت مسیح علیہ السلام سے انکی امت کی پرستش خدا کا جواب

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
	انعام	۱۰	وعیسیٰ	عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف
قال الم	مریم	۲	واذکر	مریم صدیقہ کا حاملہ ہونا اور حضرت مسیح کی ولادت
	انبیا	۶	والتی احصنت	حضرت مریم کی تعریف
	زخرف	۶	ان ھو	مسیح علیہ السلام خدا کے بندے تھے
	حدید	۴	وقفینا	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر
	صف	۱	واذ قال	حضرت مسیح کا اپنے کو خدا کا پیغمبر کہنا
	"	۲	کما قال	حضرت مسیح علیہ السلام پر کچھ لوگوں کا ایمان لانا
"	تحریم	۲	ومریم	مریم صدیقہ کی تعریف
				حضرت لقمان
اتل ما اوحی	لقمان	۲	ولقد اتینا	لقمان کو حکمت عنایت ہونا اور انکی تعریف
"	"	۲	واذ قال	لقمان کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا
				حضرت ذوالقرنین
قال الم	کہف	۱۱	ویسئلونک	حضرت ذو القرنین کا قصہ
				اصحاب کہف
سبحٰن الذی	کہف	۱	ام حسبت	اصحاب کہف کا ذکر
				ہاروت و ماروت
الم	بقرہ	۱۲	وما انزل	ہاروت ماروت کا ذکر

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
عم	فیل	۱	الم تر	اصحاب فیل کا قصہ
				حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لن تنالوا	آل عمران	۷	فبما رحمۃ	آپ کی مہربانی اور خوش خلقی
لا یحب اللہ	مائدہ	۳	ولیعفوا	آپ کی بخشش اور درگذر
واعلموا	توبہ	۶	اذ یقول	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آپ کی محبت
"	"	۸	قل اذن	آپ کی نفع رسانی
"	"	۱۰	واغلظ	کفار و منافقین سے آپ کو نرمی کی ممانعت
"	"	۱۶	رسول	آپ کی رأفت و رحمت
ومن یقنت	احزاب	۷	ان ذلکم	آپ کا خلق
"	فاطر	۲	فلا تذہب	خلق اللہ کے ساتھ آپ کی محبت
تبارک الذی	قلم	۱	وانک	آپ کا خلق
لن تنالوا	آل عمران	۱۵	وما محمد	آپ کی رسالت
واذا سمعوا	انعام	۱۵	قل لا	آنحضرت کا آپ کو عالم الغیب نہ کہنا
قال الملا	اعراف	۲۳	قل انما	آپ کو قیامت کا علم نہ تھا
یعتذرون	یونس	۵	قل لا املک	آپ کی شان عبودیت
ربما	حجر	۶	واخفض	مسلمانوں کے ساتھ ملاطفت کا آپ کو حکم
ومن یقنت	احزاب	۸	قل انما	قیامت کا علم آپ کو نہ تھا
تبارک الذی	جن	۲	قل انی	آپ کی شان عبودیت

پاره	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
واذا سمعوا	انعام	۱۰	قل لا	آپ کا نہایت بے غرض رہنا
وما ابرئ	یوسف	۱۱	وما تسئلهم	″
[illegible]	مؤمنون	۴	ام تسئلهم	″
[illegible]	فرقان	۵	قل ما اسئلکم	″
[illegible]	سبا	۶	فما سألتکم	″
[illegible]	ص	۵	قل ما	″
الیه یرد	شوریٰ	۳	قل لا	″
قال فما خطبکم	طور	۲	ام تسئلهم	″
والمحصنات	نساء	۱۷	ولولا	آپ پر اللہ کا فضل اور رحمت
لا یحب الله	مائده	۱۰	والله یعصمك	لوگوں کی ضرر رسانی سے خدا کا آپکو محفوظ رکھنا
ومن یقنت	احزاب	۶	یاایها النبی	آپ کے ساتھ لطف کے خطابات
حٰم	فتح	۱	لیغفر لك	″
سبحٰن الذی	بنی اسرائیل	۱	بعبده	″
تبارك الذی	جن	۱	عبد الله	″
عم	اقراء	۱	عبد	آپ کے ساتھ لطف کے خطابات
″	توبه	۱۶	رؤف رحیم	″
حٰم	فتح	۴	محمد رسول الله	″
قال فما خطبکم	نجم	۱	ما ضل صاحبکم	″
عم	والضحیٰ	۱	ما ودعك	″

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
عم	الم نشرح	۱	الم نشرح	آپ کے ساتھ لطف کے خطابات
"	کوثر	۱	انا اعطینٰک	"
لن تنالوا	آل عمران	۱۹	فان کذبوک	کافروں کی تکذیب پر آپ کی تسکین
یعتذرون	یونس	۷	ولا یحزنک	"
ربما	نحل	۱۶	واصبر	"
اقترب	حج	۶	وان یکذبوک	"
امن خلق	نمل	۶	ولا تحزن	"
ومالی	یٰس	۵	فلا یحزنک	"
قال فما خطبکم	ذاریات	۳	فتول	"
تلک الرسل	آل عمران	۲	قد کان لکم	آپ کے زمانہ کے غزوات
لن تنالوا	"	۱۲	واذ غدوت	"
"	"	۱۴	ان یمسسکم	"
"	"	۱۶	ولقد صدقکم	"
"	"	۱۷	اولما	"
"	"		الذین	"
قال الملا	انفال	۱	کما اخرجک	آپ کی ہجرت
واعلموا	"	۵	وما انزلنا	جنگ بدر
"	توبہ	۴	لقد نصرکم	فتوحات
حم	فتح	۱	انا فتحنا	فتح مکہ

پارہ	سورت	رکوع	لفظ قرآنی	مطلب
لن تنالوا	آل عمران	۱۸	الذین	صحابہ کی تعریف
واعلموا	توبہ	۱۱	لکن الرسول	"
	"	۱۴	لقد تاب	"
	الحج	۸	والذین	"
	الفتح	۱	ان الذین	"
	"	۳	لقد رضی اللہ	"
"	"	"	فانزل اللہ	"
"	"	"	والذین معہ	"
اتل ما اوحی	احزاب	۱	وازواجہ	ازواج کی تعریف

تمت بالخیر (محمد اسماعیل یادگیری)

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ کا ذکر بعنوانات ذیل آیا ہے

الف

اللہ کل جہاں کا پروردگار ہے

اللہ کی عبادت کیا کرو

اللہ ہی جلاتا ہے اللہ ہی مارتا ہے

اللہ اور اس کے رسولوں کا دشمن

اللہ آسمان و زمین کا بادشاہ ہے

اللہ ہر جگہ اور ہر طرف ہے

اللہ اولاد سے پاک ہے

اللہ اور اسکے کلام پر ایمان لاؤ

اللہ کی قدرت کی نشانیاں
اللہ تم سے بالکل قریب ہے
اللہ کی راہ میں خرچ کرو
اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے
اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا ناشکری ہے
اللہ کی کتابیں
اللہ سب چیز پر قادر ہے
اللہ کی رسی مضبوط پکڑو
اللہ کی راہ میں مارے جانے والے
اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے مردہ نہیں ہیں
اللہ کے کلام سے انکار کرنے والے
اللہ اور رسول کی تابعداری سب سے بہتر ہے
اللہ کی آیتوں کے منکروں سے الگ رہو
اللہ ہی ہر قسم کی تعریف کے لائق ہے
اللہ پہ بہتان باندھنے والے
اللہ اور روز قیامت کے منکر
اللہ کے برگزیدہ نبی
اللہ نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے
اللہ کے نہ بیٹا ہے نہ بیٹی
اللہ جسے ہدایت کرتا ہے اسے مشرف با اسلام کر دیتا ہے

اللہ نے تمہارے لئے پھل سبزی اور چوپائے پیدا کئے۔
اللہ نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے
اللہ کو عاجزی سے پکارو اور فساد سے
اللہ جسے گمراہ کرے وہ گھاٹے میں ہے
اللہ کے سامنے گڑگڑایا کرو
اللہ نے سال کے بارہ مہینے مقرر کئے ہیں
اللہ کی راہ میں لڑنے سے گریز کرنے والے
اللہ سے وعدہ کرکے پھر جانے والے منافق
اللہ کا بہشت کے بدلے میں مسلمانوں سے سودا
اللہ زمین و آسمان پر حکمراں ہے
اللہ مخلوق کو دوبارہ زندہ کرے گا
اللہ ہی نے سورج اور چاند کو پیدا کیا
اللہ کے محبوب بندے کبھی آزردہ خاطر نہیں ہونگے
اللہ ہی مصیبت کو دور کر سکتا ہے
اللہ ہر جاندار کو رزق دیتا ہے
اللہ ظاہر اور پوشیدہ ہر چیز سے خبردار ہے
اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود نہ بدلے
اللہ ہی روزی میں اضافہ کرتا ہے۔

اللہ نے تمہارے لئے کار آمد چوپائے پیدا کئے
اللہ نے سواری کے لئے گھوڑے اور دوسری
چیزیں بنائیں۔
[illegible] کی اور تری میں تمہارے لئے
[illegible]
[illegible] رے لئے پینے کی بہترین چیزیں
[illegible] بنا۔
اللہ کی تسبیح کائنات کی ہر چیز کرتی ہے
اللہ نے کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے
اللہ بڑا شفیق اور مہربان ہے
اللہ نے سات آسمان اور طرح طرح کی
نعمتیں پیدا کیں۔
اللہ نے تمہارے لئے کان آنکھیں اور دل بنائے
اللہ آسمان و زمین کا نور ہے
اللہ نے ہر جانور پانی سے پیدا کیا ہے
اللہ ہی روزی میں کمی بیشی کرتا ہے
اللہ مردہ میں سے زندہ اور زندہ میں
سے مردہ نکالتا ہے

اللہ نے تمہیں مٹی سے بنایا اور تمہارے
لئے عورتیں پیدا کیں
اللہ نے کمزوری کے بعد طاقت اور طاقت
کے بعد کمزوری دی۔
اللہ نے تمہارے جوڑے بنائے اور عمریں
مقرر کیں۔
اللہ آسمان و زمین کو تھامے ہوئے ہے
اللہ نے تمہارے لئے پانی کی سواریاں
بنائیں اللہ شکر گزاروں کو پسند کرتا ہے
اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے جنت
میں بالاخانے ہیں
اللہ جسے گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں
اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو
اللہ نے زمین آسمان اور تم کو بنایا
اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے
اللہ کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں
اللہ بندوں کی دعا اور توبہ قبول کرتا ہے
اللہ مایوس لوگوں کے کام بناتا ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین
ربنا تقبل منا انک انت التواب الرحیم۔ طالب دعا
محمد اسماعیل

احکام القرآن

اس فہرست میں وہ مضمون ملحوظ رکھے گئے ہیں جنکے متعلق ہماری جماعت کو اکثر مخالفین اسلام اور مخالفین سلسلہ سے مقابلہ پڑتا رہتا ہے ورنہ یوں تو قرآن کریم میں ہزارہا مضامین کا خزانہ بھرا پڑا ہے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف انہی مضامین کے متعلق آیات دیگئی ہیں جن کی فی زمانہ ضرورت ہے ہر آیت کے ساتھ مختصر سا استدلالی اشارہ بھی کیا گیا ہے تاکہ استدلال کرنے میں مدد مل سکے [illegible] ہوں۔ اور نمبر سورۃ نیچے یعنی آیت/سورۃ ہے۔

نمبر آیت	شروع آیت	نمبر آیت	شروع آیت
	ہستی باری تعالیٰ	۵۶–۵۷/۱۰	لِلّٰہِ مافی السمٰوٰت ثبوت قدرت
۱۶۵/۲	ان فی خلق خالقیت	۱۳/۲۴	تمنی الموت ”
۳۹/۶	وما من دآبۃ ۔ ربوبیت	۳۹/۳۶	والشمس تجری ”
۷/۱۰	اِنّ فی اختلاف ۔ انتظام تربیت	۱۵/۶۷	الا یعلم من خلق ”
۱۰۶/۲	وحائق من	۶۲/۲۹	ولئن سألتہم خالقیت
۳۳–۳۴/۱۴	خلق السمٰوٰت خالقیت	۱۸۶/۲	واذا سألک حاجت روی
۶۴/۲۲	الم تر انّ اللہ انزل		کلام کرنا
	انتظام ۔ اسباب میسر کرنا	۲۲/۵۸	کتب اللہ لاغلبن نصرت غیب
۱۰/۳۵	ارسل الرّیاح قدرت	۶۶/۲۷	لا یعلم من فی السموات
۶/۴۵	واختلاف الیل ۔ انتظام قدرت		علم غیب
۱۳–۱۴/۴۵	اللہ الذی سخر لکم البحر	۹۸/۵	جعل اللہ الکعبۃ علم غیب
	اسباب میسر کرنا ۔ تذکیر نعمت		(کہ پیشگوئی کی تھی کہ ایسا ہوجائے گا)
۲۵۹/۲	الذی حآجّ ۔ ثبوت قدرت	۱۷/۱۳	قل اللہ خالق کل شیء ماتحت
۷۶–۷۹/۶	نُری ابراہیم تماشہ ”		رکھنے والا
۱۱۶/۹	لہ ملک السمٰوٰت ثبوت ”	۱۱/۳۱	خلق السمٰوٰت بغیر عمد ۔ خالقیت قدرت

۴۷/۲۲ يا ايها الناس ضرب مثل

خالقيت و قدرت

۴۱/۳۰ خلقكم ثم رزقكم خالقيت

ربوبيت

واتخذوا من دونه ″

ذلكم الله ربكم. تربيت

الا له الخلق خالقيت

۱۲/۴۲ ليس كمثله شئ - خدا بے مثل ہے۔

۶/۲۸ ونريد ان نمن - كمزوروں كى حمايت سے اپنى ہستى كا ثبوت دينا

۵۴/۳ وجاعل الذين مومنوں كو غلبہ

[illegible]/۷۲ فلا يظهر على الهار على الغيب

۳۶/۱۶ ولقد بعثنا مختلف الاقوام نبى خدا كى ہستى مانتے ہیں۔

۲۲/۲۱ لوكان فيهما الهة انتظام

صداقت قرآن

۲/۲ ذلك الكتاب يقينى كتاب ہے

۸۲/۴ ولوكان من عند قرآن میں اختلاف نہیں۔

۸۹/۱۷ قل لئن اجتمعت الانس قرآن بے مثل ہے

۲۱/۵۴ ولقد يسرنا القرآن قرآن آسمانى كتاب ہے۔

۱۰/۱۵ انا نحن نزلنا: حفاظت كلام الہى

۲۴/۲ ان كنتم فى ريب - بے مثل

۱۸۶/۲ انزل فيه القرآن - قرآن میں دعوے اور دليل موجود ہے

۴۹/۵ ومهيمنا عليه قرآن كى فضيلت

۲۰/۶ لانذركم به ″ سارى دنيا كيلئے ہے

۱۴/۱۱ بعشر سور مثله تحدى قرآن

۱۵/۱۱ فاعلموا انما انزل صداقت ″

۲۱/۴۵ هذا بصائر قرآن دلائل ديتا ہے۔

۳۵/۵۲ فليأتوا بحديث - بے مثل

۵۳/۶۸ ماهو الا ذكر قرآن عالمگير ہے

۴/۹۸ فيها كتب قيمة - قرآن دائمى شريعت ہے

۳۹/۱۰ ام يقولون افترا على اللہ نہیں۔

صداقت آنحضرت صلعم

۱۵۲/۲ كما ارسلنا - آنحضرت كى مشابہت موسى سے

۱۶۰/۳ فبما رحمة الله اخلاق

۱۸۵/۷ اولم يتفكروا جنون نہ تھا

۴۶/۳۴ قل انما اعظكم ″

۵/۶۸ انك لعلى خلق عظيم

۳۷/۳۷ ويقولون ائنا شاعر

۴۲/۳۰ ظهر الفساد فى البر والبحر

ضرورت نبى

۱۱۹/۷ قل يا ايها الناس - دعوت عام

۸/[illegible] انما انت منذر ″

۱۰۸/۲۱	وما ارسلناك الا — دعوت عام
۲۸/۲۲	جاءکم رسول — رسول لوگوں کی ہوا کے تابع نہیں ہوتے
۱۳۰/۲	وابعث فیھم۔ آنحضرتؐ کے حق میں ابراہیم کی دعا
۱۷۴/۴	قد جاءکم برھان — معیار نبوۃ
۴/۵	الیوم اکملت لکم — تکمیل دین
۶۸/۵	واللہ یعصمك
۲۱/۶	یعرفونه کما یعرفون — معیار صداقت
۲۲/۶	ومن اظلم
۱۵۸/۷	مکتوبا عندھم — آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئیاں بائبل میں
۱۸/۸	ولکن اللہ رمی — فنا فی اللہ کا مقام
۵/۱۴	الا بلسان قومه۔ رسول اپنی قوم کی زبان میں فصیح بلیغ ہوتا ہے
۱۴/۱۴	لنھلکن الظلمین۔ مخالفین کی ہلاکت
۵۱/۴۰	انا لننصر رسلنا — نصرت الٰہی
۱۰/۴۸	الذین یبایعونك۔ آنحضرتؐ جلوہ الٰہی تھے۔
۴/۵۳	وما ینطق۔ آنحضرتؐ کی شان

نبوت

۴۱/۳۳	وما کان محمد — ختم نبوت
۶/۶۱	یبنی احمد — رسول آتے رہیں گے
۵۷/۷	ان رحمت اللہ قریب — نبوت مقتضائے رحمت ہے

۶/۱	اھدنا الصراط — ہدایت سے مراد نبوۃ بھی ہے۔ دیکھو آیۃ کلا ھدینا (انعام ۱۰)
۷/۱	صراط الذین انعمت — انعام سے مراد نبوۃ بھی ہے دیکھو آیۃ انعم اللہ علیھم
۱۶/۱۷	وما کنا معذبین۔ عذاب سے پہلے رسول آتا ہے۔
۳۱/۸	یمعشر الجن۔ ہر قوم پر اتمام حجت کے لیے رسول آنا ضروری ہے۔
۹/۶۷	سألھم خزنتھا ہر قوم پر اتمام حجت کے لیے رسول آنا ضروری ہے۔
۱۳۹/۲۰	ربنا لولا ہر قوم پر حجت کیلئے رسول آنا ضروری ہے۔
۴۷/۳۳	سراجا منیرا۔ آنحضرتؐ جسمانی سورج کے لئے چاند ضروری ہے۔ ورنہ وہ سورج کیسا؟
۴۱/۳۰	ظھر الفساد فی البر والبحر — ضروریات زمانہ
۵۶/۲۴	وعد اللہ پہلے رسول کے خلفاء رسول و نبی ہوئے۔ اب بھی ہوں گے۔
۴۵/۵	انا انزلنا التوراۃ — تابع بھی ہوتے ہیں۔
۸۸/۲	وقفینا من بعدہ ہر نبی کے لیے کتاب جدید لانا ضروری نہیں۔

حوالہ	مضمون
۳۱/۲۶	قالوا اقتومنا - قرآن سے پہلے شریعت والی کتاب توریت تھی۔
۱۴۷/۲	الذین اتینٰھم الکتٰب کتاب اللہ کے سچے پیرو رسول کو شناخت کر لیتے ہیں۔
	کما ارسلنا نبی کے کام
	ربنا وابعث فیھم نبی کے کام
	ارسلنا رسلنا نبی کے لئے جدید کتاب شرط نہیں ہے۔
۱۸/۲۵	اعلموا ان اللہ ضرورت نبی
۱۶۵/۴	لقد من اللہ نبی کے کام
۳/۶۲	ھوالذی بعث "
۷۰/۴	ومن یطع اللہ - اطاعت آنحضرت نبیوں میں شامل کرتی ہے۔
۴۸/۳۰	وکان حقا علینا نصرت الٰہی سچے مومنوں کی نشانی ہے۔
۱۰۳/۱۰	حقا علینا ایضاً
۱۸۰/۴	وماکان اللہ علم غیب رسولوں کا خاصہ ہے۔
۴۴/۱۳	ویقول الذین کفروا نبی کی تصدیق خدا کی گواہی اور علماء ربانی کی وحی سے ہوتی ہے۔
۱۱/۲۱	ولقد استھزیٔ رسولوں سے استہزا ہوتا ہے۔
۶۰/۲۸	وماکان ربک قبل عذاب رسولوں کا آنا ضروری ہے۔
۷۸/۳	ولا یکلمھم اللہ ترک کلام ...
۸۲/۳	لتومنن بہ ہر نبی پر ایمان لانا فرض
۶۴/۴	الا لیطاع اطاعت انبیا
۲۰/۵	ان تقولوا نبی کی غرض
۲۱/۵	اذجعل انبیاء بنی اسرائیل میں آتے رہے۔
۹۸/۲۰	افعصیت امری ہارون تابع نبی تھے
۷۶/۲۲	اللہ یصطفی امکان نبوت
۵/۹۷	تنزل الملٰئکۃ نزول جبرئیل اور آنحضرت
۳۶/۵	وجعلنا معہ تابع نبی

صداقت مسیح موعود

حوالہ	مضمون
۴۵/۶۹	ولو تقول علینا - مفتری کو مہلت نہیں ملتی۔
۱۷/۱۰	فقد لبثت پہلی زندگی پاکیزہ
۱۱۷/۱۶	ان الذین یفترون افترا کی سزا
۲۵/۷۲	فلا یظھر علی اظہار علی الغیب
۷۰/۲۰	ولا یفلح الساحر - جھوٹے کامیاب نہیں ہوتے۔
۲۹/۴۰	وان یک صادقا بطور نمونہ بعض پیشگوئیاں سچی نکلتی ہیں۔
۱۶/۲۹	فابغینہ - کسی خاص مقام کی حفاظت دلیل صداقت

١٤/١١	قل فاتوا بعشر — علمی مقابلہ	٣١/٢٥	ان قومی اتخذوا — قرآن کے چھوڑنے کے باعث
٢٢/٥٨	کتب اللہ لاغلبن — غلبہ	٨٣/٢٧	اخرجنا لهم — طاعون کی پیشگوئی
١٦/١٧	وما کنا معذبین — قبل	١٠/٤٦	ما کنت بدعا — منہاج نبوت
٥٦/٢٤	وعد اللہ الذین	١٣/٤٦	ومن قبلہ — انجیل شریعت نہ تھی
٦/١	اھدنا الصراط	١٢/٦٦	ضرب اللہ مثلا — مومنوں کی عورتوں سے مشابہت
١٠/١٥	انا نحن نزلنا	٦٠/١٧	وما منعنا ان نرسل — نشانات آتے رہیں گے۔
٧/٦١	ومبشرا برسول احمد — نبی بعد اسلام	٢٢/٣٢	ولنذیقنهم — دنیا میں عذاب آئیں گے
١٠/٦١	ھو الذی ارسل — کل ادیان پر اسلام کا غلبہ	٣٠/٤٨	اشداء علی الکفار — مخالفین اسلام سے مقابلہ
٣/٦٢	ھو الذی بعث — آخرین میں نبی	"	کزرع اخرج — ترقی اسلام کی پیشگوئی
٧/١	غیر المغضوب علیهم — یہودی	٥/٢	وبالآخرة هم یوقنون — آخری زمانہ کا الہام
١٨/١١	ویتلوہ شاھد — ایک آنے والے شاہد کی بشارت	٤٤/١٣	لست مرسلا — علم الکتاب اور خدا کی گواہی۔
٩٤/٦	ومن اظلم — مفتری ناکام	١٦٦/٤	لکن اللہ یشهد
٩-١٣/٧٧	فاذا النجوم — پیشگوئی آخری زمانے	١٩٦/٧	ثم کیدون — نصرت الٰہی
٣١/٣٦	یحسرة علی العباد — استہزا	٢٨/٥	واللہ یعصمک — حفاظت
٥-١٤/٨١	واذا العشار — پیشگوئی		**وفات مسیح**
٤٢/١٢ و ٤٥/٢١	اولم یروا انا — ترقی	٥٦/٣	یعیسی انی متوفیک
٩٥/٧	وما ارسلنا — نبی کے ساتھ عذاب کا آنا		لفظ توفی بمعنے موت اور پہلے موت اور پھر رفع پھر تطہر۔ رفع وتطہر ہوچکی ہے
٩/١٥	ویخلق ما لا تعلمون — ریل وغیرہ کی پیشگوئی۔		
٥٩/١٧	وان من قریة — اسلام کے بعد عذاب کا آنا۔		

	تو موت ان سے پہلے ہوتی تھی۔		کی قید کیوں لگائی۔
۱۲۵/۳	وما محمد الا رسول تمام رسول فوت ہو گئے۔	۵۱/۲۲	واوینهما الی ربوۃ کشمیر کے باغات کی طرف اشارہ ہے۔
۱۵۸ و ۱۵۹/۴	وما قتلوہ وما صلبوہ قتل و صلیب سے بچا کر طبعی موت سے مرے	۹/۲۱	وما جعلنهم جسدا رسول
۷۶/۹	ما المسیح ابن مریم ...... کانا یاکلان الطعام ماں اور بیٹا دونوں کھاتے تھے	۳۰/۱۰	ان کنا عن عبادتکم لغافلین مسیح زندہ ہوتے اور دوبارہ آتے تو یہ نہ کہہ سکتے؟
		۵۰/۳۶	ولاصلبنکم اجمعین صلب کے معنے کھانے پینے کا محتاج بنایا ہے
۱۱۸/۵	فلما توفیتنی مسیح کا اقرار کہ وہ مر چکے	۲۱/۱۵	والذین یدعون معبود ان غیر اللہ سب مر گئے مسیح بھی معبود تھے۔
۳۴/۱۹	والسلام علی اگر صعود الی السماء کا واقعہ ہوتا تو یہ بھی اس میں ذکر ہوتا	۱۸/۵	لقد کفر الذین مسیح معبود قرار دیا گیا ہے۔
۶۹/۳۶	ومن نعمرہ صعود کی صورت اس میں نہیں	۲۶/۷	قال فیها تحیون قانون خداوندی کہ زمین سے نکلنا اور زمین ہی میں جینا اور مرنا۔
۵۵/۲۰	خلقکم من ضعف ایضاً		
۲۱/۲۵	وما ارسلنا من قبلك سب انبیاء کھاتے رہتے ہیں۔	۲۶/۷۷	الم نجعل الارض کفاتا زمین کو سمیٹنے والی بنایا۔
۱۶۰/۴	وان من اهل الکتاب یہود مسیح کو مقتول مانتے رہیں گے۔	۳۷/۲	ولکم فی الارض مستقر زمین ہی بنی آدم کیلئے قرار مقررہ کی
۹۴/۱۷	قل سبحان ربی۔ آسمان پر نہیں جا سکتا۔ قانون خداوندی کے خلاف۔	۳۱/۱۹	واوصنی بالصلوۃ۔ مسیح پر تمام زندگی میں نماز۔ زکوٰۃ واجب ہے
۲۶/۳۲	هو یفصل بینهم۔ قیامت سے پہلے نزول مسیح ہو تو پھر یوم القیامت	۳۵/۲۱	وما جعلنا لبشر بشر کے لئے غیر متغیر زندگی نہیں۔

6/22	ومنکم من یتوفی صعود کی صورت اس میں نہیں۔

لفظ توفی

235 و 241/2	والذین یتوفون منکم
194/3	توفنا مع الابرار
17/4	حتی یتوفهن الموت
97/4	ان الذین توفهم الملئکة
61/6	توفته رسلنا
37/7	یتوفونهم
126/7	توفنا مسلمین
46/10	او نتوفینك
102/12	توفنی مسلما
32/16	تتوفهم الملئکة
70/16	ثم یتوفکم
6/22	من یتوفی
11/32	قل یتوفکم
42/39	یتوفی الانفس
67/40	ومنکم من یتوفی
77/40	نتوفینك
27/47	اذا توفتهم الملئکة
50/8	یتوفی الذین کفروا
60/6	یتوفکم باللیل
104/10	ولکن اعبدوا اللہ الذی یتوفکم

لفظ خلا

134 و 141/2	تلك امة قد خلت
75/5	قد خلت
30/13	قد خلت من قبلها
25/41	فی امم قد خلت
17/46	وقد خلت القرون
21/46	قد خلت النذر
102/10	الذین خلوا من قبلهم
34/24	ومثلا من الذین خلوا
38/33	الذین خلوا من قبل

لفظ نزول

10/65	قد انزل اللہ الیکم
6/39	انزل لکم من الانعام
25/57	انزلنا الحدید
21/15	وما ننزله الا بقدر
26/7	قد انزلنا الیکم

لفظ رفع

176/7	ولو شئنا لرفعناه بہا۔ بلعم باعور کے لئے لفظ رفع۔ حالانکہ یہاں زمین کا قرینہ بھی موجود ہے۔
15/40	ورفیع الدرجات لفظ رفع کے استعمال
34/56	وفرش مرفوعة ایضاً
11/58	یرفع اللہ الذین آمنوا ایضاً

وَ رفعنا لك ذکرک ایضاً

۵۸/۱۹ ورفعنه حضرت الیاس

مسیح بے باپ

۳۳/۱۹ وبرًا بوالدتی والد کا ذکر ہی
نہیں کیا۔

۲۱/۱۹ ولم یمسسنی بشر مس بشر
کی نفی۔

۶۰/۳ ان مثل عیسیٰ مثال آدم سے دی

۴۶/۳ یبشرك بکلمۃٍ نسبت خدا کی طرف کی

۲۹/۱۹ وما کان ابوك حمل سے لوگوں
کا شک اور خدا تعالیٰ کی تردید

۱۵۷/۴ وعلیٰ مریم بہتانا عظیما
لوگوں کے شک کو بہتان عظیم قرار
دیا اور ادہر مس بشر کی نفی

تردید الوہیت مسیح

۱۴۲/۴ ولا تقولوا ثلٰثۃ خدا اور کا
محتاج نہیں متصف بجمیع کمالات ہے

۷۲/۵ لقد کفر الذین قالوا صرف خدا
ہی معبود ہو سکتا ہے۔

۱۰/۳۲ ثم سوّٰنہ بغیر کسی کی مدد اس نے تمام
کام کئے۔ بیٹے کی کیا ضرورت

۷۳/۳۸ فاذا سویتہٗ نفخ روح آدم میں ہوا
تو وہ بیٹا کیوں نہ ہوا۔

۱۸/۱۹ وارسلنا الیہا روحنا (احتیاج)

ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (احتیاج ہے)

۱۱۰/۱۸ لوکان البحر۔ عیسیٰ کو تو اپنی ہی لقب کا
کا بھی علم نہ ہوا۔ علم غیب نہ تھا۔

۱۷/۱۳ خلقوا کخلقہ مسیح خالق نہ تھے

۴۲/۲۸ فارونی ماذا مسیح خالق نہ تھے۔

۷۷/۵ لا تغلوا فی دینکم محتاج بندے
کو خدا بنا کر غلو فی الدین نہ کرو۔

۷۶/۵ ما المسیح ابن مریم محتاج
خدا کیسے ہو سکتا ہے۔

۱۸/۵ ان یہلك المسیح کیا خدا ہلاک
بھی ہوا کرتا ہے

۶۰/۳ ان مثل عیسیٰ بغیر باپ ہونا خدا
نہیں بنا دیتا

۱۱۷/۵ وانت قلت للناس حضرت مسیح
اپنے آپ کو خدا نہیں کہتے۔

کفارہ

۱۸/۳۵ لا تزر وازرۃ۔ اپنا بوجھ
آپ اٹھانا ہوگا۔ ورنہ انصاف اٹھ
جائے گا۔

۸/۳۶ لقد حق القول کئے کی سزا آپ پائیگا

۱۶/۴۵ من عمل صالحا کسی کا عمل صالح
کسی برے کو کل نجات نہیں دلا سکتا

۲۸۷/۲ لہا ما کسبت جو کیا اپنے لئے

۴۰/۵۳ لیس للانسان تحویل جزا کی
نہیں ہوگی

١٣/٢٩ اتبعوا سبیلنا کیا دنیا میں کوئی کسی کا گناہ اٹھاتا ہے

١٦٥/٦ ولا تکسب ہر ایک کے لئے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے۔

قرآن دائمی شریعت

٤/٥ الیوم اکملت لکم دین مکمل ہو چکا

٤٩/٥ ومہیمنا علیہ محافظ ہے۔

٣/٩٨ فیہا کتب قیمۃ - تمام قائم رہنے والی تعلیم موجود ہے۔

٢٩/٤٨ لیظہرہ علی الدین کلہ کل مذہبوں کی ہر قسم کی اجزا کی اطلاع علیہ تمام اور کل مذہبوں پر غالب ہے۔

٥٠/٢٨ قل فاتوا بکتب اھدی سب کتابوں سے زیادہ ہدایت والی کتاب

١٠/١٥ وانا لہ لحافظون اسی کتاب کیلئے حفاظت الٰہی کا وعدہ ہے۔

٣/٢ ذلک الکتب یقینی اور بغیر شک کے تعلیم

٢/٢٥ للعلمین نذیرا تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے

١٠/١٧ ھی اقوم سب کتابوں سے زیادہ سیدھی اور مضبوط

٤٣/٤١ لا یاتیہ الباطل - باطل اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔

٢٨/١٨ لا مبدل الکلمتہ قرآن کی باتیں نہیں بدل سکتیں۔

حدیث کا ماننا ضروری ہے

٨/٥٩ ما اتکم الرسول قرآن کریم کے علاوہ نبی کریم کے اقوال کا ماننا ضروری ہے

٣٢/٣ فاتبعونی اتباع اعمال کی ہوتی ہے اور اعمال کا پتہ احادیث

٧١/٤٠ الذین کذبوا بما ارسلنا کتب کے علاوہ ذکر کیا۔

٦٣/٢٤ فلیحذر الذین نبی کے احکام کا فیصلہ احادیث سے لگتا ہے

″ لا تجعلوا ایضاً

٦٥/٤ وما ارسلنا نبی کی اطاعت ضروری ہے

٦٦/٤ حتی یحکموک نبی کا فیصلہ ضروری ہے۔

١٠٩/٢٦ فاتقوا اللہ واطیعون اطاعت نبی

٦٠/٤ اطیعوا اللہ ایضاً

٢٩/٩ ولا یحرمون وہی حرام جس کو نبی نے اپنے عمل سے یا قول سے بتایا۔

٢٢/٣٣ اسوۃ حسنۃ نبی کامل نمونہ ہے (احادیث سے اسوہ کا علم ہو سکتا ہے

نجات

٦٢/٣٩ ویحی اللہ الذین

١٠/٩١ قد افلح من زکہا تزکیہ سے نجات

١١/٦١ ھل ادلکم علی تجارۃ

۲/۲۳	قد افلح المومنون
۶/۲	هم المفلحون
۱۱۳/۲	من اسلم وجهه
۱۸۵/۳	ومن زحزح عن النار
	دوزخ دائمی نہیں
۲۳/[illegible]	لبثین فیہا احقابا
۹	واما من خفت
۶/۱۰۴	نار الله الموقدة التی

اصول مناظرہ

۱۲۶/۱۶	ادع الی سبیل ربک حکمت سے اور عمدہ طرز سے بات کرو۔
۴۷/۲۹	ولا تجادلوا — ایضاً
۹۶/۲۳	ادفع بالتی — ایضاً
۶۰/۴	یریدون ان یتحاکموا مخالف کو حکم نہ بناؤ۔
۱۱۵/۶	افغیر الله ابتغی حکما — ایضاً
۱۴/۶	قل اغیر الله اتخذ ولیا — ایضاً
۵/۴۰	وجادلوا بالباطل باطل پہ مت جھگڑو۔
۶۹/۲۰	قال بل القوا پہلا حملہ حریف کا ہو

اصول پیشگوئیاں

۷/۳	انزل علیک الکتب اقسام پیشگوئیاں ۔ محکم ۔ متشابہ
۵۶/۱۸	وما نرسل المرسلین پیشگوئیوں کی غرض
۳۰/۱۷	الا تخویفا
۳۳/۲	سبحنک لا — ایضاً پیشگوئی کی حقیقت کا علم نہیں ہوتا۔
۴۱/۱۱	وفار التنور حضرت نوح علیہ السلام پیشگوئی کی حقیقت مخفی رہی۔
۸۸/۲۱	وذا النون حضرت یونس ع پیشگوئی کی حقیقت نہ سمجھ سکے لذہ مغفرة خدا توبہ کرنے پر معاف بھی کر دیتا ہے۔
۱۵۶/۷	قال عذابی رحمت کا غلبہ
۱۰۷/۲	ما ننسخ پیشگوئیوں کا اثبات و محو
۱۱۲/۱۶	اذا بدلنا ″
۴۰/۱۳	یمحوا الله ″
۳۴/۷	ووعدنا غرض پوری نہ ہونے پر میعاد میں اضافہ
۵۰/۴۳	یا ایہ الساحر تھوڑے رجوع پر عذاب کا ٹل جانا۔
۲۷/۵	فانها محرمة بوجہ حکم عدولی وعدہ میں تغیر
۱۱/۴۴	فارتقب بوجہ تغیر حال عذاب کی پیشگوئی فرمائی ورنہ پہلے فرمایا تھا ما کان الله لیعذبهم وانت فیهم

مرتد کی سزا

۲۱۸/۲	فیمت وهو کافر مرتد کی سزا بعد الموت
۷۳/۳	واکفروا آخره تجویز یہود دلیل

عدم قتل مرتد ہے

۱۳۸/۴ — اٰمنوا ثم کفروا اگر سزا قتل ہوتی تو پھر اپنی مذہب کی جرأت نہ کرتے

۵۴/۵ — من یرتد منکم مومن اور مرتدین

۱۰۶/۱۶ — فعلیہم غضب، سزا بعد الموت ہے

۳۸/۲۱ — انی الٰہ۔ مدعی الوہیت کی سزا بھی جہنم ہے

۸۶/۳ — کیف یہدی اللہ بعد ایمان کفر لعنت کا موجب ہے۔

۹۱/۳ — ولبعد ایمانہم ایضاً

۴۲/۵ — لا یحزنک الذین باوجود کثرت ارتداد کے قتل نہیں ہوئے۔

کفر و اسلام

۱۳۷/۲ — لا نفرق بین احد منہم تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

۲۸۶/۲ — لا نفرق بین احد ایضاً من رسل

۱۵۱/۴ — یفرقون بین اللہ و ایضاً

من اٰمن باللہ ایضاً

۱۳۶/۴ — ومن یکفر باللہ ایضاً

ومن اظلم ممن افتری بکذب

۵۹/۱۰ — اور مفتری دونو قابل مواخذہ ہیں

ردّ شیعہ

۶۲ — ان الذین اٰمنوا ہی مستخلفانہا

ومجاہد تھے۔

۴۰/۹ — اذ اخرجہ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق

۷۳/۹ و ۱۰/۶۶ — وجاہد الکفار اگر حضرت ابوبکرؓ وغیرہ منافق تھے تو ان سے جہاد کیوں کیا

۱۹۶/۲ — فالذین ہاجروا۔ مہاجرین میں یہ بھی شامل ہیں۔

۲۳/۲۴ — ولا یأتل اولو الفضل سے مراد حضرت

۱۰۶/۲۱ — ان الارض یرثہا حضرت عمرؓ کا ایماء

۵۶/۲۴ — وعد اللہ خلافت محمدیہ

۶۱/۳۳ — ثم لا یجاورونک ایماء خلفائے

۱۹/۴۸ — رضی اللہ عن صحابہ

۲۳/۵۸ — ایدہم بروح صحابہ اور روح القدس

۷/۵۹ — ما افاء اللہ فدک کا فیصلہ

۱۰۰/۹ — والسابقون الاولون حضرت ابوبکرؓ السابقون میں ہیں۔

۴۲/۱۵ — والذین ہاجروا دنیا میں دینے کا وعدہ

۵۷/۵ — فان حزب اللہ صحابہ کو حزب اللہ کہا گیا

عصمت انبیاء

۲۸/۲۱ — لا یسبقونہ معصوم عن المعصیت الٰہی

۵۸/۳۳ — ان الذین یؤذون عصمت آنحضرتؐ

۲۶/۲۱ — بل عباد انبیاء خدا کے مطیع بندے ہوتے ہیں۔

۳/۵۳ — وما ینطق آنحضرتؐ ہوا وہوس کے ماتحت نہیں

گوشت خوری کا حکم

فاذا وجبت جنوبها ۳۷/۲۲
لکل امۃ اجل ۳۵/۳۴
لحم طیر ۲۲/۵۶
کلوا واشربوا ۳۲/۷
واحلت لکم ۲۹
من الانعام حمولۃ ۱۴۲/۶
لحما طریا ۱۵/۱۵

حدوث روح و مادہ

ان اللہ علی کل شی قدیر ۲۱/۲
ان اللہ خالق کل شی ۶۳/۳۹
لیس کمثلہ شیء - بمثل خالق ہے ۱۲/۴۲
ھو الحی القیوم زندہ رکھنے اور تھامنے والا ذی صرف ایک ہے [illegible]
خلق کل شیء ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا ۳/۳۵
وھو بکل خلق علیم بوجہ خالق ہونے کے علیم ہے۔ ۸۰/۲۶
ام خلقوا من غیر خدا علت العلل ہے ۳۶/۵۲
یسئلونک عن الروح روح کی حقیقت ۸۶/۱۷
الا لہ الخلق والامر ۵۵/۷
خلق کل شی روح مادہ مخلوق ہیں ۱۰۲/۶
اعطی کل شیء ہر چیز کا خالق اللہ تعالی ہے۔ ۵۳/۲۰

عدم رجوع موتی

وحرام علی قریۃ ۹۶/۲۱
الم یروا کم اھلکنا ۳۲/۳۶
فلا تستطیعون ۵۱/۳۶
حتی اذا جاء احدھم ۱۰۰/۲۳
فیمسک التی قضی ۴۳/۳۹
وقال الذین اتبعوا ۱۶۸/۲
ثم انکم بعد ذلک ۱۶/۲۳
ولو تری اذ وقفوا ۳۱/۶
ومن وراء ھم ۱۰۱/۲۳
امتنا اثنتین ۱۲/۴۰

تناسخ

رب ارجعون لعلی روح پھر جون نہیں مل سکتی۔ ۱۰۰/۲۳
ربنا اخرجنا نعمل ایضاً ۳۸/۳۵
اخرجنا منھا ،، ۱۰۸/۲۳
(باقی دیکھو رجوع موتے)

اخلاق

قل تعالوا اتل اف ۱۵۲/۶
ان اللہ یامر بالعدل ۱۷۶/۲
وقضی ربک ۲۴/۱۷
واجتنبوا قول الزور سزا بعد الموت ۳۱/۲۲
ولکن البر من امن دلیل ۱۷۸/۲
قد افلح المومنون ۲/۲۳

الا المصلین

کانوا قلیلا من اللیل

وعباد الرحمن

اقیموا الصلوۃ واتوا

یبایعنك ان لا یشرکن ٢٢/٢٢

ان المسلمین و ٦٠/٣٣

وقولوا قولا سدیدا صاف گوئی

ولتنظر نفس دور اندیشی ٣٣/١٩

اشداء علی الکفار

الا الذین امنوا

فك رقبة

فامامن خاف ٧٩

الذین امنوا وعلی ربهم ٢٧/٤٣

یتوکلون

لا تتمنوا ما فضل اللہ ٣٢/٤

ولیخش الذین

یؤمنون بالغیب ٢/٢

لا یجرمنکم شنان قوم ٩/٥

لا تسبوا الذین ٩٠٩/٣

ان تؤدوا الامنت الی ٥٩/٤

پردہ

لیستاذنکم الذین اجازت داخلہ ٥٩/٢٤

لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم

فاذا دخلتم بیوتا ایضاً ٦٢

لا تدخلوا بیوتا ٢٥/٢٤

لیغضوا من ابصارهم ٣١/٢٤

والقواعد من النساء ٦٠/٢٤

یدنین علیهن من ٦٠/٣٣

سود و قرض

الذین یاکلون الربوا ٢٧٦-٢٨٤/٢

لا تاکلوا الربوا ١٣١/٣

وما اتیتم من الربوا ٤٠/٣

طلاق

والمطلقت یتربصن ٢٢٨-٢٣٣/٢

اذا طلقتم النساء ٢٣٧-٢٣٨/٢

اذا نکحتم المؤمنت ٥٠/٣٣

حقوق نسواں

ومن عمل صالحا ١٤/٤٠

ولهن مثل الذی باہمی ٢٢٩/٢

حقوق مساوی

لا تمسکوهن عورتوں کو تکلیف دینے سے ممانعت ٢٣٢/٢

اسکنوهن عورتوں کو اپنی طرح رکھو ٧/٦٥

وعلی المولود اولاد کا خرچ ٢٣٤/٢

مرد کے ذمہ

عاشروهن بالمعروف حسن سلوک ٢٠/٤

فلا تاخذوا عورتوں سے جبراً ٢١/٤

لینے کی ممانعت

ان تردتوا ایضاً ٢٠/٤

٢٢٠/٢	ان تاخذوا ایضاً
٢٥/٤	ان تبتغوا باموالکم ایضاً
٢٥/٤	ولا متخذی اخدان ایضاً
٣٣/٢٤	لا تکرھوا فتیٰتکم لونڈیوں کو ناجائز ذریعہ معاش مت بناؤ
٣٢/٢٤	وانکحوا الایامیٰ نکاح بیوگان کا حکم
٧/٤	وللنساء نصیب لڑکیوں کے حصے
٣٤/٤	الرجال قوامون عورتوں کی تربیت مردوں کے ذمہ ہے
١٢/٦٠	اذا جاءک المؤمنٰت عورتوں کو شرعی اسلامی کی تعلیم دو۔
١٠/٦٠	المؤمنٰت المھٰجرات عورتوں کا دینی امور میں امتحان لینا چاہئے
٢/٦٥	لا تخرجوھن بعد طلاق عورتوں کو تنگ نہ کرو
٢٤١/٢	متاعاً الی الحول ایضاً
٢٢٨/٢	وللمطلقٰت مطلقہ کو متاع معروف دینا چاہئے
٦/٦٥	اولات حمل مطلقہ حاملہ کو مناسب خرچ دو
٦/٦٦	قوا انفسکم دکھ درد میں عورت
١٣٢/٢٠	وامر اھلک اہل وعیال کو دینی تعلیم دینی چاہئے
٢٢١/٢	ولا تنکحوا المشرکین بے دینوں سے لڑکیاں نہ بیاہ دو
٥٩/٣٣	یدنین علیھن پردہ رکھیں تاکہ تہمت لگا کر ایذا نہ پہونچے
٣٢/٤	مما اکتسبن جزائے اعمال میں مردوں کے مساوی ہیں

تبلیغ

١٠٤/٣	ولتکن منکم
١١٠/٣	کنتم خیر امۃ
١٢٢/٩	لیتفقھوا
١٠٤/٤	فی ابتغاء القوم

٧٣/٢٢	ان تدعوھم
٥٣/٢٢	وقال لفتیٰنہ
٦/٦٦	قوا انفسکم
٢١٤/٢٦	وانذر عشیرتک
١٣٢/٢٠	وامر اھلک
٥٥/١٩	وکان یامر اھله
٧٨/٢٢	لتکونوا شھداء
٣٣/٤١	ومن احسن
٧١/٩	بعضھم اولیاء
٧١/٦	له اصحاب

تاویلات

١٨/٢	صمٌ بکمٌ عمیٌ
١٧٤/٢	ما یاکلون فی بطونھم
١٠٦/٣	یوم تبیض وجوه
١٠٤/٦	قد جاءکم بصائر
٢٢/٨	ان شر الدواب
٧٢/١٧	ومن کان فی ھذہ
٦٥/٢١	ثم نکسوا علیٰ رؤسھم
٨٠/٢٧	انک لا تسمع

جہاد

١٩١/٢	الذین یقاتلونکم قیود پابندی جہاد
١٩٣/٢	لا تکون فتنۃ غرض جہاد امن ہے
٢١٦/٢	وھو کرہ لکم مومن طبعاً قتال پسند نہیں ہوتا۔
٢٥١/٢	لولا دفع الله حکمت جہاد
٢٥٦/٢	لا اکراہ لمن امن اسلامی جہاد
٦٦/٢٣	قد افلح المومنون

کہف
مریم
طہ
انبیا